مجموعہ رسائل عبدالحئ ج ۲

کتاب العبادۃ

از: حضرۃ العلام مولانا عبدالحئ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ

اس مجموعہ میں حضرۃ العلام مولانا عبدالحئ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ کے علمی اور مفید: ۶ / رسائل کو جدید ترتیب اور عنوانات اور حواشی سے مزین کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

ترتیب، حواشی، عنوانات......مرغوب احمد لاجپوری

ناشر جامعۃ القراءات، کفلیۃ

اجمالی فہرست رسائل

۱	هدية السفر لارباب الحضر.........	۱۳
۲	اجابة السّائل عن القنوت فی النّوازل	۵۳
۳	قنوت نازلہ کے مسائل......................	۹۶
۴	اَلـقَـولُ الـمُـجَـلیّٰ فی سُنِّيَة صلوة العيدينِ فی المُصلّٰی.....................	۱۰۷
۵	نماز جمعہ وخطبہ کے مسائل....................	۱۲۸
۶	مجموعة الخطب....................	۱۶۴

فہرست رسالہ ’’ھدیۃ السفر لارباب الحضر‘‘

وتعارف کتاب........	۱۴
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے........	۲۰
غرض تصنیف اور وجہ تسمیہ........	۲۱
رکن اول اسلام کا ایمان ہے........	۲۲
وجود باری کے منکر دہریہ اور امام اعظم رحمہ اللہ........	۲۴
وجود باری پر عقلی دلیل........	۲۵
شیطان نے فرقۂ دہریہ بت وستارہ پرست ونصاری کو کس طرح گمراہ کیا........	۲۸
اہل ایمان کے خلاف شیطان کی تدبیر........	۳۰
ایمان کی تعریف اوراس کے اقسام اوران کی تعریفات........	۳۱
رکن دوم اسلام کا نماز ہے........	۳۳
بغیر حضور قلب کے نماز سے قرب خداوندی حاصل نہیں ہوتا........	۳۵
رکن سوم اسلام کا زکوٰۃ ہے........	۴۰
آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کا مال خرچ کرنا........	۴۱
مال کے خرچ کے دو اہم فائدے........	۴۳
رکن چہارم اسلام کا حج ہے........	۴۴
سفر حج کی بڑی حکمت فکر آخرت........	۴۶
علی بن حسین رحمہ اللہ کے ’’لبیک‘‘ کہنے کی کیفیت........	۴۷
رکن پنجم اسلام کا روزہ ہے........	۴۹

فہرست رسالہ ”اجابۃ السّائل عن القنوت فی النّوازل“

عرض محشی	۵۴
تعارف کتاب	۵۵
قنوت نازلہ کا ثبوت فقہ کی بکثرت کتابوں سے ہے	۵۷
قنوت نازلہ کا پڑھنے کا حکم نماز کے سجدہ میں کیوں نہیں ہوا؟	۵۸
قنوت نازلہ اکثر فجر کی نماز میں پڑھی گئی	۵۹
صحیح احادیث سے قنوت نازلہ کا پڑھنا ثابت ہے	۵۹
ولید بن ولید رضی اللہ عنہ	۶۱
سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ	۶۱
عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	۶۲
ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت پر آپ ﷺ کا قنوت نازلہ	۶۳
بئر معونہ کا واقعہ	۶۳
لعنت بھیجنے پر ﴿لَیۡسَ لَکَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡئٌ﴾ کا حکم	۶۵
آپ ﷺ کو لعنت بھیجنے سے کیوں منع فرمایا گیا؟	۶۶
آپ ﷺ نے قنوت نازلہ ہمیشہ نہیں پڑھی	۶۷
دوام قنوت کی روایت کے ساتھ تعارض اور اس میں تطبیق	۶۹
قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہوا یا نہیں؟	۷۱
قنوت نازلہ منسوخ نہ تھی تو آپ ﷺ نے بار بار کیوں نہیں پڑھی؟	۷۵
قنوت نازلہ کے متعلق فقیہانہ بحث	۷۵

کلمۂ ’’لا بأس‘‘ کا استعمال ندب میں بھی ہوتا ہے............................	۸۲
قنوت نازلہ خلیفۂ وقت کے مخصوص نہیں ائمۂ مساجد بھی پڑھ سکتے ہیں........	۸۳
دفع بلا کے لئے بھی قنوت نازلہ کا پڑھنا جائز ومشروع ہے........................	۸۴
قنوت نازلہ نمازِ فجر ہی سے مخصوص ہے یا نہیں؟................................	۸۵
دعائے قنوت کے الفاظ کیا ہیں؟...	۸۷
قنوت نازلہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں؟................................	۸۸
قنوت نازلہ امام ومقتدی دونوں پڑھے یا مقتدی آمین کہتا رہے؟..............	۸۹
قنوت نازلہ پڑھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے یا نہیں؟............................	۹۰
تقریظ از: جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب شاہجہانپوری...........	۹۲
جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب سلطان پوری........................	۹۳
عرض ناشر، از: مرتب ’’اکابرین گجرات‘‘ مولانا عبدالحیؒ صاحب کفلیتوی.....	۹۴

فہرست رسالہ ’’قنوت نازلہ کے مسائل‘‘

قنوت نازلہ کے مسائل........................	۹۷
قنوت نازلہ کے جواز کا منکر ضدی ہے (حاشیہ)........................	۹۷
قنوت نازلہ کے لئے خلیفۃ الاسلام شرط نہیں، امام مسجد کافی ہے (حاشیہ).....	۹۷
قنوت نازلہ پڑھنے کی کوئی حد نہیں جب تک مصیبت رہے پڑھ سکتے ہیں.....	۹۸
قنوت نازلہ کن نمازوں میں پڑھی جائے؟........................	۹۹
جہری بلکہ پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنے کی تحقیق (حاشیہ)..........	۹۹
قنوت نازلہ نماز میں کس جگہ اور کس طرح پڑھی جائے؟........................	۱۰۰
مقتدی قنوت نازلہ میں آمین زور سے کہے یا آہستہ سے (حاشیہ)............	۱۰۰
مقتدی امام کے پیچھے قنوت نازلہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں (حاشیہ)........................	۱۰۰
دعائے قنوت میں ہاتھ باندھے جائیں یا چھوڑے جائیں؟........................	۱۰۱
قنوت نازلہ میں سینے تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے؟........................	۱۰۲
مسلمان و غیر مسلم کے مکانات ساتھ ہونے کی وجہ سے دعا کے الفاظ ’’دَمِّرْ دِیَارَھُمْ‘‘ کے بجائے ’’دِمِّرْ اَشْرَارَھُمْ‘‘ کہنا درست ہے........................	۱۰۲
مقتدی نے قنوت نازلہ میں آمین کی جگہ بیشک کہہ دیا تو نماز کا اعادہ کرلے....	۱۰۲
منفرد اور عورتیں قنوت نازلہ پڑھ سکتی ہیں؟........................	۱۰۲
ملک اور زمانہ کے حالات کی رعایت کرتے ہوئے قنوت نازلہ پڑھے......	۱۰۳
صرف قنوت نازلہ کافی نہیں........................	۱۰۳
قنوت نازلہ کی ماثور دعا........................	۱۰۴

فہرست ''اَلقَولُ المُجَلیٰ فی سُنِّیَة صلوة العیدینِ فی المُصلّٰی''

مقدمہ وتعارف رسالہ	۱۰۸
شہروں کے علاوہ قصبات کے کسی میدان میں نماز عید کا حکم	۱۱۰
عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا	۱۱۲
کیا عیدگاہ میں نماز اس لئے پڑھی کہ مسجد چھوٹی تھی؟	۱۱۳
عیدگاہ میں نماز ادا کرنے کا سبب	۱۱۴
سنت کی تعریف	۱۱۶
محدثین وفقہاء کی تصریحات	۱۱۷
سنت مؤکدہ کے تارک کا حکم	۱۱۹
چند امور......امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مسجد میں نماز عید افضل ہے	۱۲۰
عیدگاہ ہونے کے باوجود کسی کشادہ مقام میں نماز عید ادا کرنے کا حکم	۱۲۱
لفظ ''جبانہ'' سے ایک اشتباہ اور اس کا صحیح مطلب	۱۲۱
عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنے کے فوائد	۱۲۳
عیدگاہ کا ایک خاص اثر	۱۲۵

فہرست رسالہ ''خطبہ کے مسائل''

پیش لفظ........	۱۲۹
خطبہ........	۱۳۰
خطبہ کے فرائض........	۱۳۰
فرائض خطبہ کے مسائل........	۱۳۰
متفرق مسائل........	۱۳۱
خطبہ کا طریقہ........	۱۳۱
خطبہ کی سنتیں و مستحبات وغیرہ......ما یتعلق بالخطیب........	۱۳۲
متفرق مسائل......ما یتعلق بالخطیب........	۱۳۶
خطبہ کی سنتیں و مستحبات وغیرہ......ما یتعلق بالمستمعین........	۱۳۹
خطبہ کے ممنوعات ومکروہات وغیرہ......ما یتعلق بالخطیب........	۱۴۱
ممنوعات ومکروہات خطبہ......ما یتعلق بالمستمعین........	۱۴۳
متفرق مسائل........	۱۴۶
نماز جمعہ کے چند مسائل........	۱۴۸
نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں........	۱۴۸
نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں........	۱۴۸
نماز جمعہ کے متفرق مسائل........	۱۵۳
نماز جمعہ کے سنن و آداب........	۱۶۰
جمعہ کی سنتیں کتنی رکعتیں ہیں اور کس طرح پڑھی جائیں؟........	۱۶۱

فہرست ''مجموعة الخطب''

	كلمة المؤلف........................	۱۶۵
	الخطبة المنظومة........................	۱۶۷
	القصيدة........................	۱۶۸
۱	الخطبة الاولى للجمعة الاولى من المحرم........................	۱۷۰
۲	الخطبة الاولى للجمعة الثانية من المحرم........................	۱۷۲
۳	الخطبة الاولى للجمعة الثالثة من المحرم........................	۱۷۴
۴	الخطبة الاولى للجمعة الرابعة من المحرم........................	۱۷۶
۵	الخطبة الاولى للجمعة الخامسة من المحرم........................	۱۷۸
۶	الخطبة الاولى للجمعة الاولى من صفر........................	۱۸۰
۷	الخطبة الاولى للجمعة الثانية من صفر........................	۱۸۲
۸	الخطبة الاولى للجمعة الثالثة من صفر........................	۱۸۴
۹	الخطبة الاولى للجمعة الرابعة من صفر........................	۱۸۶
۱۰	الخطبة الاولى للجمعة الخامسة من صفر........................	۱۸۸
۱۱	الخطبة الاولى للجمعة الاولى من ربيع الاولى........................	۱۹۰
۱۲	الخطبة الاولى للجمعة الثانية من ربيع الاولى........................	۱۹۲
۱۳	الخطبة الاولى للجمعة الثالثة من ربيع الاولى........................	۱۹۴
۱۴	الخطبة الاولى للجمعة الرابعة من ربيع الاولى........................	۱۹۶
۱۵	الخطبة الاولى للجمعة الخامسة من ربيع الاولى........................	۱۹۸

۱۶	الخطبة الاولى للجمعة الاولى من ربيع الآخر....................	۲۰۰
۱۷	الخطبة الاولى للجمعة الثانية من ربيع الآخر....................	۲۰۲
۱۸	الخطبة الاولى للجمعة الثالثة من ربيع الآخر....................	۲۰۴
۱۹	الخطبة الاولى للجمعة الرابعة من ربيع الآخر....................	۲۰۶
۲۰	الخطبة الاولى للجمعة الخامسة من ربيع الآخر....................	۲۰۸
۲۱	الخطبة الاولى لشهر جمادى الاولى	۲۱۰
۲۲	الخطبة الثانية لشهر جمادى الاولى	۲۱۲
۲۳	الخطبة الثالثة لشهر جمادى الاولى	۲۱۴
۲۴	الخطبة الرابعة لشهر جمادى الاولى	۲۱۶
۲۵	الخطبة الخامسة لشهر جمادى الاولى	۲۱۸
۲۶	الخطبة الاولى لغير المنقوطة لشهر جمادى الاخرى	۲۲۰
۲۷	الخطبة الثانية لشهر جمادى الاخرى	۲۲۲
۲۸	الخطبة الثالثة لشهر جمادى الاخرى	۲۲۴
۲۹	الخطبة الرابعة لشهر جمادى الاخرى	۲۲۶
۳۰	الخطبة الخامسة لشهر جمادى الاخرى	۲۲۸
۳۱	الخطبة الاولى لشهرالرجب	۲۳۰
۳۲	الخطبة الثانية لشهرالرجب	۲۳۲
۳۳	الخطبة الثالثة لشهرالرجب	۲۳۴
۳۴	الخطبة الرابعة لشهرالرجب	۲۳۶

۳۵	الخطبة الخامسة لشهرالرجب	۲۳۸
۳۶	الخطبة الاولى لشهرالشعبان	۲۴۰
۳۷	الخطبة الثانية لشهرالشعبان	۲۴۲
۳۸	الخطبة الثالثة لشهرالشعبان	۲۴۴
۳۹	الخطبة الرابعة لشهرالشعبان	۲۴۶
۴۰	الخطبة الخامسة لشهرالشعبان	۲۴۸
۴۱	الخطبة الاولى لشهرالرمضان	۲۵۰
۴۲	الخطبة الثانية لشهرالرمضان	۲۵۲
۴۳	الخطبة الثالثة لشهرالرمضان	۲۵۴
۴۴	الخطبة الرابعة لشهرالرمضان	۲۵۶
۴۵	الخطبة الخامسة لشهرالرمضان	۲۵۸
۴۶	الخطبة الاولى لشهرالشوال	۲۶۰
۴۷	الخطبة الثانية لشهرالشوال	۲۶۲
۴۸	الخطبة الثالثة لشهرالشوال	۲۶۴
۴۹	الخطبة الرابعة لشهرالشوال	۲۶۶
۵۰	الخطبة الخامسة لشهرالشوال	۲۶۸
۵۱	الخطبة الاولى لشهر ذى القعدة	۲۷۰
۵۲	الخطبة الثانية لشهر ذى القعدة	۲۷۲
۵۳	الخطبة الثالثة لشهر ذى القعدة	۲۷۴

۵۴	الخطبة الرابعة لشهر ذی القعدة	۲۷۶
۵۵	الخطبة الخامسة لشهر ذی القعدة	۲۷۸
۵۶	الخطبة الاولی لشهر ذی الحجة	۲۸۰
۵۷	الخطبة الثانية لشهر ذی الحجة	۲۸۲
۵۸	الخطبة الثالثة لشهر ذی الحجة	۲۸۴
۵۹	الخطبة الرابعة لشهر ذی الحجة	۲۸۶
۶۰	الخطبة الخامسة لشهر ذی الحجة	۲۸۸
۶۱	الخطبة الاولی لعيد الفطر	۲۹۰
۶۲	الخطبة الاولی للعيد الاضحی	۲۹۳
۶۳	الخطبة الثانية للعيدين	۲۹۶
۶۵	خطبة النكاح	۲۹۹
	نکاح کے بعد کی دعا	۳۰۰
	نماز استسقاء کا طریقہ	۳۰۱
۶۶	خطبة الاستسقاء	۳۰۳
۶۷	الخطبة الثانية للجمع	۳۰۵

هدية السفر لارباب الحضر

اس مختصر رسالہ میں ''بنی الاسلام علی خمس'' کی بہت بہترین شرح کی گئی ہے، اسلام کے چاروں ارکان: نماز' زکوۃ' حج اور روزہ کی حقیقت اور ان کی حکمت وضرورت اور ان کی اہمیت پر اس قدر عمدہ کلام کیا گیا ہے کہ قاری کے سامنے ان ارکان کی عظمت واضح ہو جاتی ہے، اور ان پر عمل کا شوق دامن گیر ہو جاتا ہے، رسالہ واقعۃً قابل مطالعہ ہے۔

حضرۃ العلام مولانا عبدالحیٔ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ

ترتیب' عنوان' حواشی اور تعارف کتاب

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر جامعۃ القراءات، کفلیتہ

تعارف رسالہ

سفر سے واپسی پر دوستوں کے لئے تحفہ وہدیہ کا طریقہ کوئی نیا نہیں ہے، قدیم سے اس رواج پر لوگ عمل پیرا ہیں۔ ہاں کچھ ہدایا مادی اور عارضی ہوتے ہیں اور کچھ ہدایا دائمی اور روحانی۔ اصل ہدیہ وہی ہے جس سے روح کو غذا ملے اور طویل عرصہ تک نافع اور کارگر ہو۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ مصر اور شام سے جب اپنے وطن عزیز شیراز کی طرف آرہے تھے تو سوچا کہ اہل وطن کے لئے کیا ہدیہ لے جاؤں؟ لوگ مصر سے قند لاتے ہیں مگر میں قند سے زیادہ شیریں اور مفید باتیں جن میں نصائح اور عبرت کا بے انتہا سامان ہو وہ لے جاؤں تاکہ اہل وطن اس سے ہمیشہ فائدہ اٹھائیں، چنانچہ آپ نے ''بوستاں'' جیسی لازوال اور شہرۂ آفاق تصنیف ان کو ہدیہ دینے کے لئے لکھی، اور لاریب وہ ایسا ہدیہ ثابت ہوئی کہ آج سات آٹھ صدیاں گذر گئیں مگر ان کی تازگی میں نہ کوئی فتور آیا اور نہ اس کی چاشنی میں کوئی پھیکا پن، سینکڑوں زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے، ہزاروں مدارس دینیہ میں داخل نصاب کی گئی، لاکھوں انسانوں نے اس سے زندگی گذارنے کے طریقے سیکھے، اور نہ جانے کب تک اس سے استفادہ ہوتا رہے گا۔ شیخ کے الفاظ بھی نقل کرنا فائدہ سے خالی نہیں۔

دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں — تہیدست رفتن سوئے دوستاں
بدل گفتم از مصر قند آورند — بر دوستاں ارمغانے برند
مرا گر تہی بود زاں قند دست — سخنہائے شیریں تر از قند ہست
نہ قندے کہ مردم بصورت خورند — کہ ارباب معنی بکاغذ برند

مجھے برا معلوم ہوا ان تمام باغوں سے دوستوں کی طرف خالی ہاتھ جانا۔

میں نے دل میں کہا کہ لوگ مصر سے قند لاتے ہیں، دوستوں کے پاس تحفہ لے جاتے

ہیں۔

میرے ہاتھ اس قند سے اگر خالی تھے، تو قند سے زیادہ میٹھی باتیں (تو میرے پاس) ہیں۔

وہ قند نہیں جسے لوگ بظاہر کھاتے ہیں، بلکہ جسے اہل دل کاغذوں میں لے جاتے ہیں۔

حضرۃ العلام مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ نے ایک سفر سے واپسی پر بجائے مادی ہدیہ کے ایک علمی ہدیہ اہل محبت کے لئے تیار کیا، جس سے اس وقت ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اسی مناسبت سے اس کا نام بھی ''ہدیۃ السفر'' تجویز فرمایا، اور یہ رسالہ مکمل سفر میں تصنیف ہوا۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

''کہ اس حقیر کو جب بسبیل سمندر شور شہر مولمین سے سفر وطن مالوف کا اتفاق ہوا تو اس وقت یہ خیال دامن گیر ہوا کہ ہم وطن کے لئے اس سفر سے ایسا بیش قدر ہدیہ لے جانا چاہئے کہ جس سے وہ تھوڑی مدت نہیں، بلکہ ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں، ہر چند کہ اس بات میں غور کیا گیا، آخر رائے اس امر پر قائم ہوئی کہ حقیقت اور غایت ارکان اسلام کو مختصر مگر مسلسل تقریر میں تحریر کر کے بطور ہدیہ پیش نظر ارباب وطن کے کی جائے۔ عموماً سفر باعث تشویش خاطر ہوتا ہے، خصوصاً سفر سمندر، بالخصوص جب اس میں طغیانی ہو بالکل ہوش ربا ہوتا ہے، جس وقت یہ کمترین جہاز پر سوار ہوا تو چونکہ سمندر میں چند روز تک طغیانی رہی، اس لئے گو طبیعت پریشان تھی، تاہم کمر ہمت بستہ کر کے باستعانت خداوندی اس کار اہم کو شروع کیا، چنانچہ ہنوز سفر ختم نہیں ہو چکا تھا کہ اس کے پیشتر ہی خداوند کریم کی عنایت سے جس امر کا ارادہ کیا تھا وہ مافوق امید پردۂ غیب سے ظہور میں آیا اور اس کا نام حسب مناسبت حال ''ہدیۃ السفر'' رکھا گیا''۔

اس مختصر رسالہ میں حضرت العلام رحمہ اللہ نے بڑی عمدگی سے حدیث ''بنی الاسلام علی خمس'' کی بہت دل چسپ تشریح فرمائی ہے۔ شروع میں ایمان کی اہمیت کو اس انداز سے ثابت فرمایا کہ ہر عدل وانصاف کا حامل اس کو پڑھ کر ایمان کی حقانیت کا کبھی انکار نہیں کرسکتا۔ اس ضمن میں بتلایا کہ بغیر ایمان کے اعمال صالحہ گرچہ صالحہ ہوں مگر اخروی نجات کے ضامن نہیں۔ درمیان میں اس کو بھی بیان کیا کہ توحید باری اور وجود باری کی حقانیت کے لئے اور اس پر یقین کے لئے اللہ تعالی نے جو عقل عطا فرمائی ہے وہی کافی ہے، اس سے ایک سلیم الفطرت انسان توحید کو حاصل کر کے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرسکتا ہے، اسی لئے امام اعظم رحمہ اللہ کا مسلک ہے کہ: جو لوگ کہ ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں ایسا کوئی شخص نہ پہنچا ہو جو ان کو ان امور کی تعلیم کرتا، اگر وہ خداوند کریم کے وجود اور وحدانیت اور باقی صفات پر جو بذریعۂ عقل دریافت ہوسکتے ہیں ایمان نہ لائیں گے باوجود سلامت عقل کے، تو ان سے بھی بروز قیامت مؤاخذہ کیا جائے گا، اس لئے کہ عقل ان کے لئے بجائے رسول ﷺ اور ہادی کے ہے۔

یہاں حضرت نے امام اعظم رحمہ اللہ کے ساتھ دہریہ کا مناظرہ بھی نقل کیا، اور ان کو عقلی طور سے مطمئن ہونا پڑا کہ واقعی کوئی ذات ہے جو اس دنیا کو چلا رہی ہے۔

اسی طرح شیطان نے کس طرح دہریہ ٗبت پرست ٗستارہ پرست ٗنصاری وغیرہ کو گمراہ کر کے ایمانی صفات سے محروم کردیا، اس کو بیان کر کے لکھا کہ شیطان کا یہ حربہ صرف غیر کیساتھ ہی نہیں ہوتا، بلکہ وہ اہل ایمان کو بھی مختلف قسم کی تدابیر سے گمراہ کردیتا ہے۔

پھر ایمان کی تعریف اور اس کی تین قسمیں: ایمان لسانی ٗایمان تقلیدی ٗایمان تحقیقی کی حقیقت کو بڑے نفیس طرز پر سمجھایا ہے۔

ایمان کے بعد نماز کی حقیقت' اس کی اہمیت اور اس کی حکمت کو اس طرح بیان کیا کہ نماز کی فرضیت پر شرح صدر اور سکون قلبی کی وہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعی اللہ تعالی نے نماز کو فرض کر کے اہل ایمان پر کس قدر احسان عظیم فرمایا۔

اس کو بھی بڑے عمدہ انداز میں لکھا کہ نماز میں خشوع وخضوع کا کیا مقام ہے اور غفلت والی نماز بجائے قرب الٰہی کے بُعد کا سبب بن سکتی ہے، انشاء اللہ اس موضوع کو پڑھ کر نماز میں دھیان پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور غفلت والی نماز پر توبہ اور ندامت کا احساس ہوگا۔ اسی طرح نماز میں دھیان پیدا کس طرح ہوگا اس کی طرف بھی توجہ دلائی اور وہ امور بیان کیے جن کے اہتمام سے نماز میں جان پیدا ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد اسلام کے تیسرے رکن زکوۃ کو بیان فرمایا۔ زکوۃ انسان میں حرص ولالچ اور بخل جیسے رذائل سے تزکیہ کا بہترین عمل ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ سے ان رذائل سے انسان کی زبردست اصلاح ہو سکتی ہے، اسی لئے انبیاء کرام علیہم السلام اور خصوصا آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے مال کی محبت سے نفرت کی سخت تاکید فرمائی، اور اپنے عمل سے کس طرح اپنے مالوں کو خرچ کیا، اس کی وضاحت بھی حضرت نے کی۔

پھر اسلام کے چوتھے رکن حج کی حقیقت کو بیان فرمایا۔ اس ضمن میں سفر حج سے سفر آخرت کی یاد کو اس خوبی سے لکھا کہ زندگی کا مقصد اور دنیا سے بے ثباتی کا استحضار پیدا ہو جاتا ہے۔

آخر میں اسلام کے پانچویں رکن روزہ کو بیان فرمایا، شیطان کس طرح نفس کے ذریعہ انسان کو ہلاکت کی وادی میں اتار دیتا ہے، نفس کی مخالفت اور اس کے شر سے بچنے کا روزہ وہ سبب ہے جس سے نفس کی قوت اور ناجائز خواہش پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔

پھر روزہ بھی کئی اقسام رکھتا ہے۔ ایک عوام کا روزہ ہے' ایک خواص کا اور ایک اخص الخواص کا۔ ان تینوں کی حقیقت کو خوب سمجھایا ہے تا کہ روزہ کے فوائد اور ثمرات حاصل کرنے میں ان اقسام سے مدد لی جائے۔

الغرض اس مختصر سے رسالہ میں ارکان اربعہ اور ایمان کی حقیقت کو سمجھنے کا مفید سے مفید تر سامان ہے، ہر اہل ایمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے خصوصا اہل علم کو اس سے بڑے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

راقم نے اس کی ترتیب میں چند باتوں کا لحاظ رکھا:

اول یہ کہ...... بعض جگہوں پر عنوانات لگائے۔

دوسرا یہ کہ...... آیات واحادیث کی تخریج کے علاوہ مفید حواشی کا اضافہ کیا، انشاءاللہ ناظرین کے لئے مفید ہوگا۔

تیسرے یہ کہ...... شروع میں تعارف کتاب کے عنوان سے پورے رسالہ کا ایک تعارف کروایا کہ اسے پڑھ کر اصل رسالہ کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو۔

اللہ تعالی حضرۃ العلام رحمہ اللہ کی اس کاوش کو نافع بنائے اور حضرت و راقم اور جملہ اشاعت میں معاونین کے لئے باعث نجات وذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

بسم الله الرحمن الرحيم

کیا ہی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مرحوم (کفلیتوی) کا گراں قدر ہدیہ پھر دوبارہ ساٹھ سال کے بعد جناب حاجی ابراہیم صالح اصوات کفلیتوی صاحب کی سعی بے دریغ سے ہاتھوں میں آ رہا ہے۔ اور حضرت مولانا کا مقصد عظیم: ''تھوڑی مدت کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں'' پورا ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا کی قلبی خواہش پوری ہونے پر ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ بہت بدقسمتی ہوگی کہ مولانا کی خدمات سے ہم استفادہ کرنے میں پیچھے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو مولانا کی خدمات سے فائدہ حاصل کرنے میں پوری ہمت عطا فرمائے اور مولانا کی روح کو سکون اور طمانینت عطا فرما کر ہماری ادنیٰ خدمتوں کو قبول فرمائے، آمین۔

احقر: عبدالحی بن مولوی سلیمان غفرلہٗ کفلیتوی

خادم مدرسہ اسلامیہ کفلیتہ، ضلع سورت

بتاریخ ۱۲/ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد للّٰه ربّ العلمين ، والعاقبة للمتّقين ، والصلٰوة علٰى سيدنا محمّد وعلى اله وصحبه اجمعين ، اما بعد !

کمترین سراپا حزین محمد عبدالحئی بن حافظ احمد غفراللہ ذنوبہما جمیع ارباب ملت اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

بنی الاسلام علٰى خمس ، شهادة ان لا اله الا اللّٰه ‘ وانّ محمّد عبده ورسوله ‘ واقام الصّلٰوة ‘ وايتاء الزكوة ‘ والحجّ ‘ وصوم رمضان۔[1]

یعنی بنا اسلام کی پانچ شے پر قائم کی گئی ہے:

(۱):......یقین کرنا اس امر کا کہ سوائے اللہ جل شانہ کے کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور اس امر کا کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲):......نماز کو کماحقہٗ ادا کرنا۔

(۳):......زکوٰۃ دینا۔

(۴):......کعبۃ اللہ کی زیارت کرنا۔

(۵):......روزے ماہِ رمضان کے رکھنا۔

گویا اسلام ایک مکان بشکل خیمہ ہے کہ اس کا درمیانی ستون کہ جس پر تمام مکان اسلام کے قیام کا مدار ہے یقین سابق الذکر ہے، اور باقی اطراف کے ستون جن کے

---

[1]......متفق علیہ، مشکوۃ، کتاب الایمان ، الفصل الاول۔

گرنے سے اگر تمام مکان اسلام منہدم نہ ہو تاہم نقصان سے خالی نہیں، نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزۂ رمضان ہیں۔ پس ہر مسلمان کا بحیثیت اسلام فرض ہے کہ مکان اسلام کو گرنے سے اور نقصان واقع ہونے سے محفوظ رکھے، لیکن محافظت اسلام بمحافظت ستون ہائے سابقہ میں اگر اِبا نہیں تو انقباض تو ضرور ہی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے، تاوقتیکہ ان کی حقیقت اور غایت نہ معلوم ہو۔

غرض تصنیف اور وجہ تسمیہ

لہٰذا اس کمترین نے بعض وقت ان ستونوں کی حقیقت اور غایت کو مسلسل تقریر میں بیان کرنے کا ارادہ کیا، لیکن مسلسل حوادث نے چاروں طرف سے ایسا ہجوم کیا کہ آخر یہ ارادہ دل ہی میں رہ گیا، یہاں تک کہ اس حقیر کو جب بسبیل سمندر شور شہر مولمین سے سفر وطن مالوف کا اتفاق ہوا تو اس وقت یہ خیال دامن گیر ہوا کہ ہم وطن کے لئے اس سفر سے ایسا بیش قدر ہدیہ لے جانا چاہئے کہ جس سے وہ تھوڑی مدت نہیں، بلکہ ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں، ہر چند کہ اس بات میں غور کیا گیا، آخر رائے اس امر پر قائم ہوئی کہ حقیقت اور غایت ارکان اسلام کو مختصر مگر مسلسل تقریر میں تحریر کر کے بطور ہدیہ پیش نظر ارباب وطن کے کی جائے۔ عموماً سفر باعث تشویش خاطر ہوتا ہے، خصوصاً سفر سمندر، بالخصوص جب اس میں طغیانی ہو بالکل ہوش ربا ہوتا ہے، جس وقت یہ کمترین جہاز پر سوار ہوا تو چونکہ سمندر میں چند روز تک طغیانی رہی، اس لئے گو طبیعت پریشان تھی، تاہم کمر ہمت بستہ کر کے باستعانت خداوندی اس کار اہم کو شروع کیا، چنانچہ ہنوز سفر ختم نہیں ہو چکا تھا کہ اس کے پیشتر ہی خداوند کریم کی عنایت سے جس امر کا ارادہ کیا تھا وہ مافوق امید پردۂ غیب سے ظہور میں آیا اور اس کا نام حسب مناسبت حال ''ہدیۃ السفر'' رکھا گیا مجھ کو عموماً اہل اسلام

اورخصوصاً اپنے ہم وطن سے قوی توقع ہے کہ میرے اس ناچیز ہدیہ کو بطیبِ خاطر قبول کرکے رہین منت فرمائیں گے۔

رکن اول اسلام کا ایمان ہے

خداوندکریم نے دل کوخزانۂ روح قرار دیا ہے، یہیں سے تمام بدن میں روح منقسم ہوتی ہے، دل مؤمن کا نور ایمان سے منور ہوتا ہےتو روح بوجہ کمال لطافت اور صفائی کے اس نور سے ایسی منوراورروشن ہوجاتی ہے جیسی شمع آگ سے، پھر چونکہ روح نے تمام بدن میں سرایت کیا ہے، اس لئے تمام بدن بھی بذریعہ روح کے نورانی اور جمیع خبث باطنی سے نہایت پاک وصاف اوراس قابل ہوجاتا ہے کہ جنت میں جومقام طاہرین ہے قیام پذیر ہو، پھر یہ نورانیت پابندی شریعت سے وقتاً فوقتاً زیادہ ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ پابندی شریعت کی جب حدّ نہایت کوپہنچتی ہےتو انسان بوجہ اس کے جنت میں بہت بڑے درجے کا مستحق ہوتا ہے۔

اس تقریر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تاوقتیکہ روح نور ایمان سے روشن نہیں ہوتی صرف عمل صالح روح کوروشن اوراس قابل نہیں بناسکتا کہ جنت میں قیام پذیر ہو، اس لئے کہ ایمان بمنزلۂ روشن چراغ کے ہے اورعمل صالح بمنزلہ تیل کے، اور ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ چراغ میں بالکل روشنی نہ ہو گو کتنا ہی تیل چراغ میں چھوڑا جائے تو البتہ روشنی چراغ کی زیادہ اور دیرپا ہوگی، اسی طرح صرف عمل سے روح روشن نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ روح روشنی ایمان سے پیشتر ہی سے روشن نہ ہو، اس لئے جولوگ کہ ایمان سے بالکل بے بہرہ ہیں گو انہوں نے کتنے ہی عملِ صالح کئے ہوں، لیکن آخرت میں وہ عمل سے کسی نوع سے باریاب نہیں ہوسکتے۔

اس جگہ اس قدر ظاہر کرنا بھی بجا ہوگا کہ چراغ روشن کیا جائے اور اس میں تیل بالکل چھوڑا نہ جائے کیا، اس چراغ کی روشنی دیر پا ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ چراغ بمنزلۂ چراغ سحری ہے کہ کچھ دیر میں اس کے گل ہونے کا خوف ہے، اسی طرح جن لوگوں نے اپنی روح کو گو روشنی ایمان سے منور تو کیا، لیکن بے اعتنائی سے انہوں نے اس کو پھر ویسا ہی چھوڑ رکھا، بلکہ بجائے اس کے کہ اس کو عمل صالح کا تیل دیا جائے، ہمیشہ تند ہوائے گناہ سے اس کی روشنی کو گل کرنے کی کوشش کی، کیا امید ہوسکتی ہے کہ وہ روشنی ہمیشہ باقی رہ سکتی ہے؟ تاہم اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر خداوند کریم اس روشنی کو اپنی قدرت کاملہ سے بوجہ وفور فضل وعموم مہربانی باقی رکھے تو اس میں کچھ گفتگو نہیں ہے، لیکن روشنی روح کے قائم رکھنے کے جو اسباب شریعت نے بیان کئے ہیں ان کو ترک کر کے صرف قدرت پر اعتماد کرنا یہ نہایت ہی نادانی ہے۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ زہر کو پروردگار عالم نے سبب ہلاکت ذی روح بنایا ہے؟ پھر اگر کوئی شخص اس کو اس خیال سے کھالے کہ اللہ جل شانہٗ مجھے اپنی قدرت کاملہ سے تلف ہونے سے بچالے گا، کیا اس کو ہم نادانی نہیں کہہ سکتے؟

حاصل کلام! اخروی سعادت کے حاصل کرنے کے لئے روشنی ایمان کا تادم مرگ باقی رہنا ضروری ہے۔ بدون اس کے اخروی سعادت کا حاصل ہونا نہایت ہی مشکل بلکہ محال ہے، اس لئے خداوند کریم نے بہ نسبت اور عبادات کے متعدد مقامات میں مختلف طور سے ایمان کی تعلیم فرمائی۔ دیکھئے! ابھی ذریت آدم کی دنیا میں پیدا بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کے پیشتر ہی خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے کل ذریت کی ارواح کو خارج کر کے گوناگوں اشکال سے متشخّص کیا، اور ان سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ بالاتفاق سب نے کہا: ہاں، اس معاہدے پر اللہ جل شانہٗ نے آسمان اور زمین وغیرہ کو گواہ

بنایا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم دنیا میں جاؤ تو اسی معاہدے پر قائم رہنا، مگر اس کے ساتھ ہی خداوند کریم نے یہ جان لیا تھا بعلم ازلی کہ انسان کی سرشت میں نسیان رکھا ہوا ہے، جس وقت یہ دنیا میں جائے گا اس معاہدے کو بھول جائے گا، اس لئے خداوند کریم نے صرف اس معاہدے ہی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ یاددہانی کے لئے خداوند کریم نے جب بنی آدم دنیا میں پیدا ہوئے تو ان کو عقل عنایت کی کہ بذریعہ عقل کے معلوم کیا جائے کہ اللہ جل شانہ درحقیقت تمامی اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے' موجود ہے، ایک ہے' قدرت والا ہے' ارادہ کرنیوالا ہے' تمامی اشیاء کو جاننے والا ہے' دیکھنے والا ہے' سننے والا ہے' کلام کرنے والا ہے، بلاشک خداوند کریم نے عقل کو اس قدر قوت استعداد عنایت کی ہے کہ وہ معلوم کر سکتی ہے کہ تمام عالم نو پیدا ہے، پہلے نہ تھا پھر موجود ہوا، اور ظاہر ہے کہ ہر نو پیدا کے لئے ضرور ایسا پیدا کرنے والا اور وجود بخشنے والا چاہیے جو خود بخود موجود ہو، اپنے وجود میں وہ غیر کا محتاج نہ ہو، اس لئے کہ جو خود کے وجود میں غیر کا محتاج ہو وہ دوسروں کو وجود سے کیسے سرفراز کر سکتا ہے؟ یہی پیدا کرنے والا جو خود بخود موجود ہے خداوند کریم ہی ہے۔

وجود باری کے منکر دہریہ اور امام اعظم رحمہ اللہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے یکا یک ایک جماعت فرقۂ دہریہ کی جو اللہ جل شانہ کے وجود کی قائل نہیں، آئی اور چاہا کہ امام کو تہ تیغ کرے، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: تم سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب دے کے جو تم کو کرنا ہو سو کرو، میں کسی نوع سے مزاحمت نہیں کروں گا، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: سنو تو سہی ایک کشتی کہ سراسر اسباب سے لدی ہوئی ہو اور وہ ایسے سمندر میں کہ جس میں چاروں طرف سے ہوا کا زور ہو اور تلاطم امواج کا ہر سمت سے شور ہو واقع ہو، کیا وہ کشتی بدون کشتی بان کے سمندر

میں برابر چل سکتی ہے اور ہلاکت سے بچ سکتی ہے؟ اس جماعت نے متفق اللسان ہو کے کہا کہ نہیں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! جب سمندر میں باوجود ہوا و تلاطم امواج کشتی بدون کشتی بان کے برابر نہیں چل سکتی، پس یہ انتظام اور دور دنیا کا کہ جس میں ہزار ہا قسم کے اختلافات اور کش مکش ہیں بدون اس کے صانع اور مدبر کے اس خوبی اور خوش اسلوبی سے کیسے چل سکتا ہے؟ جب یہ بات اس جماعت نے سنی، بے ساختہ اس نے رونا شروع کیا اور امام رحمہ اللہ کے قول کی تصدیق کر کے خود کے قول سے رجوع کیا۔ [۱]

وجود باری پر عقلی دلیل

نیز عقل معلوم کر سکتی ہے کہ تمام عالم کے متعدد خالق ہوتے تو ضرور تھا کہ انتظام عالم کا اس شایستگی کے ساتھ نہ رہتا، بلکہ عالم میں (جیسے ایک مملکت کے متعدد بادشاہ ہوتے ہیں اور طرح طرح کے انقلابات پیدا ہوتے ہیں) بے حساب فسادات برپا ہوتے، اگر ایک آسمان کو اوپر رکھتا تو دوسرا اس کے نیچے رکھ دیتا، اگر ایک عالم کو باقی رکھتا تو دوسرا اس کو فنا کر دیتا، علیٰ ہٰذا القیاس، حالانکہ دیکھا جاتا ہے کہ عالم اس نوع کے فسادات سے بالکل پاک ہے، پس معلوم ہوا کہ خداوند کریم جو کل اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے' وہ صرف ایک ہی ہے' اس کا کوئی شریک اور مساہم نہیں ہے، کیونکہ کسی شے کا پیدا کرنا بدون قدرت اور ارادے اور اس کے علم کے غیر ممکن ہے، پس معلوم ہوا کہ خداوند کریم قدرت والا' ارادہ کرنے والا' جاننے والا ہر شے کو ہے۔ اور چونکہ اندھا ہونا اور بہرہ ہونا اور گونگا ہونا اتفاقاً عیب ہے، اور ظاہر ہے کہ خداوند کریم کل عیوب سے پاک اور منزہ ہے، پس معلوم ہوا کہ

[۱]...... دیکھئے! توحید الاسلام، تالیفات مرغوب ص ۶۸۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۴۔

دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

خداوند کریم دیکھنے والا ہے‘ سننے والا ہے‘ کلام کرنے والا ہے، بلکہ عقل کلیۃً حکم کرتی ہے کہ جو صفات کہ باعث کمال ہیں ان کا ثبوت خداوند کریم کے لئے ضروری ہے، اور جو صفات باعث نقصان ہیں ان کا سلب بھی خداوند کریم سے ضروری ہے۔ خداوند کریم کے لئے کوئی شریک نہ ہونا‘ اور نہ والد ہونا‘ اور نہ مولود بننا‘ اور نہ زمانہ ہونا‘ اور نہ مکان اور نہ جہت ہونا‘ اور نہ جسم‘ اور مانند اس کے سب اسی قسم کی صفات ہیں۔ چونکہ ان امور کے دریافت کے لئے عقل سلیم کافی خیال کی گئی ہے، اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: جو لوگ کہ ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں ایسا کوئی شخص نہ پہنچا ہو جو ان کو ان امور کی تعلیم کرتا، اگر وہ خداوند کریم کے وجود اور وحدانیت اور باقی صفات پر جو بذریعۂ عقل دریافت ہو سکتے ہیں ایمان نہ لائیں گے باوجود سلامت عقل کے، تو ان سے بھی بروز قیامت مؤاخذہ کیا جائے گا، اس لئے کہ عقل ان کے لئے بجائے رسول ﷺ اور ہادی کے ہے۔ [1]

چونکہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود فرمان الٰہی سجدہ نہ کیا تھا، اس لئے وہ جنت بدر کر دیا گیا، جب حضرت آدم علیہ السلام بظاہر شیطان کے جنت بدر ہونے کے لئے سبب ہوئے، اس لئے شیطان ان کا اور ان کی ذریت کا سخت دشمن ہو گیا، یہاں تک کہ اس نے عہد کر لیا اس امر کا کہ جیسے آدم کے باعث جنت بدر کیا گیا ویسے ہی میں بھی ان کو اور ان کی بی بی کو جنت سے نکلواؤں گا، چنانچہ آخر اس نے اپنے عہد کو پورا ہی کیا کہ باوجود کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو جنت میں حکم دیا گیا تھا کہ تم دونوں گیہوں کے درخت کے قریب مت جانا، چونکہ اول ہی سے شیطان ان کی تاک میں تھا، اس نے اس موقع کو غنیمت خیال کر کے دونوں کو گیہوں کا دانہ کھانے پر اس دھوکے سے مجبور کیا کہ اگر تم کو ہمیشہ

---

[1] ...... علم الکلام ص ۶۹، مطبوعہ زمزم کراچی۔ (از: حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ)

جنت میں رہنا منظور ہے تو تم دونوں گیہوں کے دانے کو کھالو، چنانچہ مارے حرص کے دونوں نے گیہوں کا دانہ کھالیا، کھانا ہی تھا کہ فوراً فرمان الٰہی سے دونوں جنت بدر کئے گئے، شیطان نے اپنی دشمنی کے سلسلے کو صرف آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو جنت بدر کرنے ہی پر ختم نہیں کیا، بلکہ اس نے حلف اٹھایا کہ باستثنائے خاصان خدا سب بنی آدم کو میں ایسا گمراہ کروں گا کہ ان پر آئندہ راستہ جنت کا بالکل مسدود ہو جائے گا، چنانچہ شیطان نے بنی آدم کے گمراہ کرنے کے لئے یہ صورت تجویز کی کہ ان کی عقل پر بدد گاری نفس ایسا تسلط کیا جائے کہ عقل کو عقائد حقہ کے استنباط کرنے کی طرف بالکل توجہ باقی نہ رہے، جب ان کی عقل استنباط عقائد حقہ سے پہلو تہی کرے گی تو خواہ مخواہ وہ گمراہی کی دلدل میں پھنس ہی جائیں گے۔ بلاشک شیطان کی اس جانکاہ گھات کا اگر خداوند کریم تدارک نہ کرتا تو سب کے سب نبی گمراہ ہو جاتے، لیکن چونکہ خداوند کریم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، اوران کی سکونت کے لئے اشرف مکان جنت قرار دیا ہے، گو آدم علیہ السلام ادنیٰ سی لغزش کے باعث حسب مشیت ایزدی جنت بدر کردیئے گئے، تاہم اس کے ساتھ یہ بھی ارادہ تھا کہ آدم علیہ السلام اور اس کی ذریت ہی جنت میں سکونت پذیر ہوں، اس لئے یہ مکان انہیں کے لئے زیبا ہے، چنانچہ خداوند کریم کی رحمت جوش میں آئی اور شیطان نے بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لئے جو صورت تجویز کی تھی اس کو برباد کرنے کے لئے اللہ جل شانہ نے رسولوں کو اپنی جانب سے ارسال کیا، اوران کی جانب کتابیں نازل کیں، ان کتابوں میں بنی آدم کو ہدایت کی گئی کہ ہر ایک بنی آدم کا فرض ہے کہ رسول ﷺ اور اس کے ہوا خواہ جس راستے کی ہدایت کریں اسی راستے پر ضرور چلنا چاہئے، اس لئے کہ وہی راستہ سیدھا جنت میں پہنچا ہوا ہے، اور شیطان چونکہ تمہارا دشمنِ ازلی ہے اس لئے ہر چند وہ تم کو اس

سیدھے راستے سے دوسرے راستے کی جانب لے جا کر تم کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا، لیکن تم ہرگز اس کی بات پر اعتماد اور وثوق مت کرنا، اس لئے کہ وہ بدخواہی سے تم کو ایسے جانکاہ اور مہلک راستوں پر لے جانا چاہتا ہے کہ جو سیدھے جہنم میں پہنچے ہوئے ہیں، چنانچہ خداوند کریم کے جو مخلص بندے تھے، انہوں نے بال بال اپنے آپ کو شیطان کے دام سے بچالیا، اور رسول ﷺ نے جس راستے کی جانب ہدایت کی تھی اسی راستے کی پیروی کی، انجام کار وہی لوگ منزل مقصود پر پہنچے، ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کو شیطان نے متعدد طریقوں سے گمراہ کیا۔

شیطان نے فرقۂ دہریہ، بت وستارہ پرست، ونصاری کو کس طرح گمراہ کیا

شیطان نے فرقۂ دہریہ کو جو خداوند کریم کے وجود کا قائل نہیں یہ تعلیم کی کہ دیکھو کہ انتظام عالم کا قدیم سے جیسا تم دیکھتے ہو ویسا ہی چلا آتا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی چلا آئے گا، درحقیقت اس کا نہ کوئی خالق ہے نہ کچھ۔ پس اس فریق نے شیطان کی اس بات پر وثوق کر کے بطور جہل کے خداوند کریم کے وجود ہی کا انکار کیا۔

شیطان نے فرقۂ بت پرست کو اس طور سے گمراہ کیا کہ واقعی مستحق عبادت خداوند کریم ہی ہے، تاہم اگر بوقت عبادت تمہارے بزرگ پیشواؤں کی تصاویر کو تراش کے پیش نظر رکھو گے تو عبادت میں تم کو زیادہ تر کیفیت اور لطف حاصل ہوگا، چنانچہ اس فریق نے سادگی سے شیطان کے قول پر اعتماد کیا اور بوقت عبادت انہوں نے اپنے بزرگ پیشواؤں کی تصاویر کو پیش نظر رکھنا شروع کیا۔ جب اس فریق کا دور ختم ہو چکا اور اس میں سے کوئی متنفس باقی نہیں رہا اور ان کی نسل کا زمانہ آیا تو شیطان نے موقع دیکھ کر ان سے کہا کہ یہ تصاویر جو تمہارے عبادت خانوں میں رکھی ہوئی ہیں انہیں کی عبادت کرنی چاہئے، چنانچہ

تمہارے سلف بھی انہیں کی عبادت کرتے تھے، چنانچہ اس فریق نے اس امر میں کچھ غور پرداخت نہیں کیا اور از روئے بے علمی کے انہیں تصاویر ہی کی پرستش شروع کردی اور چاہ ضلالت میں گرفتار ہوئے۔

شیطان نے فرقۂ ستارہ پرست سے یہ چالاکی اور ان کے اغوا کی یہ صورت تجویز کی کہ ستارے جو آسمان میں مرکوز ہیں درحقیقت انہیں کی تاثیرات سے روئے زمین پر انواع واقسام کی اشیاء پیدا ہوتی ہیں، پس اگر ان کی عبادت کی جاوے گی زیادہ تر تمہاری حالت پر وہ مہربانی کریں گے، چنانچہ اس فریق نے کمال نادانی سے ستارہ پرستی ہی شروع کردی۔

شیطان نے فرقۂ نصاریٰ کو اس طور سے گمراہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تم جانتے ہو ایسے امور صادر ہوئے ہیں کہ واقعی طاقت بشری سے خارج ہیں، چنانچہ ان کو اس قدر قدرت تھی کہ مردے کو زندہ کرتے تھے، اور مادرزاد اندھے کو بینائی عطا کرسکتے تھے وغیرہ وغیرہ، پس اگر ان کو خدا نہیں تو خدا کا بیٹا ہی تسلیم کیا جائے کسی قدر خلاف نہ ہوگا۔ پس اس فریق نے باوجود ادّعائے عقل کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ہی تسلیم کرلیا۔

حاصل کلام شیطان نے جس فریق کو جس دام کے مناسب خیال کیا اس کو اسی دام میں گرفتار کرکے اس کو راہ جنت سے گمراہ کرکے سلوک راہ جہنم پر مجبور کردیا۔ رسول ﷺ اور ان کے متعلقین نے ان کو ہر پہلو اور ہر نہج سے سمجھایا اور ہدایت کی کہ تم خیال کرتے ہوگے کہ ہم اس راستے پر چلیں اور ہم کو جنت بھی نصیب ہو یہ محال ہے، اس لئے کہ جب تک کہ تم اس راہ پر قائم رہو گے تب تک تم سے نجاست کفر کی نہیں چھوٹے گی، واقعی کفر ایک نہایت گندی نجاست ہے کہ روح اور بدن بذریعہ اس کے نجس اور تاریک ہوجاتے ہیں کہ جنت میں جو مقام طاہرین ہے، جانے کی بالکل قابلیت باقی نہیں رہتی ہے، مگر جو لوگ کہ شقی

ازلی تھے، ان پر شیطان نے اپنا ایسا قابو جمار کھا تھا کہ انہوں نے رسول ﷺ کی نصیحت کو نظر انداز کر دیا اور کوئی نصیحت ان کو کارگر نہ ہوئی۔ آخر شیطان نے جو عہد کیا تھا کہ باستثنائے خاصّان خدا سب کو میں گمراہ کروں گا، اس کو پورا کیا، اور ذریت آدم سے اس نے اپنی دشمنی کا پورا انتقام لیا۔

اہل ایمان کے خلاف شیطان کی تدبیر

پھر جو لوگ کہ با ایمان تھے ان کو بھی شیطان نے آرام سے بیٹھنے نہیں دیا، کسی کو عیش وعشرت کے نشے میں ایسا چور کر دیا کہ اس کو پھر کبھی ہوش نہ آیا کہ روشنی ایمان کی باقی اور بڑھانے کے لئے کچھ تدبیر کرنی چاہئے، بلکہ بجائے اس کے اپنی عمر کو ایسے امور ناجائز میں صرف کر دی کہ جس سے روشنی ایمان کی گل ہونے کا خوف ہو۔

کسی کو تحصیل مال کی ایسی دھن لگادی کہ کبھی اس نے شریعت کی جانب مطلقاً توجہ ہی نہ کی، اگر کسی نے کچھ توجہ بھی کی تو شیطان نے بیچ میں ایک ایسی شاخ ریا کاری کی لگادی کہ جو کچھ کیا کرایا تھا سب برباد ہوگیا، بایں ہمہ اگر عفو خداوندی شامل حال نہ ہوئی تو بدون سزا بھگتے ہوئے جنت میں ابتداءً داخل ہونا دشوار ہوگا۔

حاصل کلام شیطان کے دام تزویر سے بالکل بچنا نہایت ہی مشکل ہے، مگر جس کو خداوند کریم اپنی رحمت کاملہ سے بچالیوے، اس لئے کہ شیطان ہمیشہ بنی آدم کی گھات میں ہے، اور بنی آدم اس کی گھات سے غافل، اسی لئے پروردگار نے بنی آدم کو متنبہ کر دیا کہ:

﴿ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴾ یعنی بیشک شیطان انسان کا دشمن ظاہر ہے۔[1]

اس امر کا عقدہ کہ شیطان نے بنی آدم کے ساتھ کس قدر بدخواہی کی، اور دشمنی کے سلسلے

---

[1] ......سورۂ یوسف، آیت نمبر: ۵۔

کو کہاں تک نبھایا، قیامت میں کھل جائے گا۔

ایمان کی تعریف اور اس کے اقسام اور ان کی تعریفات

اب یہ امر جاننا ضروری ہے کہ ایمان کیا شے ہے؟ تعریف ایمان کی یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ جو شے کہ خداوند کریم کی جانب سے لائے ہیں اس کا دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا۔ ایمان کی تین قسمیں ہیں:

(۱):......ایمان لسانی۔

(۲):......ایمان تقلیدی۔

(۳):......ایمانِ تحقیقی۔

ایمان لسانی یہ ہے کہ: صرف زبان سے اقرار کیا جائے اس شے کا جس کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں، لیکن دل میں اس کا انکار ہو، اقرار کے باعث گو ایسے شخص سے دنیا میں وہ ہی برتاؤ کیا جائے گا جو حقیقی مؤمنوں سے کیا جاتا ہے، لیکن آخرت میں چونکہ یہ اقرار خلاف مافی الضمیر ہے اور درحقیقت فریب دہی خداوند کریم کو ہے، بدیں وجہ اس کو آخرت میں بہ نسبت صریح کافر کے زیادہ تر مصیبت جھیلنی پڑے گی، جیسے خداوند کریم نے فرمایا ہے: ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ یعنی بلا شک منافق جہنم کے نیچے تر طبقے میں ہوں گے۔[۱]

درحقیت یہ ایمان بمنزلہ بیرونی پوست اخروٹ کے ہے جیسے اس سے بجز اس کے کہ محافظت مغز کی ہوئی دوسرا بجز نقصان کے اور کوئی فائدہ متصور نہیں ہے، اس لئے کہ اس کو اگر مکان میں رکھا جائے جگہ تنگ ہوتی ہے اور جلانے کے لئے اگر آگ پر رکھا جائے بجز

[۱]......سورۂ نساء، آیت نمبر: ۱۴۵۔

دھویں کے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا ہے، اسی طرح یہ ایمان بھی گو دنیا میں حفاظت جان اور مال کی کرسکتا ہے، لیکن آخرت میں بجز ضرر رسانی کے اس پر بہبودی کی کوئی صورت مترتب نہ ہوگی۔

ایمان تقلیدی یہ ہے کہ: جو چیز کہ رسول ﷺ لائے ہیں اس کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کیا جائے، لیکن کسی سے سن کے، البتہ جو چیز کہ بذریعۂ کشف یا دلیل کے دریافت کرنی تھی اس کو کشف اور دلیل سے معلوم نہ کی، یہ ایمان شریعت میں معتبر ہے، مگر صرف تقلید کے باعث یہ ایمان کسی قدر نقص سے خالی نہیں ہے، یہ ایمان بمنزلہ مغز اخروٹ کے ہے کہ وہ باوجودیکہ ہر طرح سے مفید ہے تاہم نقصان فضلہ سے خالی نہیں ہے، اسی طرح یہ ایمان تقلیدی بھی گو دنیا اور آخرت میں مفید ہوگا تاہم بوجہ عدم استدلال وکشف کسی قدر ظلمت تقلید سے خالی نہیں ہے۔

فائدہ:...... ایک ایمان تقلیدی یہ بھی ہے کہ دل سے یقین اور زبان سے اقرار صرف لفظ ایمان کا کہ میں مؤمن ہوں کسی سے سن کے کیا جائے، مگر وہ نہیں جانتا کہ ایمان کیا شے ہے اور میں کون سی شے پر ایمان لایا ہوں، اور کسی سے کلمۂ توحید پڑھ کے یا سن کے زبان سے کہہ بھی دیا، لیکن اس کے مطلب سے بالکل ناواقف ہے، جیسے جو لوگ کہ جنگل میں رہتے ہیں اور علم سے بالکل مس نہیں رکھتے، چونکہ ان کے آبا واجداد مدعی ایمان تھے، اس لئے وہ بھی دعویٰ ایمان کا تو کرتے ہیں، لیکن ان سے اگر دریافت کیا جائے کہ تم کس شے پر ایمان لائے، تو وہ بتا نہیں سکتے، یہ ایمان بھی بمنزلہ بیرونی چھلکے اخروٹ کے ہے، اس پر بھی بجز فائدہ دنیوی کے اخروی کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔

ایمان تحقیقی یہ ہے کہ: جو چیز کہ رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس کا دل سے یقین اور

زبان سے اقرار کیا جائے، اور جو چیز بذریعہ کشف یا دلیل کے معلوم کرنی تھی اس کو کشف یا دلیل سے دریافت کی، یہ ایمان بمنزلہ تیل اخروٹ کے ہے کہ جیسے تیل بجز فائدہ ہی فائدہ کے ہر قسم کے عیب اور نقصان سے خالی ہے، اسی طرح یہ ایمان بھی علاوہ دنیا اور آخرت میں فائدہ بخش ہونے کے ظلمت تقلید وغیرہ سے بالکل بے لوث اور سالم ہے۔

رکن دوم اسلام کا نماز ہے

نماز رکن رکین اسلام ہے، چونکہ ایمان ایک امر باطنی ہے، اس لئے اس کی تمیز کے لئے خداوند کریم نے نماز کو علامت قرار دی ہے، یہاں تک کہ مومن اور کافر کے درمیان میں اگر مابہ الامتیاز ہے تو یہی نماز ہے، [۱] اس لئے کہ ہر مسلمان بالغ ذی عقل پر باستثنائے حائض ونفساء ہر روز پنج وقت ہر حالت میں نماز فرض قرار دی گئی ہے، خواہ تندرست ہو خواہ بیمار، جوان ہو خواہ ضعیف، مسافر ہو خواہ مقیم، اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے بیٹھ کے پڑھے، اگر بیٹھ کے نہ پڑھ سکے تو لیٹ کے اشارے سے پڑھے، مگر ہر حالت میں نماز پڑھے، یہاں تک کہ اگر بوقت ولادت عورت کو نصف بچہ اندرونی جانب ہو اور نصف باہر اور وقت نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو تو ایسی نازک حالت میں بھی نماز کی فرضیت عورت سے ساقط نہ ہوگی۔ [۲]

---

[۱]......عن ابی سفیان رضی اللہ عنہ قال : سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول : ان بین الرجل وبین الشرک و الکفر ترک الصلوۃ ۔(مسلم ص۶۱ ج۱، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ)

[۲]......''نفع المفتی'' میں ہے: الاستفسار : امرأۃ خرج رأس ولدھا وخافت فوت الوقت ولا تقدر علی ان تصلی قائمًا او قاعداً کیف تصلی؟

الاستبشار : تصلی قاعدۃ ان قدرت علی ذلک وجعلت رأس ولدھا فی خرقۃ او حفرۃ ، فان لم یستطع تومی ایماءً ، ولا یباح لھا التاخیر۔(نفع المفتی ص۹۸۔فتاوی رحیمیہ ص ج۱۴۸ ج۱)

نماز کے ادا کرنے کے لئے اس قدر جو اہتمام کیا گیا ہے اس کی وجہ وجیہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا قدیم سے یہ ارادہ ہے کہ بندے جو مؤمن ہیں ان کو ہمارا قرب نصیب ہو، گو صرف ایمان سے مؤمن کو مقام قرب حاصل ہوسکتا ہے، مگر بندے کے پیچھے ہمیشہ دشمن شیطان اس تاک میں رہتا ہے کہ موقع پا کے اس کو گناہ سے ملوث کر کے مقام قرب سے دور کر دیتا ہے، پس اس نجاست سے صفائی حاصل کرنے کے لئے خداوند کریم نے اپنے فضل سے بندے کے لئے ایک سہل الحصول صورت کہ جس سے کوئی فرد مؤمن عاجز نہ ہو تجویز کی، وہ صورت یہی نماز ہے کہ اس کے اسباب بہم پہنچانے میں ہر ایک شخص قدرت رکھتا ہے۔

نماز بمنزلہ نہر جاری کے ہے کہ جس میں پنج وقت آدمی اگر غسل کرے، کیا اس آدمی کے بدن پر کسی قدر میل باقی رہ سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، اسی طرح جو لوگ پنج وقت نماز پڑھتے ہیں، پنج وقت نماز کے پانی سے اپنے آپ کو گناہ صغیرہ سے پاک کرتے ہیں، لوث گناہ سے وہ ایسے صاف ہوجاتے ہیں کہ مقام قرب میں رسائی کی ان میں قابلیت پیدا ہوجاتی ہے، اور مقام قرب سے بالمشافہہ خداوند کریم سے گفتگو کرنے کی لیاقت ان کو حاصل ہوجاتی ہے، جس طرح معراج سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خداوند کریم کا قرب حاصل ہوا تھا، اسی طرح چونکہ نماز سے بھی خداوند کریم کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس لئے نماز عامۂ مؤمنین کے لئے معراج تصور کی گئی ہے، [1] چونکہ نماز سے خداوند کریم کا قرب حاصل ہوتا

---

[1]…… ’’الصلوة معراج المؤمنين‘‘ کی تخریج کی ضرورت ہے۔

جواب: اشتهر على ألسنة العوام انه حديث مرفوع، وقد اوغلت فى طلبه مظانّه، فلم اعرفه ولم اعثر له على سند، والظاهر انه من كلام بعض السلف، وان ثبت فمعناه ان الصلوة يحصل بها غاية القرب للمصلي بالرب تبارك و تعالى، كما حصل للنبى صلى الله عليه وسلم فى المعراج

ہے، اسی لئے رسول کریم ﷺ ہمیشہ نماز کے خواہش مند رہتے تھے، اور بطور کمال اشتیاق بلال رضی اللہ عنہ سے بکلماتِ شوقیہ فرماتے تھے ''اَرِحْنَا یَا بلال ''یعنی بذریعہ نماز کے راحت پہنچا ہم کو اے بلال! (رضی اللہ عنہ) [۱] اس لئے کہ نماز میں بوجہ قرب حاصل ہونے کے میری آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! خداوند کریم کی باوجودیکہ مؤمنین پر اس قدر مہربانی ہے کہ تھوڑی سی محنتِ نماز سے ان کو اپنے قرب سے سرفراز کرنا چاہتا ہے، مگر کچھ مؤمن ایسے بدنصیب ہیں کہ نماز سے وہ ایسے گھبراتے ہیں جیسے قید خانے سے آدمی گھبراتا ہے، طرفہ تر یہ ہے کہ اگر حاکم وقت جس کو خداوند کریم کے جاہ وجلال کے سامنے کچھ وقعت نہیں ہے ان میں سے کسی کو اپنے نزدیک بلاتا ہے تو مارے خوشی کے جامے میں پھولے نہیں سماتا، اور فخر یہ اس کو ہمیشہ بیان کرتا ہے، اور اگر مسجد میں مؤذن ''حي على الصلوٰة '' کہہ کے خداوند کریم کے قرب کے لئے بلاتا ہے جو احکم الحاکمین ہے تو اس سے پہلو تہی کرتا ہے، کیا یہ مذاق ایمان سے بعید نہیں ہے؟ لیکن یاد رہے جیسے اس نے خداوند کریم سے دنیا میں پہلو تہی کر لی اور دوری اختیار کی ہے ایسے ہی اگر خداوند کریم نے بھی اس سے بروز حشر دوری اختیار کی تو بجز ذلت اور کف افسوس ملنے کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔

بغیر حضور قلب کے نماز سے قرب خداوندی حاصل نہیں ہوتا

البتہ یہ امر بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ ہر ایک نماز سے خداوند کریم کا قرب حاصل

ويحصل المحادثة والمناجاة كما ورد فى الصحيحين وغيرهما : '' ان المصلى يناجى ربه '' والله اعلم۔(اليواقيت الغالية فى تحقيق و تخريج الاحاديث العالية ص ۶۳)

[۱]......ابوداؤد، باب ما جاء فى صلوة العتمة ۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۲۰۰۹۔ معجم طبرانی کبیر، رقم الحدیث: ۶۹۹۰۔ مشکل الآثار رقم الحدیث ۴۸۳۴۔ مسند ابی حنیفہ ص ۹۹ ج ۱۔

نہیں ہوتا ہے، صرف اسی نماز سے خداوند کریم کا قرب حاصل ہوتا ہے جو مع حضور قلب اور فرائض وآداب کے ادا کی گئی ہو، اس لئے کہ نماز کے لئے حضور قلب بمنزلۂ روح کے ہے اور فرائض وآداب بمنزلۂ اعضاء کے ہیں۔

پس اگر نماز اس طور سے ادا کی جائے کہ اس میں نہ حضور قلب ہو، نہ پاسداری فرائض وآداب کی مدنظر ہو، تو یہ نماز بمنزلہ بے روح آدمی کے ہے، جس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری شکستہ ہوں، پس ایسی نماز کے پڑھنے والے گو جو لوگ کہ بالکل نماز نہیں پڑھتے ان سے بدرجہا بہتر ہیں، لیکن اس نوع کی نماز سے نہ تو انسان گناہ صغیرہ سے پاک ہوتا ہے، اور نہ اس سے مقام قرب حاصل ہوتا ہے، ایسی نماز پڑھنے والا بمنزلہ اس شخص کے ہے جو کسی بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو، لیکن خیال اس کا دوسری جانب ہو، اگر بات بھی کرتا ہے نہایت بے اعتنائی سے، الحاصل دربار شاہی کے آداب ومراسم کہ جس طرح چاہئے رعایت نہیں کرتا ہے، کیا یہ شخص بوجہ اس بیباکی کے اور گستاخی کے بجائے اکرام واعزاز مورد عتاب ومطرود بارگاہ شاہی نہ ہوگا؟ اسی طرح جو لوگ کہ بدون حضور قلب وبجا آوری فرائض وآداب نماز پڑھتے ہیں نہایت درجے کے گستاخ ہیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: بدتر چور وہ شخص ہے جو نماز کے رکوع وسجود کو اچھی طرح سے ادا نہیں کرتا؟ [۱]

آپ کے سامنے ایک شخص نے نماز پڑھی مگر رکوع وسجود وغیرہ کی کما حقہ رعایت نہ کی،

---

[۱]......عن ابی قتادة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اَسوأُ الناس سرِقةً الذی يسرِق من صلاته ، قالوا : يا رسول الله ! و كيف يسرِق من صلاته ؟ قال : لا يُتمّ ركوعَها ولا سجودَها ، ولا يُقيمُ صُلْبَهُ فی الركوع ولا فی السجود۔

(رواه احمد والطبرانی فی الكبير والاوسط ، ورجاله رجال الصحيح ۔ مجمع الزوائد ص۳۰۰ ج۲)

اس لئے آپ نے اس سے فرمایا: ''صَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ'' یعنی پھر سے نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی۔ ۱؎

اس لئے کہ نماز دراصل نیاز وانکساری ہے، نماز میں تاوقتیکہ ظاہری اور باطنی نیاز وانکسار نہیں ہوگا، اس کو نماز نہیں کہہ سکتے، بلکہ بجائے اس کے اس کو اگر تمسخر کہا جائے، کسی قدر بعید نہ ہوگا۔ جب اس نوع کی نماز ثابت نہیں ہوئی بلکہ تمسخر، پس اس سے اگر بجائے قرب کے خداوند کریم کا بعد حاصل ہو کیا تعجب ہے؟

کیمیائے سعادت میں مذکور ہے: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص اچھی طرح طہارت کر کے نماز پڑھتا ہے، اور پورا رکوع وسجود بجالاتا ہے، اور دل سے عاجزی اور فروتنی کرتا ہے، تو اس کی نماز سفید اور روشن عرش تک جاتی ہے، اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ: جیسا تو نے مجھے نگاہ رکھا ہے اسی طرح خدا تجھ کو نگاہ رکھے، اور جو شخص کہ وقت پر نماز نہ پڑھے، اور طہارت خوب نہ کرے، اور رکوع وسجود میں کمال عاجزی نہ کرے، وہ نماز سیاہ ہو کر آسمان تک جاتی ہے، اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ: جیسا تو نے مجھے ضائع اور خراب کیا، خدا تجھ کو ضائع وخراب کرے، جب تک خدا کو منظور ہوتا ہے تب تک نماز یہی کہا کرتی ہے، پھر اس کی نماز کو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر مارتے ہیں۔ ۲؎

اگر نماز اس طور سے پڑھی جائے کہ جس میں فرائض وآداب اچھی طرح سے ادا کئے گئے ہوں، اور حضور قلب صرف اس قدر حاصل ہو کہ نمازی نے نماز میں صرف اس قدر

۱؎ ...... بخاری، باب وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات کلها، رقم الحدیث: ۷۵۷۔

۲؎ ...... رواه الطبرانی فی الاوسط، کذا فی الترغیب والدر المنثور، وعزاه فی المنتخب الی البیهقی فی الشعب۔ (فضائل نماز ص ۴۸۴، باب سوم حدیث نمبر: ۲)

تصور کیا ہو کہ میں مقام قرب میں حاضر ہوں، گو میں خداوند کریم کو نہیں دیکھتا، لیکن خداوند کریم مجھ کو اور میری حالت کو اچھی طرح دیکھتا ہے، تو لامحالہ ایسی نماز سے نمازی کے گناہ صغیرہ معاف کئے جاتے ہیں، اور آئندہ وہ نماز اس کو گناہ پر اقدام کرنے سے باز رکھتی ہے، جیسے خداوند کریم نے فرمایا ہے ﴿ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ﴾ یعنی نماز باز رکھتی ہے فاحش اور ناجائز سے، [1] اس لئے کہ جب وہ گناہ پر اقدام کرنے کی خواہش کرے گا تو اس کے دل میں اس کے ساتھ ہی یہ اندیشہ ناشی ہوگا کہ اگر میں نجاست گناہ سے ملوث ہوکر پروردگار عالم کے روبرو نماز میں کھڑا ہوں گا تو وہ مجھ کو بنظر عتاب دیکھے گا اور میں مقام قرب سے پس انداز کیا جاؤں گا، جب اس کے دل میں اس قدر اندیشہ پیدا ہوگا تو گناہ کرنے پر اس کو آئندہ جسارت نہ ہوگی، اسی نماز کی جانب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے " فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ " یعنی اس طرح تو خداوند کریم کی عبادت کرے کہ اگر تو خداوند کریم کو نہیں دیکھتا ہے تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔[2]

اور اگر نماز اس طور سے ادا کی جائے کہ تمام فرائض وآداب بخوبی ادا کئے گئے ہوں اور دل کمال حضور سے ایسا معمور اور نور معرفت سے ایسا روشن ہو کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے، اور اس قدر خداوند کریم کی عظمت اور جلال میں مستغرق ہو کہ ماسوی اللہ بالکل نظر انداز ہو جائے، اور مارے خوف کے دل میں جوش پیدا ہو تو انجام کار اس نماز سے یہ کیفیت اور یہ درجہ حاصل ہوتا ہے کہ نہایت قرب سے سرفرازی کی جاتی ہے، یہاں تک کہ خود خداوند کریم اس کا حامی کار ہو جاتا ہے، بلکہ خداوند کریم اس کی آنکھ ہو جاتا ہے کہ جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے، اور ہاتھ ہو جاتا ہے کہ جس سے وہ پکڑتا

[1]......سورۂ عنکبوت، آیت نمبر: ۴۵۔

[2]......مشکوۃ ص ۱۱، کتاب الایمان، الفصل الاول۔

ہے، اور پاؤں ہو جاتا ہے کہ جس سے وہ چلتا ہے، اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ: نماز اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ جس طرح کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے۔[۱]

یہی باعث ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ہم اور رسول مقبول ﷺ باہم باتیں کرتے ہوتے تھے، جب نماز کا وقت آ جاتا تھا تو آپ نہ مجھے پہچانتے تھے اور نہ میں آپ ﷺ کو۔[۲]

اور نیز رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز میں اس قدر ہیبت پیدا ہوتی تھی کہ آپ کا دل ایسا جوش کھاتا کہ جس طرح پانی بھری ہوئی تانبے کی دیگ آگ پر جوش کھاتی اور آواز دیتی ہے۔[۳]

اس نماز کی جانب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے: ''اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ'' یعنی تو اللہ کی عبادت کرے اس طور سے کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے۔

چونکہ بدون حضور قلب نماز مثل مردے کے ہو جاتی ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو حضور قلب کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے، حضور قلب میں کبھی نمازی کے سامنے کوئی چیز رکھی رہتی ہے اس پر نظر پڑنے سے فرق پڑتا ہے، پس اس چیز کو وہاں سے ہٹا دینا چاہیئے تا کہ نماز کی روح میں کچھ فرق نہ واقع ہو، اسی لئے فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ دیوار مسجد پر اس طور سے کتابت اور نقوش نہ بنائے جائیں کہ جس پر نظر پڑنے سے نماز میں خلل واقع

---

[۱]......رواه ابو محمد الابراهيمي في كتاب الصلوة، وابن النجار عن ابن عمر، وهو حديث حسن، الجامع الصغير ص ۶۹ ج ۲۔ (منتخب احادیث ص ۲۳۹، مطبوعہ، اریب پبلیکیشنز، دہلی)

[۲]......فضائل نماز ص ۵۰۵۔ (مطبوعہ: الطاف اینڈ سنز)

[۳]......اس قسم کی روایت ''حیاۃ الصحابہ'' ص ۲۲۰ ج ۳، اردو میں ہے۔

ہو، اور اگر کسی کام کے درپیش ہونے کے باعث وسوسے دل میں پیدا ہوتے ہوں تو چاہئے کہ پہلے اس کام سے فراغ حاصل کیا جائے، پھر نماز کے واسطے مستعد ہو، مثلاً کھانے یا بول یا براز کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو جائے، پھر نماز کی جانب متوجہ ہو، اور اگر بیکار خیالات نماز میں ہجوم کرتے ہوں تو دل کو فہم معانی کی طرف متوجہ کرے، اور اگر وہ خیالات اس سے بھی دفع نہ ہوں تو اس وقت آخر الحیل یہی ہے کہ بتدریج دنیا سے قطع تعلق کیا جائے، مگر یہ علاج باستثنائے خاصان خدا سب سے مشکل ہے۔

مروی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ بعد سلام نماز جلدی صف چیر کے کسی بی بی کے حجرے کے جانب تشریف لے گئے، لوگ آپ کی سرعت سے گھبرائے، جب آپ واپس آئے تو دیکھا کہ لوگ آپ کی سرعت پر حیران ہیں، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک ٹکڑا سونے کا ہمارے پاس تھا وہ مجھ کو یاد آ گیا، میں نے مکروہ سمجھا اس بات کو کہ وہ دل آویز ہو، اس لئے میں نے اس کے تقسیم کے لئے حکم دیا۔[۱]

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے، ایک پرندہ کو دیکھا کہ درختوں میں اڑتا ہے اور راہ نہیں پاتا، آپ کا دل اس کے ساتھ مشغول ہوا، یاد نہ رہا کہ رکعتیں کتنی پڑھی ہیں؟ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے دل کا شکوہ کیا اور اس کے کفارہ میں اس باغ کو صدقہ میں دے دیا۔[۲]

رکن سوم اسلام کا زکوٰۃ ہے

زکوٰۃ: رکن اعظم اسلام ہے، چونکہ اکثر حاجات انسان کی بذریعہ مال کے ادا ہوتی ہیں،

---

[۱]...... بخاری، باب من صلّی بالنّاس فذکر حاجةً فتخطّاهم، کتاب الاذان، رقم الحديث: ۸۵۱۔

[۲]...... مؤطا امام مالک ص ۸۳، باب النظر فی الصلوة الی ما یشغلک عنها۔ حکایات صحابہ ص ۸۴۔

اس لئے اس کے ساتھ انسان کو ایک گونہ خاص دلچسپی اور محبت ہوتی ہے کہ بلا استفادۂ منافع دنیوی اس کے صرف کرنے میں انسان کو ایسا صدمہ محسوس ہوتا ہے جس طرح گلے میں طوق ڈالنے سے صدمہ محسوس ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ ایمان کی تکمیل بدون اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے غیر ممکن ہے، گو بظاہر ہر ایک مؤمن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا زبانی دعوی تو کرتا ہے، مگر امتحان کے لئے کہ آیا یہ محبت دل میں بھی پیوست ہے یا نہیں؟ اللہ جل شانہ نے للہ مال کو جو بعد جان اور اولاد کے سب سے زیادہ محبوب ہے صرف کرنے کے لئے حکم دیا، پس جس شخص نے للہ مال صرف کرنے میں کچھ دریغ نہیں کیا وہ دعویٰ محبت میں سچا، اور جس نے پہلو تہی کی وہ دعویٰ محبت میں کاذب ثابت ہوا۔

آپ ﷺ اور حضرات صحابہ کا مال خرچ کرنا

چونکہ مراتب محبت میں تفاوت ہے، اس لئے جن لوگوں کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت بطور کمال تھی انہوں نے خداوند کریم پر پورا توکل کر کے اپنا کل مال صرف کر کے ثابت کر دیا کہ دعویٰ محبت میں وہ نہایت ہی سچے ہیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجودیکہ آپ کو بہت کچھ مال فتوحات سے حاصل ہوا تھا، بایں ہمہ جس قدر مال کہ آپ کے پاس تھا سب کو آپ ﷺ نے اپنی حیات ہی میں صرف کر دیا، چنانچہ آپ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو اس وقت آپ کے پاس صرف چھ یا سات دینار تھے، آپ ﷺ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کی تقسیم کے لئے حکم فرمایا، چونکہ آپ کو اس وقت درد کی شدت تھی، بدیں وجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تقسیم سے قاصر رہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ان دیناروں کو تم نے کیا کیا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم خدا کی چونکہ آپ کو درد کی شدت تھی اس لئے میں اس کی تقسیم سے قاصر رہی، آپ نے ان

دیناروں کو منگوایا اور ہتھیلی میں رکھ کے فرمایا کہ: کیا گمان ہے نبی اللہ کا اگر ملاقات کرے گا اللہ کی اور یہ دینار اس کے پاس ہوں گے؟ ۱

یہ کیفیت تو نبی ﷺ کی تھی۔ اب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حال سنئے! ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنا سب مال لے آئے، آپ نے استفسار فرمایا کہ صدیق! (رضی اللہ عنہ) جورو لڑکوں کے واسطے کیا چھوڑا؟ عرض کیا: فقط خدا اور رسول کو چھوڑا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں نصف مال لائے، آپ نے فرمایا: فاروق! (رضی اللہ عنہ) لڑکوں بالوں کے واسطے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اسی قدر جس قدر یہاں حاضر کیا، آپ نے فرمایا: تمہارے دونوں میں اس قدر تفاوت ہے جس قدر تمہاری باتوں میں تفاوت ہے، ۲ ایسے لوگوں کے واسطے خداوند کریم نے فرمایا ہے: ﴿ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ یعنی ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر گو ان کو حاجت ہوتی ہے۔ ۳

اور جن لوگوں کے دلوں میں اوسط درجے کی محبت تھی اور کمال توکل کا ان کو مرتبہ حاصل نہ تھا انہوں نے بقدر ضرورت مال کو رکھ لیا، اور باقی مال کو للہ صرف کر دیا، اسی کی جانب جناب باری عز اسمہ نے اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا ہے ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ﴾ یعنی آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں اے میرے حبیب کہ کیا خرچ کریں؟ فرمائیے! حاجت سے زائد کو۔ ۴

۱...... رواه احمد۔ مشکوۃ ص ۱۶۶، باب الانفاق، الفصل الثالث۔

۲...... حیاۃ الصحابہ ص ۲۲۶ و ۲۴۳ ج ۲ (اردو)۔

۳...... سورۂ حشر، آیت نمبر: ۹۔

۴...... سورۂ بقرہ، آیت نمبر: ۲۱۹۔

اور جن لوگوں کے دلوں میں اول درجے کی محبت تھی انہوں نے صرف چالیسویں حصہ مال کو للہ بطور زکوٰۃ کے صرف کرنے پر اکتفا کیا، اور جو لوگ صرف چالیسواں حصے کو بھی للہ صرف کرنے سے گئے گزرے وہ دعویٰ محبت میں بالکل جھوٹے ثابت ہوئے۔ واقعی امر ہے کہ قیامت کے روز انہیں کے مال سے ان کو سزا دی جائے گی، اسی مال کو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں گرم کر کے بدن پر داغ دیئے جائیں گے، اسی مال کو سانپ بنا کے بطور طوق گلے میں ڈالا جائے گا۔[1]

مال کے خرچ کے دو اہم فائدے

للہ مال کو صرف کرنے کے لئے خداوند کریم نے جو حکم فرمایا ہے صرف اس سے امتحان ہی مدنظر نہ تھا، بلکہ اس کے ضمن میں اور دو فائدے خداوند کریم نے رکھے ہوئے ہیں:

اول فائدہ یہ ہے کہ: بخل واقعی ایک ایسی نجاست ہے کہ جب انسان اس سے ملوث ہوتا ہے تو بدون طہارت کے پھر جنت میں جو مقام طاہرین ہے اس کو رسوخ نہیں ہوتا ہے، پس خداوند کریم نے نجاست بخل سے طہارت حاصل کرنے کے لئے للہ مال کو صرف کرنے کے لئے حکم نافذ فرمایا تاکہ اخروی کامیابی ہاتھ سے نہ جانے پاوے، کما قال اللہ تعالی ﴿وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ یعنی جو لوگ کہ بخل سے محفوظ رکھے جاتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں۔[2]

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ: شکر درحقیقت اعلیٰ ترین مقام ہے، لیکن شکریہ جان اور مال کا جداگانہ ہے، پس جان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے خداوند کریم نے نماز کے لئے حکم فرمایا، اور مال کا

---

[1]...... رواہ مسلم۔ مشکوۃ ص ۱۵۵، کتاب الزکوۃ، الفصل الاول۔

[2]......سورۂ حشر، آیت نمبر: ۹۔

شکریہ ادا کرنے کے لئے خداوند کریم نے زکوٰۃ کا حکم فرمایا، جب انسان ان دونوں قسم کے شکریہ سے فارغ ہو چکا تو مقام شکر کی تحصیل میں اس کو کامیابی نصیب ہوگی اور مستحق اجر قرار دیا جائے گا، کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ قریب ہے کہ خدا وند کریم شکر گزاروں کو جزا عطا فرماوے گا۔[1]

رکن چہارم اسلام کا حج ہے

حج بھی رکن اعظم اسلام کا ہے۔ حج کی مشروعیت سے غرض یہ ہے کہ تمام ذی استطاعت مسلمان ایک خاص وقت میں مکہ شریف میں حاضر ہوں، اور خانۂ کعبہ کو جس کی طرف پنج وقت توجہ کر کے خداوند کریم کی عبادت کی جاتی ہے مشاہدہ کریں، اور اس جگہ کو جہاں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جن کے دین پر عموماً مسلمان قائم ہیں اور جہاں سے ابتدائے اسلام ہوئی ہے ملاحظہ کریں، اور مجمع عام اہل اسلام کے ساتھ شریک ہو کے خدا وند کریم کی عبادت کریں، اور اسلامی شوکت اور اتفاق ظاہر کر کے مخالفین اسلام کے دلوں پر اپنا رعب جماویں۔

حج ایک ایسا رکن اسلام ہے کہ اس کے ہر ایک رکن کی مشروعیت اور لـــــم کو دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا وند کریم کی عبادت کرتے ہیں، آیا حسب اقتضائے عقل کرتے ہیں یا صرف پابندی خداوند کریم کے حکم کی مد نظر ہے، اس امر کو دریافت کرنے کے لئے خداوند کریم نے مسلمانوں پر ایک ایسی عبادت فرض کی کہ جس کے ارکان کی وجوہ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے، اس لئے کہ جو عبادت کہ اس کی وجہ مشروعیت کو عقل دریافت کرسکتی ہے اس کے ادا کرنے سے یہ

[1]......سورۂ آل عمران، آیت نمبر:۱۴۴۔

دریافت نہیں ہوسکتا ہے کہ آیا یہ عبادت محض فرمانِ الٰہی کی وجہ سے ادا کی گئی یا صرف اقتضائے عقل کی وجہ سے، پس اس کی تعمیل سے انقیاد الٰہی پوری طور سے نہیں معلوم ہوسکتا، بخلاف اس عبادت کہ جس کی وجہ دریافت کرنے سے عقل بالکل قاصر ہو جب اس کی پابندی کی جائے گی تو یہی تصور کیا جائے گا کہ یہ عبادت جو کی گئی ہے محض فرمان الٰہی کی وجہ ہی سے کی گئی ہے نہ حسب اقتضائے عقل کے، اس لئے کہ عقل خود اس کی وجہ دریافت کرنے سے سرگردان ہے، جیسے حجر اسود کو چومنا' اور صفا مروہ میں سعی کرنا' اور جمروں کو کنکر پھینکنا وغیرہ کہ ان کی وجوہ مشروعیت کو دریافت کرنے سے عقل قاصر ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو چومتے تھے اور فرماتے تھے: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ کچھ نفع اور ضرر نہیں دے سکتا ہے، اگر میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجھے بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو میں تجھ کو نہ چومتا۔[۱]

پس جس شخص نے بطیبِ خاطر حج ادا کیا، معلوم ہوجائے گا کہ وہ جو عبادت کرتا ہے صرف فرمان الٰہی کی وجہ سے کرتا ہے کچھ خواہش نفسانی مدنظر نہیں ہے، اور جو شخص اس کے ادا کرنے میں پہلوتہی کرے گا یہ خیال کیا جائے گا کہ جو عبادت یہ کرتا ہے خواہش نفسانی سے شاید کرتا ہے، فرمابرداریٔ الٰہی اس کو منظور نظر نہیں ہے، اور جو عبادت کہ صرف خواہش سے کی جائے اور اس سے مدنظر فرمابرداری فرمان الٰہی کی نہ ہو وہ عبادت دربار خداوندی میں پایۂ اجابت کو نہیں پہنچ سکتی، چنانچہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے: ''لایومن احدکم حتّٰی یکون هواه تبعا لما جئت به''[۲] یعنی نہ ہوگا کوئی تم میں سے

---

[۱]...... بخاری، کتاب المناسک، باب ما ذکر فی الحجر الاسود ۔ مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف۔

[۲]...... مشکوۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسّنة، کتاب الایمان۔

مؤمن تاوقتیکہ وہ اپنی خواہش کوتابع نہ کرے اس چیز کے جس کو میں لایا ہوں۔

جب حج ایک ایسی عبادت ثابت ہوئی کہ اس میں شائبہ خواہش کا نہیں پایا جاتا ہے، اس لئے جو شخص کہ اس کو بجمیع ارکانہ وآدابہ ادا کرے اس کو ایک گونہ فرشتوں سے تشبہ پیدا ہوگا، اس لئے کہ فرشتے جو کام کرتے ہیں ان کو صرف اطاعت ہی اس سے منظور ہوتی ہے، کہ کسی کام میں وہ اپنی خواہش کو دخل نہیں دیتے، اور نیز اس کو بارگاہ الٰہی میں تقرب حاصل ہوگا، اور بڑے بڑے اعزاز وعنایات خداوندی کا مستحق ہوگا، یہاں تک کہ اس کے تمام گناہ معاف کئے جائیں گے، اور ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسے سونا یا چاندی بھٹی سے صاف ہوتی ہے، اور مارے حسد کے دشمن شیطان پر درد اور زردرُو ہوجاتا ہے۔

سفر حج کی بڑی حکمت فکر آخرت

گو حج کے فرائض وآداب کی مشروعیت کی وجوہ کو دریافت کرنے میں عقل قاصر ہے، تاہم اس کے سفر پر سفر آخرت کو قیاس کر کے بہت بڑی عبرت انسان حاصل کرسکتا ہے، چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب حاجی اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب کو رخصت کرے، اس وقت جی میں یہ تصور کرے کہ ایسا ہی بعد مردن مجھے اقارب واحباب کو رخصت کرنا پڑے گا، اور جیسے ابھی میں خویش واقارب اور مال ومتاع سے بالکل علیحدہ ہوگیا ہوں، اسی طرح بعد مردن بھی مجھ کو سب سے جدائی اور مفارقت ضرور ہے، اور جیسے اس سفر میں اگر میرے پاس توشہ نہ ہوتو میرے واسطے ہلاکت ناگزیر ہے، اسی طرح آخرت کے سفر میں بھی اگر میرے پاس توشۂ عمل نہ ہوگا، تو میرے لئے نجات دشوار ہوگی، اور جب سب کو خیر باد کہہ کے سواری پر سوار ہو تو اس وقت جی میں یہ خیال کرے کہ اسی طرح ایک روز مجھ کو جنازے پر بھی لامحالہ سوار ہونا پڑے گا، اور جب میقات پر پہنچ کے

غسل کر کے احرام باندھے، اس وقت جی میں یہ اندیشہ کرے کہ جب میں مروں گا تو اسی طرح مجھ کو غسل دے کے کپڑا پہنایا جائے گا، اور جب اس سفر میں بھیانک جنگل میں دہشت ناک چیزوں کو دیکھے تو اس وقت تاریکی قبر اور اس کے عذاب کو پیش نظر خیال کرے، اور جیسے اس سفر میں بدون رہنما کے اقدام کرنا سراسر ہلاکت ہے، اسی طرح سفر آخرت میں بھی تاوقتیکہ رہنمائی عمل کی نہ ہوگی بظاہر ہلاکت ہی ہلاکت ہے، اور جب لبیک کہے تو یاد کرے کہ اسی طرح محشر میں بھی جب مجھ کو خداوند کریم حساب کے لئے طلب کرے گا تو مجھ کو لبیک کہنا پڑے گا۔[۱]

علی بن حسین رحمہ اللہ کے ''لبیک'' کہنے کی کیفیت

علی بن حسین رحمہ اللہ کا چہرہ احرام کے وقت زرد ہو جاتا تھا' اور بدن میں لرزہ پڑ جاتا تھا' اور لبیک نہ کہہ سکتے تھے، لوگوں نے عرض کی کہ: آپ لبیک کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ: ''لبیک'' کہوں اور ''لا لبیک ولا سعدیک '' کا جواب آئے، اتنا فرمایا اور اونٹ پر سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔[۲]

اور جب صفا مروہ میں سعی اور کعبۃ اللہ کا طواف کرے تو اس وقت جی میں یہ تصور کرے کہ میدان قیامت میں مجھ کو اپنی رست گاری کے لئے اس طرح دوڑ دھوپ کرنی پڑے گی، اور جب مجمع عام میں بمقام عرفات ننگے سر کھلے پاؤں تمازت آفتاب میں کھڑا ہو، اور لوگوں کو مختلف زبانوں میں نہایت زاری سے دعا مانگتے ہوئے دیکھے تو اس وقت لق ودق میدان قیامت میں لوگ جو ننگے سر کھلے پاؤں شدت گرمی آفتاب میں آہ وزاری

[۱]...... تفصیل کے لئے دیکھئے! فضائل حج ص ۳۷، چوتھی فصل: حج کی حقیقت میں۔
[۲]...... فضائل حج ص ۱۸، پہلی فصل، تحت حدیث نمبر: ۶۔

کریں گے، اور عفو تقصیر کے لئے خداوند کریم سے منت اور ساجت کریں گے اور شفاعت کے لئے جوق در جوق انبیاء علیہم السلام کی جانب دوڑ دھوپ کریں گے اس کو یاد کر کے عبرت حاصل کرے۔

رکن پنجم اسلام کا روزہ ہے

روزہ بھی رکن اعظم اسلام کا قرار دیا گیا ہے، اس لئے کہ مؤمن کی جس قدر شیطان رہزنی کرتا ہے اکثر نفس کے ساتھ سازش کرتا ہے، نفس کا مسکن چونکہ بدنِ انسانی ہے وہ ہر چند انسان کو گناہ کے مہلک دلدل میں پھنساتا ہے، تاہم اس پر بجز خیر خواہی کے بدخواہی کا بالکل گمان نہیں کیا جاتا ہے؛ واقعی نفس ایسا مارِ آستین ہے کہ شیطان کے اغوا سے انسان کو ایسے ایسے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے کہ پھر جنت تک پہنچنا انسان پر دوبھر ہو جاتا ہے اور نفس انسان پر جس قدر ناجائز حملے کرتا ہے وہ سب بذریعہ شہوات کے ہوا کرتے ہیں۔ پس جس قدر شہوت زیادہ اور قوی ہوتی ہے اسی قدر نفس کے حملے انسان پر زیادہ اور سخت ہوتے ہیں، اور جس قدر شہوت کم اور ضعیف ہوتی ہے اسی قدر اس کے حملے کم اور ضعیف ہوتے ہیں، چونکہ خداوند کریم خصوصاً مؤمنین کا نہایت ہی خیر خواہ ہے، جب شیطان ان کے ساتھ کسی ذریعہ سے بدخواہی کرنا چاہتا ہے تو فوراً اس کی مدافعت کے لئے ایک ایسی معقول تدبیر تجویز کرتا ہے کہ جس سے وہ ذریعہ بالکل مسدود ہو جاتا ہے۔ پس شہوت کو کمزور کر دینے کے لئے خداوند کریم نے مؤمن کو یہ عمدہ ترین تدبیر بتائی کہ کامل ایک مہینے تک صبح سے شام تک شہوت کو کھانے اور پینے اور جماع سے بالکل روک دیا جائے، اس کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ شہوت نہایت ہی کمزور ہو جائے گی، یہاں تک کہ شیطان جو باغوائے نفس تم کو گناہ پر ہر وقت آمادہ کرتا ہے اس سے تم کو نجات حاصل ہوگی، لیکن جو مہینہ کہ بیان کیا گیا ہے وہ

ماہ رمضان ہی ہو، اس لئے کہ اس ماہ میں ایک بزرگ ترین رات جس کو شب قدر کہتے ہیں موجود ہے، اسی رات میں قرآن شریف جو مجمع البرکات ہے لوح محفوظ سے بجانب آسمان دنیا کے نازل کیا گیا ہے، اسی رات میں رحمت الٰہی نہایت ہی جوش زن ہوتی ہے، اسی رات میں عالم ملکوت میں جو امور سال آئندہ میں وقتاً فوقتاً ہونے والے ہیں، ان کی تدبیر کی جاتی ہے اور کثرت سے فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں، اور اسی رات میں بہت بھاری جماعت گنہگاروں کی جہنم سے آزاد کی جاتی ہے، اسی رات میں دعائے مغفرت اور رزق اور مخلصیٔ بلا وغیرہ مستجاب ہوتی ہے، اسی رات کو یہ شرف ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ چونکہ وہ بزرگ رات ماہ رمضان میں دائر ہے اس کو کسی خاص رات سے خصوصیت نہیں ہے، پس اگر کامل اس مہینے میں پے در پے روزے رکھے جائیں گے تو شہوتِ انسانی نہایت ہی کمزور اور ضعیف ہوجائے گی اور شیطان اور نفس بالکل بے بس اور بے قابو ہوجائیں گے اور گناہ سے بدن کو تحفظ حاصل ہوگا، اور جس قدر عبادت کی جائے گی اس کی روشنی دل پر منعکس ہوگی، اور فرشتوں سے ایک گونہ تشبہ پیدا ہوگا۔ اور اگر ہر شب نماز میں قرآن شریف کی تلاوت کی جائے، اور اخیر عشرہ میں جس میں اس بزرگ رات کا یقیناً ہونا ثابت ہے اعتکاف کیا جائے تو روشنی دل میں دو چند پیدا ہوگی، اور تشبہ فرشتوں سے اور بھی زیادہ ہوگا، یہاں تک کہ صائم کو اس شب کی جھلک کو مشاہدہ کرنے کی پوری استعداد حاصل ہوگی۔ پس اگر ایسی عمدہ ترین حالت میں خداوند کریم کی خصوصاً ایسی مبارک رات میں عبادت کی جائے گی تو تمام گناہ معاف کئے جائیں گے اور بے حساب اجر کا استحقاق ثابت ہوگا، یہاں تک کہ خود خداوند کریم اپنے ہاتھ سے اس کا اجر عنایت فرمائے گا، اور اگلی امت کو جو برسوں کی عبادت سے نتیجہ حاصل ہوتا

ہے وہ تم کو صرف ایک ہی رات میں حاصل ہوگا، مگر یاد رہے کہ روزہ تین قسم کا ہے:

(۱): روزۂ عوام۔ (۲): روزۂ خواص۔ (۳): روزۂ اخص الخواص۔[۱]

عوام کا روزہ یہ ہے کہ: صبح صادق سے مغرب تک صرف کھانے پینے اور جماع سے احتراز کیا جائے، مگر باقی ناجائز چیزوں سے جن کے استعمال سے روزے کا اثر بالکل زائل ہوجاتا ہے کنارہ کشی نہ کی جائے، مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا کہ جس سے مری ہوئی شہوت پھر بھڑک اٹھتی ہے، اور غیبت اور بیہودگی کہ اس سے بجائے صفائی اور نورانیت کے کثافت اور تاریکی دل پر غالب ہوجاتی ہے، اور حرام یا مشتبہ چیزوں سے روزہ افطار کرنا کہ اس کے باعث سے عبادت پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا ہے، اور عمدہ عمدہ رنگین کھانے پیٹ بھر کر استعمال کرنا کہ اس سے بجائے شہوت ضعیف ہونے کے اور زیادہ قوی وفتنہ انگیز ہوتی ہے،

ایسے روزہ دار بمنزلۂ اس شخص کے ہیں کہ اس نے مرض کے دفع کرنے کے لئے دوا کا استعمال تو کیا، مگر جو چیز کہ اس مرض کے لئے مضر تھی اس سے پرہیز نہ کیا، کیا امید ہوسکتی ہے کہ یہ دوا اس شخص کے لئے نفع بخش ہوگی؟ ہرگز نہیں؛ اسی طرح جو لوگ کہ روزہ رکھتے ہیں اور ان اشیا سے جو روزے کے اثر کو بالکل زائل کردیتی ہیں' پرہیز نہیں کرتے وہ لوگ اگر چہ اپنے فرض سے سبک دوش تو ہوتے ہیں، مگر روزے سے جو غرض اصلی تھی وہ ان کو ہرگز نصیب نہ ہوگی۔

چنانچہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں بھوک پیاس کے سوا روزے سے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا۔[۲]

---

[۱]......مظاہر حق ص ۳۳۰ ج ۲۔

[۲]......دارمی۔ مشکوۃ ص ۱۷۷، كتاب الصوم ، باب تنزيه الصوم ، الفصل الثانی۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں دو عورتوں نے روزہ رکھا اور مارے پیاس کے ہلاکت کے قریب ہوگئیں، آنحضرت ﷺ سے روزہ کھول ڈالنے کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے ایک کانسہ ان کے پاس بھیجا کہ اس میں قے کریں، جب ہر ایک نے قے کی تو ہر ایک کے حلق سے خون کے ٹکڑے نکلے، لوگ اس امر سے متحیر ہوئے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ: دونوں عورتوں نے ان چیزوں سے جو خدا نے حلال کی ہیں روزہ رکھا، اور جو حق تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس سے توڑ ڈالا۔[۱]

اور جو خواص ہیں وہ صبح صادق سے مغرب تک کھانے اور پینے اور جماع کو ترک کرتے ہیں اور جو شے کہ روزے کے اثر کو باطل کرتی ہے اس سے بھی کنارہ کشی کرتے ہیں۔

اور جو اخص الخواص ہیں، وہ باوجود اس کے کل تعلقات دنیوی سے بالکل بے تعلق ہو جاتے ہیں اور صرف خداوند کریم کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں، درحقیقت روزہ بمنزلۂ چلہ کشی کے ہے، جس طرح چلہ کشی میں آدمی تمام تعلقات دنیوی کو قطع کر کے صرف خداوند کی جانب ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے جس کی غایت یہ ہوتی ہے کہ عالم ملکوت سے ایک گونہ مشابہت پیدا ہوتی ہے، اور انوار و تجلیات اس کے قلب پر نزول کرتے ہیں، اسی طرح روزہ دار بھی اگر روزے کی حالت میں دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے صرف خداوند کریم کی جانب متوجہ ہو جائے گا تو بیشک اس کو بھی ایک گونہ مشابہت فرشتوں سے پیدا ہوگی، اور اس کا قلب مورد انوار و تجلیات الٰہی ہوگا، اور انکشاف عالم ملکوت اس کو حاصل ہوگا، اور قرب خدا وندی سے شرف یاب ہوگا، یہاں تک کہ آب دہن اس کا خداوند کریم کے نزدیک مشک سے زیادہ ہوگا۔

---

[۱]......فضائل رمضان ص۵۴۳، تحت حدیث نمبر:۹۔

خداوند کریم نے جب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کوہ طور پر گفتگو کرنے کے لئے بلایا تو پیشتر اس کے آپ کو تیس روزے کے لئے حکم دیا گیا کہ تیس روزے رکھ کے ہمارے پاس آویں، جب تیس روزے ختم ہو چکے تو آپ کو آب دہن بدمزہ معلوم ہوا تو آپ نے مسواک کرلی، چونکہ خداوند کریم کے نزدیک وہ آب دہن نہایت ہی محبوب تھا اوراسی آب دہن کے ساتھ کلام کرنا منظور تھا، اس لئے آپ کو اور دس روزے رکھنے کی تکلیف دی گئی، جب آپ کو ان دس روزوں سے فراغ حاصل ہوا تب مع آب دہن کے جو بحالت صوم تھا آپ تشریف لے گئے، چنانچہ قرب خداوندی سے آپ شرف یاب ہوئے اور گفتگو سے آپ کو باریابی حاصل ہوئی۔[۱] واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

۱...... ﴿ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ﴾۔
ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا (کہ ان راتوں میں کوہ طور پر آ کر اعتکاف کریں) پھر دس راتیں مزید بڑھا کر ان کی تکمیل کی، اور اس طرح ان کے رب کی ٹھہرائی ہوئی میعاد کل چالیس راتیں ہوگئی۔ (سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۴۲۔ آسان ترجمہ ص ۳۵۲)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں پیش آیا کہ تیس راتیں پوری کرنے کے بعد جس کیفیت کا حاصل ہونا مطلوب تھا وہ پوری نہ ہوئی، اس لئے مزید دس راتوں کا اضافہ کیا گیا، کیونکہ ان دس راتوں کے اضافہ کا جو واقعہ مفسرین نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ: تیس راتوں کے اعتکاف میں موسیٰ علیہ السلام نے حسب قاعدہ تیس روزے بھی مسلسل رکھے، بیچ میں افطار نہیں کیا، تیسواں روزہ پورا کرنے کے بعد افطار کر کے مقررہ مقام طور پر حاضر ہوئے تو حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ: روزہ دار کے منہ سے جو ایک خاص قسم کی رائحہ معدہ کی تبخیر سے پیدا ہوجاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، آپ نے افطار کے بعد مسواک کر کے اس رائحہ کو زائل کردیا، اس لئے مزید دس روزے اور رکھئے تاکہ وہ رائحہ پھر پیدا ہوجائے۔ (معارف القرآن ص ۵۷ ج ۴)

اجابة السائل عن القنوت فی النوازل

اس رسالہ میں قنوت نازلہ کی تفصیل مثلاً: احادیث سے اس کا ثبوت، کن نمازوں میں اس کو پڑھنا چاہیے، پڑھنے کا طریقہ وغیرہ امور کے متعلق احادیث وفقہ کی روشنی میں مفید باتیں جمع کی گئی ہیں۔

از: حضرت مولانا عبدالحئی صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ

ترتیب وتحشیہ، عوان واضافہ......مرغوب احمد لاجپوری

ناشر جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض محشی

قرآن وحدیث پر ایمان لانا عین مطلوب، اور بسا اوقات ان کا انکار کفر کی سرحد تک پہنچا دیتا ہے۔ اور قرآن وحدیث ہی کی روشنی میں فقہاء امت رحمہم اللہ نے جن مسائل کا استنباط کیا ہے' ان کا اتباع بھی امت کے اجماع سے لازم وضروری۔

مگر اس دور پر فتن میں کچھ لوگ جہالت وعدم واقفیت یا عناد وہٹ دھرمی کے ایسی باتوں تک کا انکار کر دیتے ہیں، ان کی عقل پر ماتم ہی کیا جانا چاہئے۔ انہیں مسائل میں قنوت نازلہ بھی ہے کہ باوجود اس کا احادیث صحیحہ' کثیرہ میں ثبوت ہے، مگر ایک جماعت نہ صرف اس کی منکر بلکہ ماننے والوں کے خلاف عناد وضد اور عدوات ودشمنی تک مول لینے کو تیار۔

اسی پس منظر میں حضرۃ العلام مولانا عبدالحئ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ نے یہ جامع رسالہ ترتیب دے کرامت پر احسان فرمایا۔ اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے ان ہی کے خاندان کے کچھ افراد کی ہمت وکوشش سے اس کی اشاعت کا انتظام کیا جارہا ہے۔

راقم الحروف کی سعادت وخوش قسمتی ہے کہ اس کی ترتیب وتحشیہ کا کام میرے نصیب میں مقدر تھا۔ حاشیہ میں تخریج کا محنت طلب کام اللہ ہی کے فضل وکرم سے پورا ہوا، اور کچھ مفید اضافات بھی کئے گئے، امید ہے کہ یہ ناظرین کے لئے مفید وکارآمد ثابت ہوں گے انشاءاللہ۔

اللہ تعالی اس خدمت کو قبول فرما کر اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف علام رحمہ اللہ اور راقم وناشرین کے لئے ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تعارف کتاب

حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے حوادثات و مصائب کے وقت قنوت نازلہ کا پڑھنا ثابت ہے، اسی لئے فقہاء امت اور ائمۂ مجتہدین و محدثین کی بڑی تعداد اس کی قائل رہی ہے۔ اور آج تک امت کا عمل بھی اسی پر جاری و ساری ہے۔

امت محمدیہ (ﷺ) کے علماء عظام نے علوم نبویہ کی حفاظت میں جو محنتیں ومشقتیں برداشت کی ہیں اس کی مثال کسی قوم و مذہب میں نہیں ملتی، ہر ہر فن پر کتابوں ورسائل کے انبار جمع کر دیئے، فجزاھم اللہ تعالی احسن الجزاء۔ قنوت نازلہ پر بھی احادیث وفقہ کی کتابوں میں مستقل باب یا فصل قائم کی گئی، اور اس کے متعلق احادیث وآثار اور مسائل فقہیہ کو جمع کیا گیا۔

حضرۃ العلام مولانا عبدالحیٔ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کو مفصل ایک رسالہ میں جمع فرمایا، جس میں اس بات کو بڑی وضاحت سے لکھا کہ قنوت نازلہ کا ثبوت احادیث نبویہ میں تفصیل سے آیا ہے اور فقہ کی بکثرت کتابوں میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔ احادیث کے ذیل میں ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم جن کی وجہ سے قبوت نازلہ پڑھا گیا ان کا بھی مختصر تذکرہ فرمایا، اسی طرح بئر معونہ کے واقعہ کو بھی اس کے تحت مختصراً بیان کردیا۔ اسی واقعہ میں جب آپ ﷺ نے رعل' ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے ہوئے لعنت فرمائی تو آیت کریمہ ﴿ لیس لک من الامر شئی ﴾ سے آپ ﷺ کو لعن سے منع فرمادیا گیا، مولانا نے اس کو بیان فرما کر اس کو بھی واضح فرمایا کہ آپ ﷺ کو لعنت بھیجنے سے کیوں منع فرمایا گیا؟ احادیث کے ذیل میں ان دو روایتوں میں جن

میں بظاہر تعارض نظر آرہا ہے، کہ ایک حدیث میں ہے: آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک معین وقت تک قنوت پڑھی، اور دوسری روایت میں ہے دنیا سے فرقت تک پڑھی، ان دونوں حدیثوں میں تطبیق بیان فرمائی۔ بعض حضرات قنوت نازلہ کو منسوخ مانتے ہیں، مولانا نے اس پر بھی کلام فرما کر یہ ثابت کیا کہ قنوت نازلہ کا پڑھنا منسوخ نہیں ہے۔ پھر قنوت نازلہ منسوخ نہ تھی تو آپ ﷺ نے بار بار کیوں نہیں پڑھی؟ اس سوال کا جواب دیا۔ موصوف نے صرف اسی بات پر انحصار نہیں فرمایا، بلکہ اس موضوع کے دیگر مسائل پر بھی خوب تفصیل سے روشنی ڈالی، مثلا اس بحث کو چھیڑا کہ قنوت نازلہ حکم نماز کے سجدہ میں کیوں نہیں ہوا، جبکہ قبولیت دعا کا سب سے بہتر محل سجدہ ہے۔ پھر قنوت نازلہ اکثر نماز فجر میں ہی کیوں پڑھی گئی؟ پھر قنوت نازلہ کے متعلق فقہی بحث فرمائی، اور فقہاء کی عبارات سے اس کے ثبوت اور عدم نسخ کو تفصیل سے لکھا۔ پھر بتلایا کہ قنوت نازلہ کیا صرف خلیفہ المسلمین کے ساتھ خاص ہے یا ان کے بغیر بھی پڑھی جاسکتی ہے؟ اس کو دلائل سے ثابت کیا کہ بلا خلفیہ کے بھی قنوت پڑھ سکتے ہیں۔ قنوت صرف جنگ کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ بلا و طاعون وغیرہ پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس میں اختلاف ہے قنوت نازلہ کن نمازوں میں پڑھی جائے؟ بعض صرف فجر کے قائل ہیں، بعض جہری نمازوں کے، بعض ساری نمازوں میں پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں، مولانا نے اس کے متعلق بھی لکھا۔ قنوت کب پڑھی جائے رکوع کے بعد یا پہلے؟ اسی طرح قنوت نازلہ امام و مقتدی دونوں پڑھیں یا مقدی صرف آمین کہے؟ اور قنوت پڑھتے وقت رفع یدین ہے یا نہیں؟ ان مسائل کو بھی تشنہ نہیں رکھا۔ اسی طرح قنوت نازلہ کے الفاظ کیا ہیں اس کو بھی جمع فرما دیا، الغرض رسالہ اپنے موضوع پر بہت کافی ووافی ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

قنوت نازلہ کا ثبوت فقہ کی بکثرت کتابوں سے ہے

الحمد للّٰہ العلی الاعلی ، والصّلوۃ والسّلام علی من دنی فتدلّی ، وعلی الہ وصحبہ الحائزین للدّرجات العلی ، امّا بعد !

اس میں شک نہیں کہ حنفی مذہب میں بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ عوام چونکہ ان سے مانوس اور واقف نہیں، اس لئے جب ان مسائل کا ان سے ذکر کیا جاتا ہے، یا ان کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو بے ساختہ چونک اٹھتے ہیں، اور گھبرا کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ حنفی مذہب کے بالکل خلاف ہے، چنانچہ بحالت وقوع نازلۂ جنگ صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا حالانکہ اس کا جواز ''درمختار' حاشیہ شامی [۱] کبیری شرح منیہ [۲] فتح القدیر [۳] بحرالرائق [۴] اشباہ' [۵] مراقی فلاح' [۶] غایۃ [۷] ملتقط اور عقود جواہر وغیرہ کتب احناف میں نہایت

[۱]......(ولا یقنت لغیرہ) الا لنازلۃ فیقنت الامام فی الجھریۃ۔(شامی، باب صلوۃ الوتر، کتاب الصلاۃ)

[۲]......فتکون شرعیتہ مستمرۃ ...... وھو مذھبنا وعلیہ الجمھور۔

(الحلبی الکبیر ص۴۲۰/ باب صلوۃ الوتر ،کتاب الصلاۃ۔سہیل اکیڈمی، لاہور)

[۳]......لنا ان القنوت للنازلۃ مستمر لم ینسخ ، وبہ قال جماعۃ من اھل الحدیث۔

(فتح القدیر ص۴۵۱ ج۱، باب صلوۃ الوتر ،کتاب الصلاۃ ، رشیدیہ)

[۴]......وان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھر ، وھو قول الثوری واحمد۔

(البحر الرائق ص۷۹ ج۲، باب صلوۃ الوتر ،کتاب الصلاۃ ، رشیدیہ)

[۵]......ان مشروعیۃ القنوت للنازلۃ مستمر لم ینسخ ، فالقنوت عندنا فی النازلۃ ثابت۔

(الاشباہ والنظائر ص۲۴۰ ج۳، الفن الثالث ، فائدۃ فی الدعاء برفع الطاعون)

[۶]......ان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھر ، وھو قول الثوری واحمد ......القنوت عند النوازل مشروع فی الصلاۃ کلھا......فتکون مشروعیتہ مستمرۃ ، وھو مذھبنا، وعلیہ الجمھور۔(مراقی الفلاح ص۳۷۷، باب صلوۃ الوتر ، کتاب الصلاۃ ، رشیدیہ)

وضاحت سے بیان کیا گیا ہے، مگر جب ایام جنگ ترکی واٹلی میں اس کا ذکر کیا گیا تو ناواقفیت کی وجہ سے عوام چونک اٹھے اور چلانے لگے کہ یہ حنفی مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ جب کتب مذکورہ کا حوالہ دے کے اس کے متعلق ایک فتویٰ لکھا گیا اوران کے سامنے پیش کیا گیا تو جو سمجھدار اور انصاف پرست تھے وہ تو قائل ہوگئے، مگر بعض اشخاص کسی ذاتی غرض سے اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہے، اتنا ہی نہیں بلکہ اس کی آڑ سے اپنی ذاتی عداوت کا انتقام لینے کو مستعد ہوگئے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وسیع پیمانہ پر بحث کرکے یہ مسئلہ ایک مستقل رسالہ کی صورت میں ظاہر کیا جائے، تاکہ اس مسئلہ پر جو گمنامی کا پردہ پڑا ہوا ہے وہ اٹھ جائے ''اَللّٰھُمَّ اَنتَ عَضُدِیْ وَنَصِیرِیْ، بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ'' [۱]

قنوت نازلہ کے پڑھنے کا حکم نماز کے سجدہ میں کیوں نہیں ہوا؟

اس میں شک نہیں کہ خداوند کریم کا تقرّب (نزدیکی) حاصل کرنے کے لئے نماز ایک عمدہ ترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے، تقرّب کی حالت میں استجابت دعا کی چونکہ قوی امید ہوتی ہے، اس لئے بحالت وقوع نزول دوارنِ نماز ہی میں دعائے قنوت پڑھنا مشروع قرار دیا

[ے]......لان القنوت فی الفجر منسوخ عند عدم النوازل۔

(غایہ شرح نقایہ ص ۳۲۵ ج ۱، باب صلوۃ الوتر ، کتاب الصلاۃ ،سعید)

[۱]......اے اللہ! آپ ہی میرے بازو ہیں، اور آپ ہی میرے مددگار ہیں، آپ ہی کی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں، اور آپ ہی کی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف، باب ما یدعی عند اللقاء ، کتاب الجھاد ، رقم الحدیث: ۲۶۳۲۔ ترمذی شریف، باب فی الدعاء اذا غزی ، ابواب الدعوات ، رقم الحدیث: ۳۵۸۴)

نوٹ.......''ترمذی شریف'' میں یہ دعا اس طرح ''اَللّٰھُمَّ اَنتَ عَضُدِیْ وَنَصِیرِیْ ، وَبِکَ اُقَاتِل'' آئی ہے۔ اور ابوداؤد شریف میں اس طرح ''اَللّٰھُمَّ اَنتَ عَضُدِیْ وَنَصِیرِیْ ، بِکَ اَحُوْل وَ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِل'' آئی ہے، یعنی، آپ ہی کی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں۔

گیا ہے۔ نماز میں بھی سجدہ کی حالت میں جس قدر تقرب حاصل ہوتا ہے، اس قدر اور حالت میں نہیں ہوتا، اس لئے مناسب تو یہی تھا کہ سجدے کی حالت میں یہ دعا مشروع کی جاتی، مگر سجدے کی حالت میں دعائے قنوت کو بالجہر پڑھنا اور مقتدی کا پیچھے سے آمین کہنا چونکہ دقت سے خالی نہ تھا، اس لئے قومہ جو ماقبل سجدے کے کیا جاتا ہے وہی اس دعا کا محل قرار دیا گیا۔

قنوت نازلہ اکثر فجر کی نماز میں پڑھی گئی

گو بحالت وقوع نوازل پنج گانہ نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ثابت ہے، مگر اکثر صبح ہی کی نماز میں پڑھی گئی ہے، اس لئے کہ اس نماز میں طوالت مقصود ہوتی ہے، اور صلوٰۃ لیل سے اس کا اتصال بھی ہوتا ہے، اور رات دن کے فرشتے بھی اس میں شریک ہوتے ہیں، قال تعالیٰ: ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [1]

صحیح احادیث سے قنوت نازلہ کا پڑھنا ثابت ہے

وقوعِ نوازل کی حالت میں بغرض دعا یا بددعا آنحضرت ﷺ کا قنوت پڑھنا چونکہ صحیح

[1]...... یاد رکھو کہ فجر کی تلاوت میں مجمع حاضر ہوتا ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر: ۷۸)
اکثر مفسرین نے اس کا یہ مطلب فرمایا ہے کہ صبح کی نماز میں جو تلاوت کی جاتی ہے، اس میں فرشتوں کا مجمع حاضر ہوتا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی نگرانی کے لئے جو فرشتے مقرر ہیں، وہ باری باری اپنے فرائض انجام دیتے ہیں، چنانچہ ایک جماعت فجر کے وقت آتی ہے جو سارے دن اپنے فرائض انجام دیتی ہے، اور دوسری جماعت شام کو عصر کے وقت آتی ہے۔ پہلی جماعت فجر کی نماز میں آکر شریک ہوتی ہے۔
اور بعض مفسرین نے اس سے نمازیوں کی حاضری مراد لی ہے۔ یعنی فجر کی نماز میں چونکہ نمازیوں کو حاضری کا موقع دینے کے لئے اس نماز میں لمبی تلاوت کرنی چاہئے۔ (آسان ترجمہ ص ۶۱۶)

احادیث سے ثابت ہے، اس لئے کوئی اس کا انکار نہیں کرسکتا، چنانچہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذَا ارادَ اَن یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُو لِاَحَدٍ قنت بعدَ الرُّکوعِ۔(الحدیث) ۱

آنحضرت ﷺ جب کسی پر بددعا یا کسی کے لئے دعا کرنا چاہتے، تو بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے۔

جو صحابہ رضی اللہ عنہم کفار کے پنجہ میں اسیر تھے، اور طبعی کمزوری یا بے کسی کی وجہ سے ان کے دست تظلم سے مخلصی حاصل نہیں کرسکتے تھے، اور نہایت دردناک لہجے سے خداوند کریم سے بہ ایں الفاظ التجا کرتے تھے:

﴿ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا ج وَّاجْعَلْ لَّنا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِيْرًا ﴾۔ ۲

ان کی مخلصی کے لئے آنحضرت ﷺ نے قنوت پڑھی، اور خصوصیت کے ساتھ اس میں آپ نے ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کا نام بھی لیا تھا، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں اس کی تصریح موجود ہے کہ:

۱...... بخاری شریف ص ۶۵۵ ج ۲، باب لیس لک من الامر شئی، کتاب التفسیر، حدیث نمبر: ۴۵۹۰۔

مسلم شریف ص ۲۳۷ ج ۱، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر: ۶۷۵۔

۲...... اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لایئے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کردیجئے، اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کردیجئے۔ (آسان ترجمہ ص ۲۰۶۔ سورۂ نساء، آیت نمبر: ۷۵)

فَرُبَّمَا قال: اذا قال سَمع اللّٰه لمن حمده ' ربَّنا وَلَکَ الحمد : اَللّٰهُمَّ اَنجِ الولید بن الولید وسلمة بن هشام وعیاش بن ابی ربیعه ۔ ۱؎

کبھی ''سَمع اللّٰه لمن حمده، ربّنا لک الحمد '' فرما کے آپ التجا کرتے تھے کہ: خداوندا! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما۔ ۲؎

ولید بن ولید رضی اللہ عنہ

ولید بن ولید (رضی اللہ عنہ) یہ خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کے بھائی تھے، جنگِ بدر میں گرفتار کئے گئے تھے، ان کے بھائی خالد و ہشام فدیہ دے کر ان کو اپنے ہمراہ مکہ معظّمہ لے گئے، جبکہ مکہ معظّمہ جا کے یہ مسلمان ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ فدیہ دینے کے قبل وہیں کیوں تم مسلمان نہ ہوئے؟ جواب دیا گیا کہ اگر میں وہیں مسلمان ہو جاتا تو تم خیال کرتے کہ قید سے گھبرا کے مسلمان ہو گیا ہے جسے میں پسند نہیں کرتا، چنانچہ مکہ معظّمہ میں وہ قید کر لئے گئے۔ ۳؎

سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ

سلمہ بن ہشام (رضی اللہ عنہ) یہ قدیم الاسلام ابوجہل کے بھائی تھے۔ یہ بھی اسلام ہی کی وجہ سے مکہ معظّمہ میں حبس کئے گئے تھے۔ اور ان کے سر پر عذاب کا پہاڑ توڑا جاتا تھا۔ ۴؎

۱؎ ..... تخریج حاشیہ: ار ص ۸ ر پر گذر چکی ہے۔
۲؎ ..... تخریج حاشیہ: ار ص ۸ ر پر گذر چکی ہے۔
۳؎ ..... قدرے تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے! ''سیر الصحابہ'' ص ۲۴۴ ج ۲۔
۴؎ ..... قدرے تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے! ''سیر الصحابہ'' ص ۲۴۷ ج ۲۔

عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

عیاش بن ابی ربیعہ (رضی اللہ عنہ) یہ بھی قدیم الاسلام ابوجہل کے اخیافی بھائی تھے۔ جب ارضِ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو آئے تو ابوجہل نے واپس جا کر ان کو مقید کر دیا تھا۔[۱]

الحاصل ان کمزور وناتواں مسلمانوں کے لئے آنحضرت ﷺ نماز میں دعا فرماتے رہے، یہاں تک کہ جب یہ مدینہ منورہ کو پہنچ گئے تو آپ نے دعا فرمانا ترک کر دیا۔ چنانچہ طحاوی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ:

وَاَصْبَحَ رَسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم ذاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَدْعُ لَهُمْ اَیْ للمستضعَفِیْنَ فَذَکَرْتُ ذَالِکَ له صلّی اللّٰه علیه وسلّم فقال : أومَا تراهم قد قَدِمُوْا ؟[۲]

جب ایک روز آنحضرت ﷺ نے ان کمزوروں کے لئے صبح کو دعا نہیں کی تو میں نے آپ کو یاد دلایا، فرمایا کہ: تم نہیں دیکھتے کہ وہ آ گئے۔

جس طرح کمزور وبیکس مسلمانوں کی مخلصی کے لئے آنحضرت ﷺ نماز میں دعا فرماتے تھے، اسی طرح ظالم کافروں پر بالجہر بددعا بھی آپ نماز ہی میں فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثِ مذکور میں مرقوم ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ اشدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَر وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ یَجْهَرُ بِذَالِکَ[۳]

خداوندا! تو مضر کو خوب پامال کر، اوران کی پامالی قحط سالیاں ہوں تو (حضرت) یوسف

---

[۱]...... قدرے تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے! ''سیر الصحابہ'' ص ۲۸۴ ج ۲۔

[۲]...... طحاوی ص ۳۱۴ ج ۱ (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاۃ الفجر و غیرھا ، کتاب الصلاۃ۔
ابوداؤد شریف ص ۲۱۳ ج ۱ (رحمانیہ) باب القنوت فی الصلاۃ۔

[۳]...... تخریج حاشیہ: ۱ ص ۸ پر گذر چکی ہے۔

(علیہ السلام) کی قحط سالیوں کی طرح، آواز سے آپ یہ فرماتے تھے۔

ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت پر آپ ﷺ کا قنوت نازلہ

جب رِعل، زکوان اور عُصَیّہ نے بئر معونہ کے قریب ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو قراء کے نام سے مشہور تھے، نہایت بے رحمی سے دھوکا دے کے قتل کیا، تو اس خونریزی سے آنحضرت ﷺ کو نہایت ہی صدمہ پہنچا، اور متواتر ایک ماہ تک قنوت پڑھتے ہوئے آپ نے ان پر بد دعا کی، چنانچہ صحیحین میں عاصم احول (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ:

قال : سألتُ انس بن مالک عن القُنُوت فی الصَّلٰوۃ کانَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدہ؟ قَالَ : قَبْلَہٗ ، اِنَّمَا قَنَتَ رَسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بَعْدَ الرکوع شھرًا یدعو علیھم۔

میں نے (حضرت) انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق سوال کیا کہ قبل رکوع ہے یا بعد رکوع؟ کہا: قبل رکوع ہے، بعد رکوع صرف ایک ہی ماہ آپ (ﷺ) نے قنوت پڑھی ہے کفار پر بد دعا کے لئے۔[1]

بئر معونہ کا واقعہ

بئر معونہ کا خونی واقعہ سن ۴ھ ہجری ماہ صفر میں واقع ہوا تھا۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ: ابو برا نامی شخص جو ملاعب اسنّہ کے نام سے مشہور تھا، جب مدینہ منورہ آنحضرت ﷺ کی گرامی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اسے اسلام کی دی دعوت کی، اس سے گو وہ مسلمان تو نہیں ہوا، مگر اس نے صلاح دی کہ اگر کچھ صحابہ نجد کو دعوتِ اسلام کے

---

[1]...... بخاری شریف ص ۱۳۶ ج ۱، باب القنوت قبل الرکوع الخ ، کتاب الوتر ، حدیث نمبر: ۱۰۰۲۔ مسلم شریف ص ۲۳۷ ج ۱، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ ، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ ، حدیث نمبر: ۶۷۷۔

لئے بھیجے جاتے تو امید ہے کہ کامیابی حاصل ہوتی، آپ نے فرمایا: ٹھیک تو ہے مگر نجدیوں کی جانب سے حملہ کا خوف ہے، ابو برا نے کہا کہ اگر خوف ہے تو میں انہیں پناہ دیتا ہوں، چنانچہ ابو برا کی پناہ میں آنحضرت ﷺ نے ستر صحابہ (رضی اللہ عنہم) جو قراء کے نام سے مشہور تھے، جنہوں نے اسلامی خدمات کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا، (حضرت) منذر بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کی سرداری میں روانہ کر دیا، جب یہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) بئر معونہ کے قریب جو قبیلۂ بنی عامر و بنی سلیم کے بیچ میں واقع ہے اترے تو آنحضرت ﷺ کا نامۂ گرامی انہوں نے بذریعہ حرام بن ملحان نامی صحابی (رضی اللہ عنہ) عامر بن طفیل کے پاس جو وہاں کا سردار تھا روانہ کیا۔ جب نامۂ گرامی پیش کیا گیا، تو عامر نے اس جانب کچھ توجہ نہ کی، بلکہ بجائے اس کے اس نے ایک شخص کو اشارہ کر دیا، جس نے پیچھے سے آ کر اس قدر زور سے ان کو نیزہ مارا کہ " فُزْتُ وَرَبِّ الكعْبَةِ "کہتے ہوئے اسلام کے فدائی نے نہایت خوشی سے جان بحق تسلیم کی۔ عامر نے صرف اسی پر اکتفا نہ کی، بلکہ بقیہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے بنی سلیم سے استدعا کی، چنانچہ رِعل، ذکوان اور عصیّہ نے جو ان کے بطون تھے، آ کے ان مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا۔ گو مسلمانوں نے نہایت ہی مستعدی سے ان کا جان توڑ مقابلہ کیا، مگر کعب بن زید (رضی اللہ عنہ) کے سوائے کوئی مسلمان جانبر نہ ہو سکا، سب کے سب جام شہادت نوش کر کے خون کے رنگین فرش پر نہایت ہی سکون کے ساتھ لیٹ رہے۔ جب عمرو بن امیہ ضمری اور منذر بن عقبہ (رضی اللہ عنہما) نے جو پیچھے رہ گئے تھے دور سے دیکھا کہ محل واقعہ پر پرندے اڑ رہے ہیں تو لپک کر آئے، دیکھا کہ مسلمان نہایت ہی بے دردی سے قتل کئے گئے ہیں۔ دیکھتے ہی منذر بن عقبہ (رضی اللہ عنہ) کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور مقابلہ کر کے شہید ہو گئے، رہے عمرو بن امیہ ضمری (رضی اللہ عنہ) یہ گرفتار

کر لئے گئے، جب معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ مضر سے ہیں، تو عامر بن طفیل نے ان کو آزاد کردیا، مدینہ منورہ پہنچتے ہی جب عمرو نے یہ خونی واقعہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا تو اس سے آپ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ کبھی آپ کو اس قدر صدمہ نہ ہوا ہوگا، یہاں تک کہ قاتلین پر بددعا کرنے کے لئے کامل ایک ماہ تک صبح کی نماز میں آپ (ﷺ) قنوت پڑھتے رہے، ایک ماہ کے بعد جب یہ مسلمان ہو کے آگئے، تو آپ نے قنوت پڑھنا ترک کردیا۔ [۱]

چنانچہ طحاوی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ:

قنتَ رسولُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم شهراً يَدْعُوْا عَلٰى عُصَيَّة و ذكوانَ فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ القنوتَ۔ [۲]

ایک ماہ تک آنحضرت ﷺ قنوت میں عصیہ اور ذکوان پر بددعا کرتے رہے، جب ان پر غلبہ ہوگیا تو قنوت خوانی آپ نے ترک کردی۔

لعنت بھیجنے پر ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ کا حکم

البتہ رِعل، ذکوان اور عصیّہ پر بددعا کرتے ہوئے جب کہ آپ نے ان پر لعن کی دعا کی ہے تو آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [۳] نازل ہوئی اور قنوت سے نہیں صرف لعن کی دعا سے آپ روک دیئے گئے۔ جس طرح آپ نے ابوسفیان حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو اور صفوان بن امیہ پر جبکہ لعن کی دعا فرمائی تو اسی آیت سے آپ روک دیئے گئے تھے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور میں موجود ہے۔

۱...... سيرة المصطفى ﷺ ص ۲۶۷ ج ۳۔ زاد المعاد ص ۷۹۹ ج ۲۔ مرغوب الفتاوی ص ۲۳۰ ج ۳۔

۲...... طحاوی ص ۳۱۶ ج ۱ (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاة الفجر وغیرها، کتاب الصلاة۔

نوٹ:...... ''طحاوی شریف'' کی روایت کے الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ مرغوب

۳...... (اے پیغمبر!) تمہیں اس فیصلہ کا کوئی اختیار نہیں۔ (آسان ترجمہ۔ آل عمران، آیت ۱۲۷)

ويقول فى بعض صلٰوته فى صلٰوة الفجر : اللهم الْعَنْ فُلانًا وفلانا حَيَّين من احياء العربِ حتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ لَيْس لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ﴾ الاٰيَةَ ۔[۱]

وروى البخارى وغيره عن ابن عمر رضى الله عنه قال : قال رسول اللّٰه صلّى الله عليه وسلّم يوم اُحُد : اللهم الْعن الحارث بن هشام ، اللّٰهم الْعَن سهيل بن عمرو ، اللّٰهم الْعَن صفوان بن اُميّه ، فنزَلَت الْاٰيَة ﴿ لَيْس لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ﴾ الْاٰيَةَ ، فَتِيْبَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ۔

کہ آنحضرت ﷺ چند قبائل کا نام لے کے صبح کی نماز میں ان پر لعن کی دعا فرماتے تھے، یہاں تک کہ آیت ﴿ لَيْس لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٍ ﴾ خداوندکریم نے نازل فرمائی۔

''بخاری'' وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ: جب آنحضرت ﷺ نے اُحد کے روز ابوسفیان حارث بن ہشام سہیل بن عمرو اور صفوان بن اُمیہ کا نام لے لے کر ان پر لعن کی دعا کی، تو آیت ﴿ لَيْس لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٍ ﴾ (تمہیں اس معاملہ سے کوئی سروکار نہیں) نازل ہوئی اور سب کی توبہ قبول کی گئی۔ [۲]

آپ ﷺ کو لعنت بھیجنے سے کیوں منع فرمایا گیا؟

مخصوص قبائل واشخاص پر لعن کی دعا سے اس لئے آنحضرت ﷺ روک دئے گئے تھے کہ لعن کی دعا کا یہ مقتضا تھا کہ ان کا خاتمہ کفر پر ہو، حالانکہ ان کے مقدر میں اسلام لکھا تھا۔

چنانچہ قول: '' فَتِيْبَ عَلَيْهِمْ '' اس پر بین شہادت موجود ہے، اس بیان سے جس پر

[۱]...... تخریج حاشیہ: ا/ص ۸/ پر گذر چکی ہے۔

[۲]...... بخاری شریف ص ۵۸۲ ج ۲، غزوة احد ، باب ﴿ ليس لک من الامر شئى ﴾۔

احادیث کی روشنی ڈالی گئی ہے نہایت ہی سہولت سے نتائج ذیل اخذ کئے جاسکتے ہیں:

آپ ﷺ نے قنوت نازلہ ہمیشہ نہیں پڑھی

اول:...... یہ کہ آنحضرت ﷺ نے قنوت کو نماز فجر میں ہمیشہ نہیں، بلکہ صرف نازلہ پیش آنے کی صورت میں پڑھی ہے:

(اولاً): اس لئے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا یہ فقرہ کہ ''اِنَّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ'' [1] نہایت وضاحت سے ثبوت دے رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ نہیں بلکہ جب بددعا یا دعا کرنا چاہتے تب ہی قنوت پڑھتے تھے۔

(ثانیاً): حدیث انس رضی اللہ عنہ ''ان النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قنت شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اَحیاءٍ من احیاء العرب ثم تَرَکَہ''، جس کو مسلم اور امام احمد نے روایت کیا ہے، [2] صاف بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک ہی ماہ قنوت پڑھی پھر ترک کر دی، پس اگر ہمیشہ پڑھی جاتی تو ترک کرنے کے کیا معنی؟

(ثالثاً): دعائے قنوت اگر ہمیشہ پڑھی جاتی تو ضرور ہے کہ اس کی نقل اوقات نماز' تعدادِ رکعات وسجدات' ترتیبِ ارکان اور قرأت کی طرح ہر صحابہ رضی اللہ عنہ سے بطور تواتر ثابت ہوتی، حالانکہ ''جامع ترمذی'' میں سعد بن طارق اشجعی رضی اللہ عنہ سے حدیث حسن صحیح مروی ہے کہ:

---

[1]...... تخریج حاشیہ: ا رص ۸ ر پر گذر چکی ہے۔

[2]...... مسلم شریف، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة، کتاب المجساجد ومواضع الصلاة مسند احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۱۲۱۷۴۔

قلتُ لِاَبی : یا ابَتِ انّک صَلَّیْتَ خلف رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم وابی بکر و عمر وعثمان وعلي ھھنا بالکوفة منذ خمس سنین فکانوا یقنتون فی الفجر ؟ فقال : اي بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ ۱؎

وذکر الدار قطنی عن سعید ابن جبیر قال : أشھد انی سمعت ابن عباس یقول : ان القنوت فی صلٰوۃِ الفجر بدعة۔ ۲؎

وذکر البیھقی عن ابی مجلز قال : صَلَّیْتُ مع ابن عمر صلٰوۃ الصُّبحِ فلم یقنُتْ ، فقلت لہٗ : لا اراک تَقنَتُ ؟ فقال : لااَحْفَظُہٗ عن أحدٍ مِن اَصْحَابِنَا۔ ۳؎

میں نے اپنے والد سے کہا کہ: آپ نے آنحضرت ﷺ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے یہاں اور کوفہ میں پانچ سال تک نماز پڑھی، کیا وہ ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ کہا بیٹے! یہ نو ایجاد ہے۔

دارقطنی نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہما) سے ذکر کیا ہے کہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے میں نے سنا، کہتے ہیں کہ: (ہمیشہ) قنوت نمازِ فجر میں بدعت ہے،

بیہقی نے ابی مجلز (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب انہوں نے قنوت نہ پڑھی تو میں نے کہا کہ آپ کو میں (ہمیشہ) قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ فرمایا: یہ کسی اصحاب سے مجھے محفوظ نہیں۔

باقی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

”انه قال : واللّٰہِ انا لاُقَرِّبُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم ، فکان

۱؎ ...... ترمذی شریف ص ۹۱ ج ۱، باب فی ترک القنوت ، ابواب الصلوۃ۔

۲؎ ...... دار قطنی ص ۳۰ ج ۲ (دارالکتب العلمیہ ، بیروت) باب صفة القنوت وبیان موضعه۔

۳؎ ...... بیہقی ص ۲۱۳ ج ۲ (تالیفات اشرفیہ) باب من یر القنوت فی صلوۃ الصبح ، کتاب الصلوۃ۔

ابوهريرة يقنت فى الرَّكْعَةِ الأخرَةِ من صلوة الظهر و صلوة العشاء الاخرة و صلوٰة الصُّبحِ بعد ما يقول : سمع الله لمن حمده ، فَيَدْعو للمؤمنن ويلعنُ الكُفَّارَ ۔ ۱

دوام قنوت کی روایت کے ساتھ تعارض اوراس میں تطبیق

اس حدیث سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ غرض نہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ صبح کی نماز میں دعا فرماتے تھے، بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو صبح کی نماز میں بحالت نازلہ دعائے قنوت پڑھ کے ترک کردی تھی، اس کی تعلیم اس حدیث سے ان کی غرض تھی، ورنہ اس حدیث میں اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی گذشتہ حدیث میں تعارض ہوگا، جس کے رفع کرنے کی یہی صورت ہے کہ یہ حدیث تعلُّم پر حمل کی جائے۔اور حدیث انس رضی اللہ عنہ جسے ''ترمذی'' نے روایت کی ہے کہ:''ما زال رسول اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم يقنُتُ فى الفجر حتّٰى فارَقَ الدُّنيا '' ۲ گو یہ دوام پر صریح الدال ہے، مگر اس کا ایک راوی ابوجعفر رازی ہے جس کی امام احمد وغیرہ نقّادِفن نے تضعیف کی ہے، اور اس کی صحت تسلیم ہی کی جائے، تاہم یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی اور احادیث خصوصاً حدیث مقدم کی جس کو مسلم

۱......مسلم شریف، باب استحباب القنوت فى جميع الصلاة ، كتاب المساجد و مواضع الصلاة دار قطنی ص ۳۸ ج ۲ (دار الکتب العلمیہ ، بیروت) باب صفة القنوت وبيان موضعه۔

۲......دار قطنی ص ۳۰ ج ۲ (دار الکتب العلمیہ ، بیروت) باب صفة القنوت وبيان موضعه۔

بیہقی ص ۲۱۳ ج ۲ (تالیفات اشرفیہ) باب من يرى القنوت فى صلوة الصبح ، كتاب الصلوة۔

یہ حدیث ''ترمذی شریف'' میں نہیں ہے، غالباً حضرۃ العلام رحمہ اللہ نے صاحب زاد المعاد پر اعتماد کرکے ''ترمذی شریف'' کا حوالہ دے دیا ہے۔ ''زاد المعاذ'' میں اس حدیث کو نقل کرکے لکھا ہے:''وهو فى المسند والترمذى وغيرهما ''اس حدیث پر تخریج کرتے ہوئے محشی لکھتے ہیں:''لم يخرجه الترمذى ''(ص ۲۷۵ ج ۱، مكتبة المنار الاسلامية ، الكويت)

وغیرہ نے روایت کیا ہے، منافی ہوگی اور منافات کی صورت میں اس حدیث میں ضعف کی وجہ سے حجت نہ ہوسکے گی۔ علاوہ اس کے اس حدیث کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز میں بحالت نازلہ ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے، واللہ اعلم۔

ابن قیم (رحمہ اللہ) نے ''زادالمعاد'' میں لکھا ہے کہ:

اِنَّمَا قَنَتَ صلّی اللّٰه علیه وسلّم عِندَ النَّوَازِلِ للدّعاء لقوم وللدعاء عَلٰی اٰخرین ، ثم تَرَکَهُ لَمَّا قدِمِ مَنْ دَعَا لَهُمْ وتَخلَّصوا من الْاَسْرِ وَاَسْلَمَ من دعا علیهم وجاؤُا تائِبِیْنَ ، فکان قنوتُه لِعَارضٍ فلمَّا زَال تَرَکَ القنوتَ۔ [1]

آنحضرت ﷺ نے صرف بوقت نوازل ہی دعا یا بددعا کے لئے قنوت پڑھی ہے، پھر ترک کی جبکہ ان لوگوں کی نجات ہوئی جن کے لئے دعا کی گئی اور وہ لوگ تائب اور مسلمان ہوکے آگئے جن پر بددعا کی گئی تھی، پس قنوت عارضہ کے لئے تھی، جب عارضہ دفع ہوگیا تو قنوت ترک کی گئی۔

دوم:...... یہ کہ قولہٗ '' لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ '' سے قنوتِ نازلہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ مخصوص کفار پر جو دعائے لعن کی جاتی تھی وہ منسوخ کردی گئی۔ اور اس کی وجہ وہی ہے جو قبل اس کے بیان کی گئی۔ علاوہ اس کے یہ بھی اس کی وجہ ہوسکتی ہے کہ آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں، اور کسی پر لعن کی دعا کرنا یہ رحمۃ للعالمین کی شان کے خلاف ہے، یہی وجہ تھی کہ آنحضرت ﷺ جب قبیلۂ مضر پر لعن کی دعا فرمانے لگے، تو جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور اس سے سکوت کرنے کا آپ کو حکم کیا گیا۔ ابوداؤد نے مراسیل میں خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ:

---

[1] ...... زادالمعاد ص۲۷۲ ج۱، فصل فی قنوته صلی الله علیه وسلم فی الصلوة۔

بینما رسول اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وسلّم یدعو علی مُضر اذجاءَ هٗ جبریل فأومَأ اِلیهِ ان اسکت ! فسکت ، فقال : یا محمد ! ان اللّٰه لم یبعثک سَبَّابًا وَلاَ لَعَّانًا ، وانما بعثک رحمةً لّلعالمین ، لیس لک من الامر شیئ ، ثم عَلَّمَهُ الْقُنُوتَ : اَللّٰهُمَّ انَّا نَسْتَعِیْنُکَ ونستغفرک ونؤمن بکَ ، الخ۔[۱]

آنحضرت ﷺ قبیلہ مضر پر بددعا یعنی دعائے لعن فرماتے رہے تھے کہ جبرئیل آمین آئے اور آپ کو سکوت کے لئے اشارہ کیا، آپ ساکت ہوگئے۔ فرمایا کہ: محمد ﷺ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے سبّ اور لعن کے لئے نہیں بھیجا، آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کے بھیجا ہیں، آپ کے لئے یہ سزاوار نہیں۔ پھر آپ کو" اللّٰهم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک " الخ (کی جو دعائے قنوت ہے تعلیم دی)۔

سوم :......حدیث انس رضی اللہ عنہ:" انَّ النَّبِیَّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم قنت شهرًا ثُمَّ ترکه " میں جو ترک قنوت نازلہ مذکور ہے اس کا کیا سبب ہے؟ اس میں دو احتمال ہیں:

قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہوا یا نہیں؟

(اول):اس لئے قنوتِ نازلہ ترک کی گئی کہ وہ منسوخ ہوگئی، یہی وجہ تھی کہ آنحضرت ﷺ نے پھر اس کا اعادہ نہیں فرمایا، اور ناسخ اس کا قوله تعالی ﴿ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئ ﴾ بتایا گیا ہے۔

(دوم): قنوتِ نازلہ اس لئے نہیں ترک کی گئی کہ منسوخ ہوگئی، بلکہ اس لئے کہ جس غرض کے لئے وہ پڑھی گئی وہ غرض ادا ہوگئی تھی۔ چنانچہ "فتح القدیر" میں تصریح ہے:

---

[۱]......مراسیل ص ۱۰۴۔ بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص ۱۱۱ ج ۶ ، باب القنوت فی الوتر ، کتاب الصلاة۔

فیجب کون بقاء القنوت فی النوازل مجتهدا ، وذلک ان هذا الحدیث لم یؤثر عنه صلّی اللّٰه علیه وسلّم من قوله : ان لا قنوت فی نازلة بعد هذہٖ ، بل مجرد العدم بعدها فیتجه الاجتهاد بان یظن ان ذلک انما هو لعدم وقوع نازلة بعدها یستدعی القنوت فتکون شرعیته مستمرة ، وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته صلّی اللّٰه علیه وسلّم ، وبان یظن رفع الشرعیة نظرًا الی سبب ترکه صلّی اللّٰه علیه وسلّم ، وهو انه لمّا نزل قولُه تعالیٰ ﴿ لیس لک من الامر شیئٌ ﴾ ترک [۱]

احادیث پر غور کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ موخّر الذکر احتمال صحیح ہے:

(اولاً): اس لئے کہ ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث مذکور صاف بتا رہی ہے کہ جن پر بددعا کی گئی تھی، جب وہ مسلمان ہو کے آگئے، اور جن کے لئے دعا کی گئی جب وہ قید سے نجات پا کے آگئے، تو اس وجہ سے آنحضرت ﷺ نے قنوت ترک کردی، نہ اس لئے کہ وہ منسوخ ہوگئی تھی۔ چنانچہ ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث اور ''زاد المعاد'' اور ''فتح القدیر'' کی عبارت اس پر شاہد ہے:

قال ابوهریرة : واصبح ای رسول اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وسلّم ذات یومٍ ، فلم یدع لهم فذکرت ذلک له صلّی اللّٰه علیه وسلّم ، فقال : أو ما تریٰ هم قد قدِمُوا ، قال ابن مسعود رضی اللّٰهُ عنه : قَنَتَ رسول اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وسلّم شهرًا یدعُوا عَلیٰ عُصیَّة وذکوان ، فلمَّا ظهر علیهم ترکَ القنوتَ ، ذکر فی زاد المعاد : [۲] انما قنت صلّی اللّٰه علیه وسلّم عندَ النوازل للدعاء لقوم ، وللدعا علی اخرین ' ثم ترکه لما قدم من دعا لهم ، وتَخَلَّصُوا من الاَسْرِ ، واسلَم من دعا علیهم ' وجاؤُا تائِبِین ، فکان قنوتُهٗ

---

[۱]...... فتح القدیر ص ۴۵۱ ج ۱، باب صلوة الوتر ، کتاب الصلاة ۔

[۲]...... زاد المعاد ص ۲۷۲ ج ۱، فصل فی قنوته صلی الله علیه وسلم فی الصلوة۔

لِعارِضٍ ، فلما زال تَرَکَ القُنُوتَ ، وَفی الفتح : ان الذی کان فی الفجر انما کان قنوتَ نازلةٍ وانقطع بزَوَالِهَا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ایک روز آنحضرت ﷺ نے ان (کمزور مسلمانوں) کے لئے صبح کو دعا نہیں فرمائی، تو میں نے آپ کو یاد دلایا، فرمایا کہ: تم نہیں دیکھتے کہ وہ آ گئے

ابن مسعود نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک عصیہ اور ذکوان پر بددعا کی، جب آپ ان پر غالب ہوگئے تو قنوت ترک کی۔

''زاد المعاد'' میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بوقتِ نازلہ دعا اور بددعا ہی کے لئے قنوت پڑھی پھر ترک کی ہے جبکہ وہ لوگ قید سے نجات پاکے آگئے جن کے لئے دعا کی، اور وہ لوگ مسلمان ہو کے آگئے جن پر بددعا کی، پس آپ کی قنوت عارضہ کے لئے تھی، جب وہ عارضہ زائل ہوگیا تو آپ نے قنوت ترک کی۔

''فتح القدیر'' میں ہے کہ: فجر میں قنوت صرف نازلہ ہی کی وجہ سے تھی، نازلہ زائل ہونے سے موقوف ہوگئی۔قنوت نازلہ کا پڑھنا منسوخ ہوتا' تو صحابہ کرام کیوں پڑھتے؟

(ثانیاً): قنوتِ نازلہ اگر منسوخ ہونے کی وجہ سے ترک کردی گئی تھی، تو پھر صدیقِ اکبرؓ فاروقِ اعظمؓ، حضرت علیؓ معاویہؓ ابن عباس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم واقعاتِ جنگ میں کیوں قنوت پڑھتے؟۔

روی الطحاوي : عن ابی حنیفة عن حماد رحمهما الله عن ابراهیم عن الاَسْوَدِ قال : کان عمر رضی اللّٰہ عنه اذا حارب قنت ، واذا لم یُحَارِبُ لم یَقْنُتُ۔[1]

ورُوِیَ عن عبداللّٰہ بن معقل قال : کان علي وابو مُوسٰی رضی اللّٰہ عنهما یقنتان فی

---

[1]......طحاوی ص ۳۲۵ ج ۱ (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاة الفجر و غیرها ، کتاب الصلاة۔

صلوٰة الغداة ۔[۱]

وروی عن ابی رجاء قال : صلَّیتُ مع ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما الفجر ، فقنَتَ قبلَ الرکعة ، قال الطحاوی : فکان ذلک الّذی رویناه عندهم القنوت فی الفجر انما کان ذلک منهم للعارض الذی ذکرنا ، فقنَتُوا فیها وفی غیرها من الصلوات وترکوا ذلک فی حال عدمِ ذلک العارض ۔[۲]

طحاوی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے تو قنوت پڑھتے تھے، ورنہ نہیں۔

اورعبداللہ بن مَعْقل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

اور ابورجا سے روایت کی ہے کہ: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو قبل رکوع انہوں نے قنوت پڑھی۔

طحاوی نے کہا: جن سے ہم نے فجر کی قنوت خوانی کی روایت کی، ان کی قنوت خوانی نماز فجر وغیرہ میں عارضۂ جنگ کے لئے تھی، جب یہ عارضہ دفع ہوگیا تو قنوت خوانی انہوں نے موقوف کردی۔

(ثالثاً): قنوت نازلہ اگر منسوخ ہونے کی وجہ سے ترک کردی گئی تو پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ’’اَنا اُقرِبُکُمْ صَلٰوةً برسولِ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم‘‘ فرماتے ہوئے قنوتِ نازلہ کی تعلیم دینے کی کیا ضرورت تھی؟

---

[۱]......طحاوی ص۳۲۶ ج۱، (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاة الفجر وغیرها ، کتاب الصلاة۔

[۲]......طحاوی ص۳۲۷ ج۱، (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاة الفجر وغیرها ، کتاب الصلاة۔

قنوت نازلہ منسوخ نہ تھی تو آپ ﷺ نے بار بار کیوں نہیں پڑھی؟

رہا یہ شبہ کہ جب قنوتِ نازلہ منسوخ نہ تھی تو پھر آپ ﷺ نے اس کا اعادہ کیوں نہیں فرمایا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ پھر اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا، اس لئے اس کا اعادہ نہیں کیا گیا، اور اس قسم کا تو ہم پہلے ہی بچند دلائل ثبوت دے چکے ہیں کہ : قوله تعالی: ﴿ لَيْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ﴾

یہ قنوت نازلہ کے لئے نہیں، بلکہ اس کے ساتھ جو دعا لعن کی جاتی تھی، اس کے لئے ناسخ ہے۔ الحاصل احادیثِ قنوت میں تطبیق دیتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر نہایت سہولت کے ساتھ پہنچ سکتے ہیں کہ بحالت وقوع نازلہ صبح کی نماز میں بغرض دعائے نصرت مُسلمین وہزیمت مخالفین قنوت پڑھنا منسوخ نہیں، بلکہ محکم ومشروع ہے۔ ''جامع ترمذی'' میں مرقوم ہے:

قال احمد واسحاق : لا يُقْنَتُ فی الفجرِ الَّا عِنْدَ نَازِلَة فاذا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْاِمَامِ ان يَدْعُوَ لِجُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ۔[۱]

احمد واسحاق نے کہا کہ: جب مسلمان کو کوئی نازلہ پیش آئے تو اس وقت صبح کی نماز میں قنوت پڑھی جائے، امام کو چاہئے کہ اسلامی لشکر کے لئے دعا کرے۔

قنوت نازلہ کے متعلق فقیہانہ بحث

یہ قنوت نازلہ کے متعلق محدثانہ بحث تھی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق فقیہانہ بحث بھی کی جائے۔ محققین احناف نے تسلیم کیا ہے کہ قنوتِ نازلہ منسوخ نہیں، بلا کراہت مشروع ہے، جب جنگ یا اور کوئی اس قسم کا واقعہ مسلمانوں کو پیش آئے تو اس وقت صبح کی

[۱] ...... ترمذی شریف ص ۹۱ ج ۱، باب ما جاء فی القنوت فی صلاة الفجر ، ابواب الصلوة۔

نماز میں بغرض دعائے دفع واقعہ قنوت پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

قال ابن الهمام فی شرح الهداية : ان هذا ينشِئُ لنا اَنَّ القنوتَ للنازَلة مُستَمِرٌّ لَمْ ينسخ ، وبه قال جماعه من اهل الحديث ، وحملوا عليه حديث ابی جعفر عن انس رضی اللّٰہ عنه ((مازال صلّى الله عليه وسلّم يقنُتُ حتى فارقَ الدّنيا)) ای عند النوازل ، وما ذکرنا من اخبار يفيد تقرّره لفعلهم ذلک بعده صلّى الله عليه وسلّم۔ [1]

وقال الُعَيُنِیُ فی شرح الهداية : ان نزل بالمسلمين نازلة قنت الامام فی صلوة الجهر ، وبه قال الاكثرونَ واحمد الخ ۔ [2]

وقال الحلبی شارح المنية : ان جميع ماورد من قُنُوُتِه صلّى الله عليه وسلّم وقنوت الخلفاء الرَّاشِدِيُنَ وغيرِهم مما اخُتُلِفَ فيهِ انما هو قنوتُ النوازل ، فانه محلُّ الاجتهاد ، لان حديث انس انه صلّى الله عليه وسلّم لَمُ يَزَلُ يقنت حتى فارقَ الدُّنيا ونحوه مما عن الصحابة يُثْبِتُهُ ، فانه روى عن ابی بكر انّه قنت عند محاربة مُسَيُلمة ، وكذا قنت عمر وكذا عَلی ومعاوية عند تحاربهما ، وحديث ابی حنيفة ونحوه انه صلّى الله عليه وسلّم قنت شهرا ثم لم يقنت قبله ولا بعده ، يُنُفِيُهِ فوجب كون وقاء القنوت اَمُراً مُجُتَهِدًا فيه ، وذلک انه لم يؤثر عنده صلّى الله عليه وسلّم انه قال : لا قنوت فی نازلة بعد هذه بل مُجَرَّدُ الُعَدَمِ بعدها يُنُتِجُه الاجتهاد ، بان يظن ان ذلک اِنَّما هو لِرَفُعِ شرعيته ونسخه نظرا الى سبب تركِهِ ، وهو انه لما نَزَلَ قولُه تعالىٰ : ﴿ ليس لک من الامر شیئ ﴾ ويظن انه لعدم وقوع نازلة تستدعی القنوت بَعُدَها

[1]……فتح القدیر ص ۴۵۱ ج ۱، باب صلوة الوتر ،کتاب الصلاة ۔

[2]……البنايه فی شرح الهداية للعينی ص ۴۲ ج ۲، باب صلوة الوتر ،کتاب الصلاة۔

فتكون شرعيته مستمرة وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته صلّى اللّه عليه وسلّم وهوَ مذهَبُنا وعليه الجمهور ۔[۱]

قال العلامة نوح آفندی : اما عند النوازل فی القنوت فی الفجر فینبغی اَنْ یُتابِعَهٗ عندَ الْکُلِّ ، لان القنوت فیها عند النوازل لیس بمنسوخ علی ما هو التحقیق کمامرّ، واما فی القنوت فی غیر الفجر عند النوازل کما هو مذهب الشافعی فلا یتابعه عند الْکُلِّ ، فان القنوت فی غیر الفجر منسوخٌ عندنا اتفاقاً۔ [۲]

قال صاحب عقود الجواهر : قول الطحاوی : والترک دلیل النسخ ظاهِرُهٗ اَنَّ المرادَ به نسخ القنوت مطلَقًا ای سواءً فی النوازل اَوْ غَیرِها ، وهذا هو المفهوم من عبارات المُتُوْنِ ، وهو مشکل لما ثبت عن ابی بکر انه قنت عند محاربة مسیلمة ، وکذا قنت عمر ، وکذالک علي ومعاویة عند محاربتهما ، والذی یؤخذ من مجموع الاخبار انه صلّی اللّه علیه وسلّم کان لایقنت الا فی النوازل ، ومن ثَمَّ ذهب جمع من العلماء الی عدم نَسْخِهٖ فیها بل هو امر مستمرٌّ مشرُوْعٌ ، وجعلوا خصوصَ مارُوِیَ من قُنُوْتِهٖ صلّی اللّه علیه وسلّم فی الفجر عند النوازل ناسخا لعموم مارُوِی انه صلّی اللّه علیه وسلّم لم یزل یَقْنُتُ فی الفجر حتی فارق الدنیا ، فقالوا : إن المعنی لم یترک النبی صلّی اللّه علیه وسلّم القنوت فی الفجر عند النوازل حتی فارق الدنیا ، وجعلوا المراد بالترک فی حدیث ابن مسعود ترک الدّعاء علیٰ اولئک القوم بعینهم لا ترک القنوت ، فیکون المراد بالنسخ نسخ عموم الحکم لا نسخ نفسِ

[۱]...... الحلبی الکبیرص۴۲۰، باب صلوة الوتر ،کتاب الصلاة (سہیل اکیڈمی، لاہور)

[۲]...... منحة الخالق علی هامش البحر الرائق ص۸ ۷ ج۲ (رشیدیہ) باب صلوة الوتر۔

الحكم ، قال صاحب الاشباه : القنوت عندنا فى النازلة ثابت ، وهو الدعاء برفعها ، ذُكِرَ فى السِّرَاجِ الوهَّاج قال الطحاوى : ولا يقنت فى الفجر عندنا من غير بليَّة ، فان وقعت بليَّةٌ فلا بأسَ بِهٖ كما فعل رسول اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم ، كذافى الملتقط ،

قال العلامة القارى فى المِرْقَاتِ : أطبق عُلَمَاؤُنَا عَلٰى جواز القنوت عند النَّازِلَة ۔[۱]

وفى الدُّرِّ المختارِ : (ولا يقنت لِغيره) اى لغير الوتر الَّا لنازِلَةٍ ، قال العلامة الشامي : وهو صريح فى ان قنوت النَّازلة عندنا مُختَصٌّ بِصلٰوةِ الفجر ۔[۲]

وفى المَرَاقِى : فَعَدَمُ قنوت النَّبى صلّى اللّه عليه وسلّم فى الفجر بعد ظفره باولٰئِک لِعَدَمِ حُصُوْلِ نازلةٍ تستدعى القنوت بعدها ، فتكونُ مشروعيته مستمرة ، وهو مَحْمَلُ قنوتِ مَنْ قَنَتَ مِنَ الصَّحَابَة رضى اللّٰهُ عنهم بعد وفاتِهٖ صلّى الله عليه وسلّم وهو مذهبنا وعليه الجمهور ۔[۳]

ابن ہمام نے ''شرح ہدایہ'' میں لکھا ہے کہ: یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ قنوتِ نازلہ منسوخ نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لئے باقی ہے، اور اہل حدیث کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے۔ اور حدیث ابی جعفر عن انس کو بھی انہوں نے عندالنوازل کی قید بڑھا کر اس پر حمل کیا ہے، اور آنحضرت ﷺ کے بعد خلفا کا قنوت نازلہ پڑھنا جو آثار سے ثابت ہے اس کے بقا کی تائید کرتا ہے۔

اور عینی نے ''شراح ہدایہ'' میں لکھا ہے کہ: اگر مسلمانوں پر کوئی نازلہ واقع ہو تو نماز جہری میں امام قنوت پڑھے، یہی اکثر اور امام احمد کا قول ہے۔

---

[۱]......مرقاۃ ص ۳۵۶ ج ۳ (رشیدیہ) باب القنوت ، كتاب الصلاة۔

[۲]......شامی ص ۴۴۸ ج ۲، باب صلوة الوتر ، كتاب الصلاة۔

[۳]......مراقی الفلاح ص ۳۷۷ (رشیدیہ)، باب صلوة الوتر ، كتاب الصلاة۔

حلبی شارح منیہ نے لکھا ہے کہ: آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین وغیرہم سے جو مختلف فیہ قنوت مروی ہے، وہ قنوت نوازل ہی ہے، کیونکہ یہ ہی محل اختلاف ہے، اس لئے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ ”لم یزل یقنت“ الخ، اور صحابہ کا فعل قنوتِ نوازل کے ثبوت و بقا پر دال ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مسیلمہ کے ساتھ محاربہ ہوا تو انہوں نے قنوت پڑھی ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھی ہے۔ اسی طرح حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما نے جبکہ ان میں محاربہ ہوا تھا تو پڑھی ہے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی حدیث کہ ”انه صلى الله عليه وسلم قنت شهراً ثمّ لم يقنت قبله ولا بعدهٗ “ اس کی نفی پر دال ہے، بنابراس کے قنوت نوازل مختلف فیہ سمجھی جائے گی، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہو کہ اس نازلہ کے بعد قنوت نازلہ نہیں ہے، بلکہ صرف عدم و ترک قنوت مروی ہے، جس سے یہ گمان بھی ہوسکتا ہے کہ قنوتِ نوازل غیر مشروع و منسوخ ہے بلحاظ سبب ترک جو: قوله تعالى ﴿ ليس لك من الامر شيى ﴾ اور یہ گمان بھی ہوسکتا ہے کہ اس نازلہ کے بعد چونکہ کوئی ایسا نازلہ واقع نہیں ہوا کہ قنوت کو مقتضی ہو، اس لئے ترک کی گئی، بنابراس کے اس کی مشروعیت باقی سمجھی جاوے گی۔ اور جن صحابہ نے آپ کی وفات کے بعد قنوت پڑھی ہے یہی تاویل اس کا محمل قرار دی جائے گی اور یہی ہمارا یعنی احناف کا مذہب ہے اور جمہور بھی اسی پر ہیں۔

علامہ نوح آفندی نے لکھا ہے کہ: بوقت نوازل امام اگر صبح کو قنوت پڑھے تو اس کا اتباع کرنا تمام کے نزدیک مناسب ہے، اس لئے کہ نوازل میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا بنابر قولِ تحقیق منسوخ نہیں ہے، البتہ اگر غیر فجر میں بوقتِ نوازل قنوت پڑھی جائے جیسے شافعی

رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے تو تمام کے نزدیک اتباع نہ کیا جائے، اس لئے کہ غیر فجر میں قنوت نازلہ پڑھنا ہمارے نزدیک اتفاقاً منسوخ ہے۔

صاحب عقود جواہر نے لکھا ہے کہ: طحاوی کا یہ قول کہ: ترکِ قنوت دلیل نسخ ہے، بظاہر اس کی یہ مراد ہے کہ قنوت مطلقاً نوازل، غیر نوازل دونوں میں منسوخ ہے اور عبارات متون سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے، مگر یہ مشکل ہے، کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب مسیلمہ سے محاربہ ہوا تو قنوت پڑھی ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح حضرت علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما نے بھی جبکہ دونوں میں محاربہ ہوا پڑھی ہے، تمام اخبار سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف نوازل ہی میں قنوت پڑھتے رہے، اس لئے کہ اس کے عدم نسخ کی علماء کی ایک جماعت قائل ہے، بلکہ یہ حکم ابھی تک ثابت ومشروع ہے، اور آنحضرت ﷺ کا خاص نوازل میں صبح کو قنوت پڑھنا یہ خصوص حدیث ''انــه لم يـزل يقنت في الفجر'' کے عموم کے لئے ناسخ ہے بقول ان کے اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تاحیات بوقت نوازل قنوت فجر کو نہیں چھوڑا، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ترک وارد ہے اس سے انہوں نے یہ مراد لی ہے کہ خاص قوم پر لعن کرنا آپ نے ترک کیا نہ یہ کہ مطلق قنوت کو ترک کیا بنا بر اس کے نفس حکم کا نہیں، بلکہ عموم حکم کا نسخ ثابت ہوگا۔

صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ: نازلہ میں ہمارے یعنی حنفیوں کے نزدیک قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ ''سراج وہاج'' میں ہے کہ: طحاوی نے لکھا ہے کہ: امام ہمارے نزدیک بغیر کسی بلا کے صبح میں قنوت نہ پڑھے اور اگر کوئی حرج اور فتنہ واقع ہو تو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بھی یہ فعل کیا ہے، یہ ملتقط میں ہے۔

علامہ قاری نے ''مرقاۃ'' میں لکھا ہے کہ: نازلہ میں قنوت خوانی کے جواز پر ہمارے علماء کا اتفاق ہے۔

''درمختار'' میں ہے کہ: امام غیر وتر میں قنوت نہ پڑھے، مگر بوقت نازلہ۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: یہ صریح ہے کہ قنوت نازلہ ہمارے یعنی احناف کے نزدیک نماز فجر سے مخصوص ہے۔

اور ''مراقی الفلاح'' میں ہے کہ: ان لوگوں پر کامیاب ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کا قنوت نہ پڑھنا اس لئے تھا کہ اس کے بعد کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا کہ قنوت کو مستدعی ہو، بنابراس کے مشروعیت قنوت کی ہمیشہ کے لئے باقی ہوئی۔ آپ کے وصال کے بعد جن صحابہ نے قنوت پڑھی تھی یہی تاویل اس کی محمل ہوگی اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اس پر جمہور بھی ہیں۔

عبارات مرقومۂ بالا سے امورِ ذیل مستفاد ہوتے ہیں:

(اول): یہ کہ حنفی مذہب میں بقول تحقیق بحالت وقوع نوازل نمازِ صبح میں دعائے قنوت پڑھنا منسوخ نہیں، بلکہ مشروع ہے، چنانچہ قول شارح منیہ ''وَهُوَ مَذْهبُنَا'' اور قول طحاوی وصاحب اشباہ ''عِنْدَنَا'' اور قول صاحبِ عقود جواہر ''وَهُوَ اَمْرٌ مُسْتَمِرٌّ مَشْرُوْعٌ'' اور قول نوح آفندی ''عَلٰى مَا هُوَ التَّحْقِيْقُ'' اس پر بین شہادت ہے۔

(دوم): بحالتِ وقوعِ نوازل نماز فجر میں قنوت پڑھنا مشروع تسلیم کرتے ہوئے پھر اسے منسوخ نہیں قرار دے سکتے، ورنہ تعارض لازم ہوگا، اس لئے کہ نسخ رفع مشروعیت کو مستلزم یا اس کا مساوی ہے، چنانچہ شارح منیہ کی عبارت ''اِنَّمَا هو لرفع شرعِيَّتِهٖ ونسخه'' اس پر صریح دال ہے۔

(سوم): بحالتِ وقوع نوازل نماز فجر میں قنوت پڑھنا حنفی مذہب میں مشروع ہے مکروہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کی دلیل آنحضرت ﷺ کا فعل غیر منسوخ جو متعدد اوقات میں ظاہر ہوا تھا بیان کی گئی ہے، اور آنحضرت ﷺ کا فعل کراہت پر نہیں، بلکہ کم از کم اباحت پر حمل کیا جاتا ہے "نور الانوار" میں مرقوم ہے۔

والصحیح عندنا ان ماعَلِمْنَا من افعالِہٖ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم واقعًا علی جھۃٍ من الوجوب أو الندب او الاباحۃ نَقْتَدِی بہ فی اِیْقاعِہٖ علی تِلک الجھۃ ، حتّی یقوم دلیلُ الخصوص ومالم نعلم علی ایِّ جھۃٍ فَعَلَہٗ قلنا فَعَلَہٗ عَلی اَدْنٰی مَنازِلِ اَفْعَالِہٖ وھو الاباحۃُ ، لانّہ لم یُعْقَلُ حرامًا اومکروھًا البتۃ ، فلا بُدَّ ان یکون مباحاً۔ [1]

یعنی ہمارے نزدیک صحیح یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جس فعل کی نسبت معلوم ہو کہ بطریق وجوب یا ندب یا اباحت واقع ہے، تو جب تک دلیل خصوصیت قائم نہ ہو ہمیں اس کی پیروی اسی طریق سے کرنا چاہئے، اور جب معلوم نہ ہو کہ کس طریق سے آپ نے کیا ہے تو کہیں گے کہ بطریقِ اباحت جو ادنیٰ درجہ افعال کا ہے آپ نے کیا ہے، اس لئے کہ جب آپ کا فعل حرام یا مکروہ نہیں ہوسکتا تو ضرور مباح ہی ہوگا۔ علاوہ اس کے اگر قنوتِ مذکورہ مکروہ ہی ہوتی تو پھر خلفائے راشدین وغیرہم اس کے کیوں کاربند ہوتے؟ کونسی شے نے انہیں اس پر مجبور کر دیا تھا؟

"لابأس" استعمال ندب میں بھی ہوتا ہے

رہی امام طحاوی کی عبارت: "اِنَّمَا لایُقْنَتُ عِنْدَنَا فی صلوٰۃِ الفجر من غیرِ بلیَّۃٍ فان وَقَعَتْ فِتْنَۃٌ او بلیَّۃٌ فلابأسَ بہٖ ، فَعَلَہٗ رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم "[2] اس میں جولفظ

[1] ......نور الانوار ص۔

''لا بأس'' مذکور ہے، اس سے کراہت تو مراد لے ہی نہیں سکتے، اس لئے کہ دلیل آنحضرت ﷺ کا فعل بیان کیا گیا ہے، اور ''نورالانوار'' کی عبارت سے ثابت کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کا فعل مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا، بلکہ مراد اس سے ندب یا اباحت ہونی چاہیے، اباحت سے ندب کا احتمال راجح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ندب کی تعریف ''درمختار'' میں یوں لکھی گئی ہے: ''ومافَعَلَه النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم مرَّةً وتَرَکَهٗ اُخریٰ وما اَحَبَّه السلف''[۱] اور قنوتِ مذکورہ کو آنحضرت ﷺ نے کبھی پڑھا بھی ہے اور کبھی ترک بھی کیا ہے اور خلفائے راشدین وغیرہم نے اسے اختیار بھی فرمایا، اور فقہاء کی اصطلاح میں گو ''لا بأس'' کا اکثر استعمال مباح وترک اولیٰ میں ہوتا ہے، مگر کبھی اس کا استعمال ندب میں بھی ہوتا ہے۔ ''فتح القدیر'' میں مرقوم ہے: ''کلمة لابأسَ اکثرُ استعمالها فی المُباحِ وماترکُه اَولیٰ''[۲] علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ردالمحتار'' میں لکھا ہے کہ: کلمة لابأس قد تُستَعمَلُ فِیْ المَنْدُوْبِ، کمافی البحر۔[۳]

قنوت نازلہ خلیفہ کے ساتھ مخصوص نہیں ائمۂ مساجد بھی پڑھ سکتے ہیں

(چہارم): بحالتِ نازلہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا امام المسلمین سے مخصوص نہیں، بلکہ اور ائمہ بھی اسے پڑھ سکتے ہیں۔ علامہ طحاوی کی روایت سے قبل اس کے جو آثار نقل کئے گئے

۲......شامی ص۴۴۹ ج ۲، باب الوتر والنوافل، کتاب الصلاة، مطلب فی القنوت للنّازلة۔

۱......درمختار ص۲۴۷ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب: ترک المندوب هل یکره تنزیها۔

۲......فتح القدیر ص ج، کتاب ادب القاضی۔

۳......فکلمة ''لا بأس'' وان کان الغالب استعمالها فیما ترکه اولی، لکنها قد تستعمل فی المندوب کما صرح به فی البحر من الجنائز والجهاد،

(شامی ص۲۴۱ ج ۱، مطلب: کلمة لا بأس قد تستعمل فی المندوب، کتاب الطهارة)

ہیں وہ صاف بتا رہے ہیں کہ ابن عباس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم حالانکہ یہ دونوں امام المسلمین نہ تھے، تاہم انہوں نے نازلہ پیش آنے کی صورت میں قنوت پڑھی ہے۔ پس اگر قنوتِ نازلہ امام المسلمین ہی سے مخصوص تھی تو پھر یہ دونوں صحابی رضی اللہ عنہم کیوں پڑھتے؟ علاوہ اس کے ''درمختار'' کی عبارت ''وَلایقنُتُ فی غیرہٖ الا لنازلة'' میں امام سے اگر خاص امام المسلمین ہی مراد ہے تو پھر خصوصیت پر کون سا قرینہ دال ہے؟ کیا ایک حکم کو خصوصیت پر حمل کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں؟ ''نورالانوار'' کی عبارت سابقہ صاف بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فعل کو خصوصیت پر حمل کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے، بغیر دلیل کے خصوصیت پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔[۱]

دفع بلا کے لئے بھی قنوت نازلہ کا پڑھنا جائز و مشروع ہے

(پنجم): نازلۂ جنگ پر، طاعون وغیرہ بلائے عام کو قیاس کر کے اگر نماز فجر میں قنوت بغرض دعائے دفع بلا پڑھی جائے تو جائز و مشروع ہے۔ ''اشباہ'' میں مرقوم ہے کہ:

سُئِلت عن الدّعاء برفع الطاعون سنة تسع و ستين وتسع مائةٍ بالقاهرة ، فاجبتُ ما حاصله : انا لم أر صريحًا ، لكن القنوتَ عندنا فی النازلة ثابتٌ ، وهو الدعاءُ برفعها ، ولا شک ان الطاعون من اشدّ النوازل ، قال فی المصباح : النازلةُ المصيبةُ الشديدةُ ، ثم ذكر ما افاده الطحاوی : ان وقعت فتنةٌ او بَلِيَّةٌ فلا بأسَ به كما فَعَلهُ

---

[۱]...... مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ ایک ایسے ہی سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''قنت الامام' میں امام سے مراد خلیفۃ الاسلام امیر المؤمنین نہیں، بلکہ امام جماعت مراد ہے''۔

(کفایت المفتی ص ۵۱۶ ج ۴۔ ادارۃ الفاروق، کراچی)

رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، الخ۔[۱]

۹۶۹ھ میں قاہرہ میں دعائے رفع طاعون کے متعلق جبکہ مجھ سے سوال کیا گیا، تو میں نے جواب دیا کہ اس کے متعلق کوئی صریح قول میں نے نہیں دیکھا، البتہ نازلہ میں قنوت پڑھنا یعنی اس کے رفع کے لئے دعا کرنا ہمارے نزدیک ثابت ہے، اور شک نہیں کہ طاعون ایک سخت ترین نازلہ ہے۔ ''مصباح'' میں لکھا ہے کہ نازلہ سخت مصیبت کا نام ہے۔ پھر طحاوی کے قول کو نقل کیا ہے کہ: اگر کوئی فتنہ یا بلا واقع ہو تو قنوت خوانی میں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے کچھ حرج نہیں۔

قنوت نازلہ نمازِ فجر ہی سے مخصوص ہے یا نہیں؟

(ششم): قنوت نازلہ نمازِ فجر ہی سے مخصوص ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ ''درمختار'' میں لکھا ہوا ہے کہ: جہری نماز سے مخصوص ہے، اور بعض کا قول ہے کہ نہیں، کل نماز میں پڑھ سکتے ہیں، مگر تحقیق یہی ہے کہ حنفی مذہب میں قنوت نازلہ صرف نماز فجر ہی سے مخصوص ہے۔ چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ردالمحتار'' میں لکھا ہے:

فی البحر والشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة : وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلوٰة الجهر ، وهو قول الثوری واحمد ، وکذا ما فی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایة : اذاوقعت نازلة قنت الامام فی الصلوٰة الجهریة ، لکن فی الأشباه عن الغایة : قنت فی صلوٰة الفجر ، ویؤیده ما فی شرح المنیة حیث قال بعد کلام : فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة ، وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته علیه الصلاة والسلام ، وهو مذهبنا وعلیه الجمهور ،

---

[۱]......الاشباہ والنظائر ص ۲۴۰ ج ۳، الفن الثالث فائدة فی الدعاء برفع الطاعون ، ادارۃ القرآن۔

ثم قال : وامّا القنوت فی الصلوات کلّها للنوازل فلم یقل به الا الشافعی ، وکأنهم حملوا مارُوی عنه علیه الصلاة والسلام انه قنت فی الظهر والعشاء کما فی مسلم ، وانه قنت فی المغرب ایضا کما فی البخاری علی النسخ لعدم ورود المواطبة والتکرار الواردین فی الفجر عنه علیه الصلاة والسلام اہ ، وهو صریح فی أن قنوت النازلة عندنا مختصٌ بصلٰوة الفجر دون غیرها من الصلٰوات الجهریّة او السِّرِیة۔[۱]

''بحر رائق'' و''شرنبلالی'' میں ''شرح نقایہ عن الغایہ'' سے منقول ہے کہ: مسلمانوں پر اگر کوئی نازلہ واقع ہوتو جہری نماز میں امام قنوت پڑھے، یہی ثوری اور احمد کا قول ہے۔

''شرح شیخ اسماعیل'' میں ''بنایہ'' سے منقول ہے کہ: جب کوئی نازلہ واقع ہوتو امام جہری نماز میں قنوت پڑھے، لیکن ''اشباہ'' میں ''غایہ'' سے منقول ہے کہ: صرف نماز فجر ہی میں قنوت پڑھے ''شرح منیہ'' کی عبارت اس کی مؤید ہے، اس میں لکھا ہے کہ: مشروعیت قنوت کی (نماز صبح میں) ہمیشہ کے لئے باقی ہے، اور جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جو قنوت پڑھی ہے، اس کا محمل بھی یہی قنوت ہے، اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور جمہور بھی اسی پر ہیں، پھر لکھا ہے کہ: نوازل کے لئے کل نماز میں قنوت پڑھنا اس کے صرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قائل ہیں، اور ''صحیح مسلم'' میں جو ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہے، اور ''صحیح بخاری'' میں جو ہے کہ آپ نے مغرب میں بھی قنوت پڑھی ہے، اس کو انہوں نے نسخ پر حمل کیا ہے، کیونکہ نماز صبح میں جس قدر قنوت نازلہ کی تکرار اور اور مواظبت آپ سے ثابت ہے اتنی ان میں ثابت نہیں ہے۔ یہ صریح ہے کہ قنوت نازلہ ہمارے نزدیک نماز جہری وسری میں نہیں، صرف نماز فجر ہی

[۱] ......شامی ص ۴۴۸ ج ۲، مطلب فی القنوت النازلة ، باب الوتر والنوافل ، کتاب الصلوة۔

سے مخصوص ہے۔

دعائے قنوت کے الفاظ کیا ہیں؟

یہ تو واضح ہو چکا کہ حنفی مذہب میں بحالتِ وقوعِ نازلہ نمازِ فجر میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے، بلکہ مندوب ہے، مگر ابھی تک یہ نظری (خیالی، قیاسی) ہے کہ دعائے قنوت جو آنحضرت ﷺ سے مروی ہے، اس کے الفاظ کیا ہیں؟ اور اس کے پڑھنے کی کیا صفت ہے؟ اس لئے اس کا بیان کرنا بھی چند مباحث میں مناسب خیال کیا جاتا ہے۔

اول:......مأثور دعائے قنوت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَنَسْتَغْفِرک ونؤمِنُ بکَ ونتوکّلُ علیک ، ونُثنِی علیک الخَیرَ ، ونشکُرُکَ ولانکفرک ، ونخلعُ ونترکُ من یَفْجُرُکَ ، اللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُد وُلَکَ نُصَلِّیْ وَنسجُدُ والیک نسعٰی ، ونحفِد ونرجُوْ رحمتَک ، ونخشٰی عذابک اِنَّ عذابک بالکفار ملحق ، اللّٰهم اهدِنا فیمن هدیت ، وعافِنا فیمن عافیت ، وَتولّنا فیمن تولّیت ، وبارِک لنا فی ما اَعْطیت ، وقِنا شرَّما قضیت ، فاِنکَّ تقضِیْ ولا یُقضٰی علیک ، واِنَّهٗ لایذِلّ من وَّالَیْتَ ، ولا یعِز من عادَیْتَ، تبارکت ربَّنَا وتعالیتَ ، نستغفرک ونتوب الیک ، وصَلّی اللّٰهُ علی النَّبی الکریم ، اللّٰهُمَّ اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات ، والمسلمین والمسلمات ، والِّف بَیْنَ قلوبهم ، واَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِم ، وانْصُرْهُمْ علٰی عدوِّک وعدوّهم ، اللّٰهُمَّ العن الکفرة الذین یَصُدُّوْن عن سَبِیْلِکَ ، وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ ، ویقاتِلون اولیاءک ، اللّٰهم خالِفُ بین کَلِمتِهم ، وزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ ، وأنْزِل بهم بأسَک الَّذی لا تردُّه عن القوم المجرمین ، اللّٰهُمَّ انی اعوذُ برضاک من سخطِک ، وبمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ ، واعوذبک مِنک لا اُحْصِیْ

ثناءً علیک ، أنت کما اَثْنَیْتَ علی نَفْسِکَ۔ ۱

قنوت نازلہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا بعد میں؟

دوم:……دعائے قنوت جو نازلہ میں پڑھی جاتی ہے، قبل رکوع پڑھی جائے یا بعد رکوع ؟اس میں اختلاف ہے،حموی نے لکھا ہے کہ: قبل رکوع پڑھی جائے ،اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: اظہر یہی ہے کہ بعد رکوع پڑھی جائے ،چنانچہ لکھتے ہیں:

وانه يقنت بعد الركوع لا قبله ، بدليل ان ما استدل به الشافعي على قنوت الفجر ، وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماؤنا على القنوت للنازلة ، ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بأنه بعده ، واستظهر الحموي انه قبله ، والاظهر ما قلناه والله اعلم ۔ ۲

اقول وذلک لانه يلزم على ما قال الحموي العدول عن صريح الحديث من غير ضرورة ، وهو ما روي وفي الصحيحين عن ابی هريرة انَّ رسول اللّٰهِ صلّى الله عليه و سلّم كان اذا اراد اَنْ يدعُوَ علٰى اَحَدَ اويدعو لِاَحَدٍ قنت بعد الركوع ،

رہی ''فتح القدیر'' کی عبارت ''ولمّا ترجح ذالک خرج مابعد الرّكوع من كونه محلاًّ للقنوت'' ۳ یہ قنوت نازلہ کے متعلق نہیں، بلکہ قنوت وتر کے متعلق ہے، چنانچہ

۱……نسائی ص۲۵۳، باب الدعاء فی الوتر ،کتاب قیام اللیل وتطوع النهار ۔ السنن الکبری للبیهقی ص۲۰۹ ج۲، باب دعاء القنوت ۔مصنف ابن ابی شیبۃ (طیب اکیڈمی،ملتان) ص۲۰۰/۲۰۱/۲۰۵/۲۱۳/۲۱۴/۲۱۵/۲۱۶/ج ۲ ۔زادالمعاد ص۲۷۳ ج۱ ۔حاشیۃ الطحطاوی ص۳۷۳، باب الوتر و احکامه ۔شامی ص۴۴۲ ج۲، باب الوتر والنوافل ۔الدعاء المسنون ص۱۹۲۔

۲……شامی ص۴۴۹ ج۲، مطلب فی القنوت النازلة ، باب الوتر والنوافل ، کتاب الصلوۃ۔

۳……فتح القدیر ص۴۴۴ ج۱، باب صلاۃ الوتر ، کتاب الصلاۃ۔

سیاق وسباقِ عبارت اس پر صریح دال ہے۔

قنوت نازلہ امام ومقتدی دونوں پڑھیں یا مقتدی صرف آمین کہتا رہے؟

سوم: ......قنوت نازلہ کو امام ومقتدی دونوں سراً پڑھیں، اور اگر امام جہراً پڑھے اور مقتدی خفیہ آمین کہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہما جو قنوت نازلہ کی ماخذ ہے، اس میں ''یجهر بذلک ویؤمن من خلفه'' صراحۃً موجود ہے۔ [۱]

''فتح القدیر'' میں مرقوم ہے:

واذا دعا الامام : یعنی اللّٰهم اهدنی فیمن هدیت او غیره بعد ذلک هل یُتَابِعُوْنَه ؟ ذکر فی الفتاوی خلافا بین ابی یوسف ومحمد رحمهما اللّٰه ، فی قول محمد لا ولکن یؤمنون۔ [۲]

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''والذی یظهر لی اَنَّ الْمُقْتَدِی یتابع اِمامه الّا اذْ جَهَرَ فَیُؤَمِّنُ'' [۳]

خصوصاً جبکہ مقتدی دعائے قنوت نازلہ سے واقف ہوں تو اس وقت جہراً پڑھنا چاہئے، حالانکہ قنوت وتر کو خفیہ پڑھنا امام ومقتدی دونوں کے لئے مستحب ومختار لکھا گیا ہے، تاہم اس سے اگر مقتدی ناواقف ہوں تو اس کا جہر کرنا امام کے لئے مستحب اور افضل قرار دیا گیا ہے۔ ''مراقی الفلاح'' میں شرنبلالی نے لکھا ہے:

---

[۱]......بخاری شریف ص ۶۵۵ ج ۲، باب قوله تعالی : لیس لک من الامر شئی ، کتاب التفسیر۔

[۲]......فتح القدیر ص ۴۵۴ ج ۱، باب صلاة الوتر ، کتاب الصلاة۔

[۳]......شامی ص ۴۴۹ ج ۲، مطلب فی القنوت النازلة ، باب الوتر والنوافل ، کتاب الصلوة۔

(والمؤتم يقرأ القنوت كالامام) على الاصح و يخفى الامام والقوم هو الصحيح ، لكن استحب للامام الجهر به فى بلاد العجم ليتعلموه كما جهر عمر رضى الله عنه بالثناء حين قدم عليه وفد العراق ، ولذا فصل بعضهم ان يعلم القوم فالافضل للامام الجهر ليتعلموا ، والا فالاخفاء افضل [۱]

قنوت نازلہ پڑھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے یا نہیں؟

چہارم:......دعائے ''اللّٰهم اهدنا فيمن هديت'' کو ہاتھ اٹھائے ہوئے پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اس کے متعلق ''فتح القدیر'' میں مرقوم ہے:

قال : ثم اذا شرع فى دعاء القنوت قال " اللّٰهم اهْدِنى فيمن هديت " لم يَذْكُرُ رفع اليدين فيه ، والذى فى ترجمة ابى يوسف قال احمد بن ابى عمران الفقيه : حدثنى فرج مولى ابى يوسف قال : رأيتُ مولاى ابا يوسف اِذَا دَخَلَ فى القنوت لِلْوِتر رفع يدَيْه فى الدّعاءِ ، قال ابن ابى عمران كان فَرَجٌ ثقة ۔ [۲]

وفى مَرَاقِى الفلاح وعن ابى يوسف يرفعهما كما كان ابن مسعود رضى الله عنه يرفعهما الى صدره وبطونهما الى السَّمَاء ۔ [۳]

اقول هذا فى دُعآءِ الهداية كما يَدَلُّ عَلَيْهِ عِبارة الفتح ، وأما دعاءِ الاستعانة فالْاَصَحُّ فيه الاعتماد عند الشيخين كما لا يخفى ، ومِنْ ثَمَّ حصلَ التوفيق بين قول ابى يوسف رحمة الله عليه وفعله فافهم ، هٰذا ماظَهَرَ لى ، والحمد لله على ذلك

[۱]......حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۳۸۲، باب الوتر واحكامه ، كتاب الصلوة ۔
[۲]......فتح القدیر ص۴۴۶ ج، باب صلوة الوتر ، كتاب الصلاة ۔
[۳]......حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۳۷۶، باب الوتر واحكامه ، كتاب الصلوة ۔

والصلٰوة والسلام من تَشِعُّ بنور رسالته الحوَالِکُ ، وعلى اٰله واصحابه المنتهجين اَقْوَمَ المَسَالِکِ۔

عبدالحیٔ عفی عنہ

خطیب: جامع مسجد رنگون

تقریظ از: جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب شاہجہانپوری

مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حامدا وّمصليّا ، اما بعد! رسالہ ’’اجابة السّائل عن القنوت فى النّوازل ‘‘ اپنی موضوعیت میں ایک نہایت ہی قابل قدر اور گراں بہار رسالہ ہے، جس سے مصنف شکر اللّٰه سعیھم کی کمالِ لیاقت اور تبحر علمی اچھی طرح ظاہر ہورہی ہے، اس رسالہ کی تصنیف سے فی الحقیقت مصنف کثّر اللہ امثالھم نے اسلامی دنیا پر ایک نہایت گراں بہا احسان کیا ہے، کیونکہ اردو زبان میں (جو ہماری ملکی زبان ہے) آج تک اس مبحث پر کوئی رسالہ نہیں لکھا گیا ہے، اور درحقیقت عوام اور بعض نام کے پڑھے لکھے کی ناواقفیت کی یہی وجہ بھی ہے۔ سلاست عبارت اور حلاوت مضامین سے مصنف کی اس مسئلہ سے جودت ذہنی اور تقریب ادلہ اور ترتیب اسئلہ واجوبہ سے متانت طبع ظاہر ہوتی ہے۔ تنقید روایات اور تحقیق مسئلہ میں علامۂ ممدوح نے جو پہلو اختیار کیا ہے وہ گویا خالص انہیں کا حصہ ہے۔ کوتاہ بین اور عیب جو نظر بھی اگر انصاف اور صداقت کی نگاہ سے اس رسالہ کو دیکھیں تو نہایت آسانی سے انہیں معلوم ہوجائے گا کہ مصنف قادر الکلام نے نہایت احتیاط اور توسط سے کام لے کر گویا ’’دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے‘‘۔ حق جل وعلا اپنے حبیب پاک سیدالانبیاء علیه وعلى اله الف الف التحية والثناء کے طفیل سے اس رسالۂ ہذا کو مقبولِ انام اور باعثِ نفع خاص وعام بنائے۔ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين ، والصلوة والسلام على سيد المرسلين ، واله الطيبين الطاهرين الى يوم الدين ،

کتبہ الفقیر: محمد اشرف علی عفی عنہ

تقریظ از:

جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب سلطان پوری

مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم ، اما بعد !

فللہ درالمصنف جن کی فیوض تحقیقات سے ہمیشہ علمی دنیا میں ایک نہ ایک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مصنف ممدوح کی وسعتِ نظر اور جامعیت پر ان کی مختلف علوم وفنون میں تصانیف مثل نزہۃ الانظام، ونظم الدرر، وعقد الفرائد، وکلمۃ الحق [۱] وبصائر وغیرہ کافی وافی دلیل ہیں۔

اس کتاب کو جو انصاف کی نگاہ سے دیکھے گا۔ آپ کی قابلیت کا تہ دل سے معترف ہوگا۔ اس پر آشوب زمانہ میں جب کہ کساد بازاری [۲] ہر طرف نظر آرہی ہے۔ مصنف ممدوح جیسے حضرات قابلِ قدر ہیں، جن سے علمی اسلامی دنیا کو ہمیشہ فیض پہنچتا رہتا ہے۔ خداوند کریم مصنف عالی قدر کو ہمیشہ قائم وسالم رکھ کر محسود اقران بنائے۔

کتبہ

عبدالرحمٰن غفرلہ

---

[۱]..... کلمہ الحق کتاب قارئین کے پاس موجود ہوتو ہم کو ازراہِ کرم عنایت فرمادیں تاکہ بارِ دوم اشاعت پذیر ہو۔ مہتمم مدرسہ۔

[۲]..... کساد بازاری: بازار میں خرید وفروخت کا نہ ہونا۔ مندا ہونا۔ سستا ہونا۔ (فیروز اللغات: ک۔س)

عرض ناشر، از:

مرتب ’’اکابرین گجرات‘‘ مولانا عبدالحئیؒ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اللہ جل شانہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے برگزیدہ بندوں کے لئے علوم نبویہ اور مسائل شریفہ کے قیمتی سرمایوں کو محفوظ فرمادیا۔ ان قیمتی سرمایوں کو علماء امت کی علمی اور تصنیفی وراثتوں کو باقی رکھنا اور عام کرنا آج کے مذہب کش اور کم علمی کے دور میں امت کے ہر فرد بشر کا فرض منصبی ہے۔ ہم اس فرض منصبی سے سبکدوشی کے لئے ہمارے بزرگ (حضرت مولانا عبدالحئیؒ صاحب مرحوم کفلیتوی) کا تیسرا رسالہ بنام نامی ’’اجابة السّائل عن القنوت فی النّوازل‘‘ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ہم آپ کی خدمت میں مولانا مرحوم کے دو رسالے پیش کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم نے ایام جنگ ترکی واٹلی کے نازک دور میں یہ رسالہ تحریر فرما کر امت مسلمہ کی آنے والی نسلوں پر احسان عظیم فرمایا ہے، کیونکہ مذاہب حنفیہ کے بہت سے ایسے مسائل جن سے عوام اور ہم کم علم لوگ نامانوس اور ناواقف ہیں اور بلا تامل یہ کہنے پر تلے ہوئے ہیں یہ حنفیہ کے نزدیک بالکل خلاف ہیں۔ ایسے مسائل میں سے ایک قنوت نازلہ ہے، جس کو مولانا مرحوم نے کتب احناف سے اپنی عرق ریزی کے بعد محدثانہ اور

نوٹ: حضرة العلام مولانا عبدالحئیؒ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ کے رسائل کی غالبا دوسری مرتبہ اشاعت انہیں کے ہم نام و ہم قریہ: حضرت مولانا عبدالحئیؒ صاحب (مرتب اکابرین گجرات) کی قابل قدر کوشش سے ہوئی، جزاکم اللہ تعالی احسن الجزاء۔ اس رسالہ کی ترتیب کے بعد موصوف کا ’’پیش لفظ‘‘ موصول ہوا اس لئے اسے رسالہ کے آخر میں رکھا گیا ہے۔ مرغوب احمد

فقیہانہ رنگ میں رنگ کر تحریر فرمایا ہے، آمین۔

فی زماننا عالم اسلام اور مسلمانوں پر طرح طرح کے مصائب کا نزول ہے کہیں اور کسی جگہ امن و اطمینان کی زندگی میسر نہیں۔ خصوصا مسلمانان عرب پر یہودیت کے جو مظالم رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں، اور نصرانیت کے جو مہذب فتنے پے در پے آرہے ہیں، ان کے سد باب اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے آقائے نامدار رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کو اپنا کر ہی سکون و اطمینان کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالی ہم سب کو اپنے برگزیدہ بندے کے طفیل میں اپنی طرف متوجہ فرما کر اپنی رضائے کاملہ عطا فرماویں اور مولانا کو اپنی رحمت خاصہ سے نوازیں، آمین۔

احقر

عبدالحئ بن مولوی حکیم سلیمان غفرلہ، کفلیتوی

خادم مدرسہ اسلامیہ کفلیتہ، ضلع سورت

یکم جمادی الآخر ۱۳۸۷ھ

قنوت نازلہ کے مسائل

اس رسالہ میں قنوت نازلہ کے مسائل مختصر طور پر جمع کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی بعض ایسے مسائل جن میں فقہاء کی عبارتیں یا ہمارے اکابر کے فتاوی میں اختلاف پایا جاتا ہے' حاشیہ میں ان کی تحقیق بھی کی گئی ہے۔

مرتب

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

قنوت نازلہ کے مسائل

مسئلہ:......قنوت نازلہ کا حکم منسوخ نہیں ہے۔

مسئلہ:......احناف کے نزدیک ہمیشہ فجر میں قنوت نازلہ پڑھنا منسوخ ہے۔[۱]

مسئلہ:......مسلمانوں پر کوئی عالمگیر مصیبت نازل ہو جائے تو قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے

مسئلہ:...... ہلاکت خیز طوفان کے وقت بھی قنوت نازلہ پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ:......طاعون کے وقت بھی قنوت نازلہ پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ:......قنوت نازلہ کے لئے امیر المؤمنین کا ہونا شرط نہیں، امام جماعت کافی ہے۔[۲]

---

[۱]......حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری رحمہ اللہ سے ایک سوال کیا گیا کہ:

اگر کوئی امام دعائے قنوت پڑھنے سے منکر ہو تو اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا کہ:

حادثۂ عظیمہ کے وقت قنوت نازلہ جہری نمازوں میں پڑھنے کا ثبوت احادیث وفقہ میں صریح طور پر موجود ہے، گو بعض روایات احادیث سے پانچوں نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے، لیکن سری روایات کے بعض رواۃ میں ضعف ہے، اس لئے حنفیوں نے احتیاطاً سری نمازوں میں قنوت نہ پڑھنے کو مستحسن سمجھا ہے۔

فی الدر المختار ص۲۰۷ج۱: ’’ولا یقنت لغیرہ فیقنت الامام فی الجھریۃ‘‘۔

اگر کوئی امام قنوت کی مشروعیت معلوم ہونے کے بعد بھی اس کے جواز کا منکر ہو تو یہ ان کی لاعلمی و ہٹ دھرمی کی دلیل ہے۔ امام سے دلیل پوچھی جاوے۔ نماز بہر حال ان کے پیچھے درست ہے، ممکن ہے کہ امام کو دعائے قنوت یاد نہ ہو، اس لئے انکار کرتے ہوں، اگر ایسا ہی ہو تو بجائے ان کے کسی اور امام کو کھڑا کیا جاوے جسے دعائے قنوت یاد ہو۔ (مرغوب الفتاوی ص۴۶۵ ج۲، باب الوتر والنوافل)

[۲]......مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ:

’قنوت نازلہ ائمہ مساجد کو پڑھنے کی اجازت نہیں، بلکہ امام سے مراد خلیفۃ المسلمین ہے‘‘

اس سوال کے جواب میں حضرت رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

مسئلہ:......قنوت نازلہ پڑھنے کے لئے دنوں کی کوئی تحدید نہیں، جب تک مصیبت و بلا عام ہو وہاں تک پڑھیں۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۳۷۳ ج ۲) ۱؎

''قنت الامام' میں امام سے مراد خلیفۃ الاسلام نہیں ہے، بلکہ امام جماعت مراد ہے، اس کی دلیل یہ ہے جو شامی میں مذکور ہے: ''وظاهر تقييدهم بالامام انه لايقنت المنفرد ، وهل المقتدى مثله ام لا ؟'' یعنی فقہ کی روایات میں قنوت کو امام کے ساتھ اس لئے مقید کیا گیا ہے کہ منفرد قنوت نازلہ نہ پڑھے اور آیا مقتدی بھی اسی طرح یعنی منفرد کے مثل ہے یا نہیں؟

دیکھئے! لفظ امام کو منفرد اور مقتدی کے مقابل سمجھا ہے نہ کہ خلیفۃ المسلمین کے معنی میں، ورنہ یوں کہتے کہ خلیفۃ المسلمین کے علاوہ کوئی نہ پڑھے۔ اور پھر مقتدی کے لئے قنوت پڑھنے کو ترجیح دی ہے جبکہ امام سرا پڑھے، اور امام جہر سے پڑھے تو مقتدی آمین کہتا رہے۔

(کفایت المفتی ص ۵۱۶ ج ۴۔ ادارۃ الفاروق کراچی)

۱؎......آپ ﷺ سے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھنا ثابت ہے، اس لئے بعض نے ایک ماہ سے زائد کی اجازت نہیں دی۔ ''ولا ينبغي ان يزيد القنوت على شهر واحد سواء كشف الكرب ام لا''۔

(کفایت المفتی ص ۲۵۴)

مگر صحیح یہی ہے کہ ایک ماہ سے زیادہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ ایک روایت میں چالیس دن تک پڑھنا بھی آیا ہے۔ (فتح القدیر ۴۳۵ ج ۱) اور ایک روایت سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔

وَاَصْبَحَ رَسول الله صلّى اللّه عليه وسلّم ذاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اَیْ للمستضعَفِيْنَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لـه صلّى اللّه عليه وسلّم فقال : أوَمَا تراهم قد قَدِمُوْا ؟۔ (طحاوی شریف ص ۳۱۴ ج ۱ (طبع بیروت) باب القنوت فی صلاۃ الفجر و غیرها ، كتاب الصلاة۔ ابوداؤد شریف ص ۲۱۳ ج ۱ (رحمانیہ) باب القنوت فی الصلاۃ)

جب ایک روز آنحضرت ﷺ نے ان کمزوروں کے لئے صبح کو دعا نہیں کی تو میں نے آپ کو یاد دلایا، فرمایا کہ: تم نہیں دیکھتے کہ وہ آ گئے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرات صحابہ کی رہائی تک دعا کا اہتمام فرمایا۔ اس لئے مسلمانوں پر کبھی ایسے حالات آ جائیں تو ان کے زائل ہونے تک قنوت نازلہ پڑھنا درست ہے۔

قنوت نازلہ کن نمازوں میں پڑھی جائے؟

مسئلہ:......قنوت نازلہ ہر جہری نمازوں میں پڑھنے میں تو کوئی اختلاف نہیں۔

مسئلہ:......قنوت نازلہ جمعہ کی نماز میں پڑھنا درست ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۵۵ ج ۴)

مسئلہ:......سری نمازوں میں بھی پڑھنا جائز ہے۔[۱]

مسئلہ:...... پانچوں نمازوں میں پڑھنے والوں پر نکیر نہ کی جائے۔

۱......مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

پس میرا خیال اب تک یہی ہے کہ حنفیہ کے یہاں صلوۃ الجہر کی روایت بھی ہے اور صلوۃ الفجر کی بھی۔ اور صلوۃ الجہر کی روایت چونکہ موجہ بالا حادیث ہے، اس لئے اس پر عمل کرنے میں حنفیت کی رو سے بھی مضائقہ نہیں۔ رہا یہ کہ سری نمازوں کے لئے بھی قنوت کی روایتیں حدیث کی موجود ہیں تو میں حنفیت کے لحاظ سے ان پر عمل کی رائے نہیں رکھتا، اگرچہ ان کو بھی منسوخ نہیں سمجھتا، کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں اور علامہ نوح آفندی (رحمہ اللہ) یا مثل ان کے دیگر متأخرین کی تصریح بالنسخ کو اس اختلاف کی صورت میں ناکافی سمجھتا ہوں، تاوقتیکہ یہ متقدمین سے تصریح نقل نہ فرمائیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت بھی تخصیص بالفجر میں صریح نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۵۲۷ ج ۴۔ ادارۃ الفاروق کراچی)

۲......حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ان جزئیات کے بعد جہری نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنے میں شک کرنا بیجا ہے، بلکہ اگر اہل محلّہ باہمی اتفاق سے پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھیں تو ان پر بھی انکار نہ کرے کہ یہ امر حضور ﷺ سے ثابت ہوا ہے۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿ وما يفعلوا من خير فلن يكفروه ﴾ سورۂ آل عمران آیت ۱۱۵۔ اور یہ لوگ جو نیک کام کریں گے اس سے محروم نہ کئے جائیں گے۔

﴿ ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات ﴾ سورۂ بقرہ آیت ۱۴۸۔ اور ہر شخص (ذی مذہب) کے واسطے ایک ایک قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ (عبادت میں) منہ کرتا رہا ہے سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ (مرغوب الفتاوی ص ۴۶۴ ج ۲، باب الوتر والنوافل)

قنوت نازلہ نماز میں کس جگہ اور کس طرح پڑھی جائے؟

مسئلہ:......قوی یہ ہے کہ نماز کے آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ:......فجر کی دوسری، مغرب کی تیسری اور عشاء کی چوتھی رکعت میں رکوع کے بعد امام زور سے دعائے قنوت پڑھے، اور مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتا رہے۔

مسئلہ:......مقتدی کا قنوت نازلہ کی دعا میں زور سے آمین کہنا بھی ناجائز نہیں، مگر بہتر بھی نہیں۔ (کفایت المفتی ص ۵۱۶ ج ۴۔ ادارۃ الفاروق کراچی) [1]

مسئلہ:......مقتدی کو بھی قنوت نازلہ کی دعا یاد ہو تو وہ بھی امام کے ساتھ آہستہ پڑھتا رہے۔[2]

---

[1]......حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

مقتدی آمین جہراً کہیں یا سراً، اس کی کوئی تصریح فقہاء کے کلام میں نہیں ملی، البتہ ''کبیری شرح منیہ'' میں قنوت وتر کے بارے میں لکھا ہے کہ ''وان قنت المقتدی او امن لا یرفع صوتہ بالاتفاق لئلا یشوش غیرہ ولان الاصل فی الدعاء الاخفاء'' اس سے رجحان اس طرف ہوتا ہے کہ مقتدی آمین سراً کہیں جہراً نہ کہیں۔ (جواہر الفقہ ص ۳۷۱ ج ۱)

[2]......عالمگیری میں ہے: ''ان قنت الامام فی صلوۃ الفجر سکت من خلفہ کذا فی الھدایۃ، ویقف قائما وھو الصحیح'' (ص ۱۱۱ ج ۱، الباب الثامن فی صلوۃ الوتر)

وفی الدر المختار: ''بل یقف ساکتا علی الاظھر مرسلا یدیہ''۔ (ص ۴۴۶ ج ۲، باب الوتر والنوافل)

اس سے معلوم ہوتا ہے مقتدی خاموش رہے، مگر فقہ کی دوسری کتابوں کی طرف مراجعت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی بھی پڑھ سکتا ہے، اس لئے ''عالمگیری'' کی اس عبارت سے وجوب نہ سمجھنا چاہئے۔

''قال ابو یوسف رحمہ اللہ: یتابعونہ ویقرؤون معہ ایضا، وقال: محمد رحمہ اللہ: لا یتابعونہ ولکن یؤمنون'' (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۸۲ (قدیمی) باب الوتر، کتاب الصلاۃ)

''اما المقتدی فھو مخیر بین ثلاثۃ اشیاء: قد اختلف فیھا ان شاء قنت مخافتۃ وھو مختار صاحب محیط واکثر المحققین، وان شاء امن، وان شاء سکت، کلہ مروی علی وجہ الاختلاف بین ابی یوسف ومحمد، وان قنت المقتدی او امن لا یرفع صوتہ بالا تفاق لئلا یشوش غیرہ،

مسئلہ:......دعائے قنوت پڑھتے وقت شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا مسنون ہے اور یہی راجح واولی ہے۔ ؎۱

مسئلہ:......اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ہاتھ کو چھوڑے رکھے، اس لئے کوئی ہاتھ نہ باندھے تو بھی جائز ہے۔ ؎۲

ولان الاصل فی الدعاء الاخفاء''۔(الحلبی الکبیر ،ص۴۲۳، ۴۲۴،سہیل اکیڈمی)

؎۱......امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے قنوت میں سینے تک ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

عن ابی یوسف انہ یرفعهما الی صدرہ وبطونهما الی السماء'' امداد ، والظاهر انه یبقیهما کذلک الی تمام الدعاء و علی هذه الروایة ، تامل۔

(رد المحتار ا ص۶/۲ سعید۔کفایت المفتی ص ۵۴۰ ج ۴۔ادارۃ الفاروق کراچی)

؎۲......حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

مسئلہ مختلف فیہ ہے، دلائل سے دونوں طرف گنجائش ہے، اور ممکن ہے کہ ترجیح قواعد سے وضع کو ہو، کما هو مقتضی مذهب الشیخین ،لیکن عارض التباس وتشویش عوام کی وجہ سے ارسال کو ترجیح دی جاسکتی ہے، کما هو مقتضی مذهب محمد، اور ثناوصلوۃ جنازہ وقنوت وتر میں یہ عارض نہیں ہے، اس لئے وہاں راجح پر عمل کیا گیا۔ اور اس عارض کی قوت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مجمع عظیم میں سجدۂ سہو کو باوجود اس کے وجوب کے ترک کردیا جاتا ہے، اور وضع تو درجہ میں سجود سہو سے بہت ادنی ہے، فهو احق بالترک ،اور التباس کا ارتفاع اخفاء قنوت سے اس لئے نہیں ہوسکتا کہ سہو پر محمول کیا جاسکتا ہے، اور اگر سہو ہوگیا تو اسی طرح اس کے بعد سجدہ میں چلے جانے سے بھی اس کا ارتفاع نہیں ہوسکتا کہ اس سے پہلے التباس ہوچکے گا، پھر سجدہ میں جانے سے تشویش بڑھے گی کہ رکوع کیوں نہیں کیا؟ ورنہ ایسا ارتفاع تو سجدۂ سہو کے بعد تشہد میں بیٹھنے سے پھر بعد میں مکرر سلام پھیرنے سے بھی مرتفع ہوسکتا تھا، مگر فقہاء نے اس کا اعتبار نہیں کیا، اس لئے کہ عوام غلبۂ جہل سے ان قرائن سے کیا استدلال کرسکتے ہیں اور اپنی نماز کو تباہ کرتے ہیں، واللہ اعلم۔ باقی دوسری جانب میں بھی مجھ کو تنگی نہیں۔

(امداد الفتاوی ص ۴۵۸ ج ۱ طبع: زکریا بک ڈپو، دیوبند۔ص ۳۰۳ ج ۱ طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی)

مسئلہ:......اور سینے تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو بھی درست ہے۔[۱]

مسئلہ:......مسلمان اور غیر مسلم کے مکانات و رہائش ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے قنوت نازلہ کی دعا ''دمّر دیارھم'' کے بجائے ''دمّر اشرارھم'' کہنا مناسب ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص ۲۴۸ ج ۱۱، مکتبہ محمودیہ)

مسئلہ:......مقتدی نے دعا میں ''تبارکت وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام'' پر آمین کے بجائے بیشک کہہ دیا تو اس نماز کا اعادہ کرلے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۲۵۳ ج ۱۱، مکتبہ محمودیہ)

مسئلہ:...... جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ اپنی نماز میں اور عورتیں اپنی نماز میں قنوت پڑھیں یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی اجازت یا ممانعت کی تصریح میں نے نہیں دیکھی، بجز فقہاء کے اس قول کے کہ ''قنت الامام'' مگر ظاہر ہے کہ یہ حکم باعتبار اصل ہے، کیونکہ

---

[۱]......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہاتھ اٹھانے کی صراحت آئی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من صلاة الصبح فى الركعة الثانية يرفع يديه فيها ، فيدعو بهذا الدعاء " اللهم اهدنى فيمن هديت " الخ۔

(زاد المعاد فى هدى خير العباد ص ۱۰۰، دار الفكر ، فصل قنوته صلى الله عليه وسلم فى الصلاة)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں جب رکوع سے سر اٹھاتے تو قومے میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: ''اللهم اهدنى فيمن هديت''۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تضعیف کی ہے، لیکن حاکم رحمہ اللہ سے اس کی تصحیح بھی خود ہی نقل فرمائی ہے۔ البتہ اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ ہاتھ اٹھانے سے کیا مراد ہے، آیا ابتداء میں دعا شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا، جیسے تکبیر تحریمہ یا قنوت وتر کے وقت اٹھاتے ہیں یا تمام دعا پڑھنے اور آخر ختم کرنے تک اٹھائے رکھنا، جیسے دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہیں، پھر بھی چونکہ حدیث میں یہ احتمال بھی ہے، اس لئے ہاتھ اٹھانے والوں سے بھی جھگڑنا مناسب نہیں ہے، اسی طرح جو لوگ ہاتھ چھوڑ کر پڑھیں ان کے لئے بھی امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق گنجائش ہے، اس لئے ان سے بھی جھگڑنے کا موقع نہیں ہے۔ (رد المحتار ا ص ۶/۲ سعید۔ کفایت المفتی ص ۵۴۱ ج ۴۔ ادارۃ الفاروق کراچی)

فرائض میں اصل یہی ہے کہ وہ جماعت سے ادا کئے جائیں اور منفرد کے حکم سے سکوت ہے ،تاہم ممانعت کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ۔ (کفایت المفتی ص۵۴۲ ج ۴۔ادارۃ الفاروق کراچی)

ملک اور زمانہ کے حالات کی رعایت کرتے ہوئے قنوت نازلہ پڑھے

مسئلہ:......اس وقت غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مقیم ہے، اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اپنے ہی جاسوسی اور مخبری کے ذریعہ مسلمانوں اور مساجد کی باتیں غیروں تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں ہر وقت اور معمولی معمولی عذر کی بنا پر قنوت نازلہ کا مساجد میں اہتمام کرنا اور حکومتوں کو اپنا دشمن بنانا کوئی عقلمندی کا کام نہیں، ایسے وقت میں بہتر یہ ہے کہ بجائے اجتماعی طور پر قنوت نازلہ پڑھنے کے انفرادی دعا کا اہتمام کیا جائے۔ اور حق یہ ہے کہ جن غیر مسلم ممالک میں ہم رہ رہے ہیں، ان ممالک میں بہت سے اسلامی ملکوں سے زیادہ امن اور اطمینان ہمیں حاصل ہے، اور بڑی آسانی وسہولت سے ہم یہاں مختلف شعبوں کے ذریعہ دین متین کی اہم خدمات انجام دے سکتے ہیں، اور اللہ کے بعض بندے الحمدللہ دے رہے ہیں، اس لئے ان لوگوں کے لئے ہمارے قلوب میں ہمدردی ہونی چاہئے، اور ان کے لئے خصوصی دعا و دعوت کا اہتمام کرنا چاہئے، اور ان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرکے ان کو اسلام سے قریب کرنے کی سخت ضرورت ہے، ھذا ما ظھر لی ، واللہ تعالی اعلم۔

صرف قنوت نازلہ کافی نہیں

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

بیشک مصائب وآفات کے ازالہ کے لئے قنوت نازلہ پڑھنے اور دعا کرنے کا یہ خاص وقت ہے، لیکن صرف دعا کرنا کافی نہیں، بلکہ جن معاصی کے پاداش میں یہ مصائب آئے

ہیں ان معاصی سے توبہ کرنا اوران کو ترک کرنا لابدی اورضروری ہے۔

لہذا معاصی میں انہماک کے ساتھ رسمی طور پر قنوت نازلہ پڑھ لینا بے معنی ہے، جیسے کنویں میں چوہے کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوجاوے تو پہلے چوہا نکالنے کے بعد بیس سے تیس ڈول پانی نکال لینے سے کنواں پاک ہوجاتا ہے، چوہا نکالے بغیر بیس سے تیس ڈول پانی نکالنے کے باوجود کنواں پاک نہ ہوگا۔

بالکل اسی طرح سب سے پہلے گناہوں سے توبہ کرکے پھر آفات کے ازالہ کے لئے قنوت نازلہ پڑھی جائے تب ہی مقصود حاصل ہوگا، گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کئے بغیر گناہوں میں ملوث رہنے کے ساتھ قنوت نازلہ پڑھنے کا کیا مطلب؟

(فتاوی رحیمیہ ص ۱۴۱/۱۴۳ ج ۸ (قدیم) ص ۳۲۸ ج ۳، مکتبۃ الاحسان دیوبند)

حضرت مولانا سیدزوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

قنوت نازلہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کی کثرت' ظلم وزیادتی اور فسق وفجور اور ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کریں، حقوق العباد کی ادائیگی کا پورا پورا لحاظ رکھیں، آپس میں محبت وہمدردی اور اتفاق پیدا کریں، لہو ولعب سے پرہیز کریں، اوراپنے خالق خدائے بزرگ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کے ساتھ مناجات ودعا کریں، غرضیکہ ہر قسم کے اوامر واخلاق حسنہ پر عمل کی کوشش کریں اور ہر قسم کی منکرات وبرائی سے بچیں۔

(عمدۃ الفقہ ص ۲۹۵ ج ۲، قنوت نازلہ اوراس کے متعلقہ مسائل ص)

قنوت نازلہ کی ماثور دعا

قنوت نازلہ کے اکثر فقرے تو حدیثوں میں ایک طرح کے منقول ہیں، لیکن بعض روایات میں اضافہ بھی، مولانا محمد عبداللہ طارق دہلوی نے ''قنوت نازلہ'' نامی اپنے مختصر

مفید رسالہ (ص ۱۶) میں دعاء کے متفرق فقروں کو جمع کیا ہے، انہی کے اس رسالہ سے دعاء اس کا ترجمہ اور الفاظ کے متعلق اس کی وضاحت درج ہے، فجزاہ اللہ خیرا الجزاء:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا اَعْطَيْتَ ، وَقِنَا شَرَّمَا قَضَيْتَ ، فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَايُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَن وَّالَيْتَ ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ، وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ، نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ، وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ ، وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۔[۱]

اے اللہ جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے' ان لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی ہدایت عطا فرما، اور جن لوگوں کو تو نے آفتوں اور بلاؤں سے عافیت فرما رکھی ہے' ان کے ساتھ ہمیں بھی ہر قسم کی آفتوں اور بلاؤں سے عافیت نصیب فرما، اور جن لوگوں کا تو ذمہ دار اور ضامن بن گیا ہے' انہی کے ساتھ ہماری بھی ذمہ داری اور ضمانت لے لے، اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو کچھ تو نے ہمارے لئے مقدر فرما رکھا ہے اس کے شر سے ہمیں بچا لے، کیونکہ تیرا حکم سب پر چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو

[۱]..... نسائی ص ۲۵۳، باب الدعاء فی الوتر، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار ۔ السنن الکبری للبیهقی ص ۲۰۹ ج ۲، باب دعاء القنوت ۔ مصنف ابن ابی شیبۃ (طیب اکیڈمی، ملتان) ص ۲۰۰/ ۲۰۱/ ۲۰۵/ ۲۱۳/ ۲۱۴/ ۲۱۵/ ۲۱۶/ ج ۲ ۔ زاد المعاد ص ۲۷۳ ج ۱ ۔ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۷۳، باب الوتر و احکامه ۔ شامی ص ۴۴۲ ج ۲، باب الوتر والنوافل ۔ الدعاء المسنون ص ۱۹۲ ۔

نگہبان ہوجائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا، اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے پروردگار! تو بہت برکتوں والا اور بلند و برتر ہے، اور (اے مالک!) تجھ سے بچ کر تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں ہے، ہم تجھ ہی سے مغفرت مانگتے ہیں' اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں، اور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود وسلام نازل فرما، اے اللہ ! مغفرت فرمادے تمام صاحب ایمان مردوں اور عورتوں' اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی، اور ان کے دلوں میں باہم محبت و الفت پیدا کردے، اور ان کے آپس کے تعلقات کو سنوار دے، اور اپنے دشمنوں اور خود ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد فرما (پروردگار!) وہ کفار جو تیری راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں' تیرے پیغمبروں (اور دین کے داعیوں کو) جھٹلاتے ہیں' اور تیرے دوستوں سے برسرِ پیکار ہیں' ان پر اپنی پھٹکار اور عذاب بھیج دے، اور ان کی باتوں میں (اور ان کی رایوں میں) ٹکراؤ پیدا کردے' اور ان کے قدموں کو ڈگمگادے، اور ان پر اپنا وہ عذاب بھیج دے جسے تو مجرم اور پاپی گروہ سے رد نہیں کرتا۔ (آمین) (قاموس الفقہ ص ۵۲۷ ج ۴)

مسئلہ:......قنوت نازلہ ایک متعین نہیں، حسب حال و اوقات ادعیہ ماثورہ میں سے کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۱۷۱ ج ۲ (قدیم) ص ۳۳۰ ج ۳، مکتبۃ الاحسان دیوبند)

القول المُجلّٰی فی سُنّیّۃِ صلوٰۃِ العیدینِ فِی المُصلّٰی

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور بلا عذر اس کا ترک قابل ملامت ہے۔مقدمہ وتعارف رسالہ۔شہروں کے علاوہ قصبات کے کسی میدان میں جو بستی کے حدود کے اندر ہے' نماز عید کا حکم۔عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا۔کیا عیدگاہ میں نماز اس لئے پڑھی کہ مسجد چھوٹی تھی؟ عیدگاہ میں نماز ادا کرنے کا سبب۔سنت کی تعریف۔سنت مؤکدہ کے تارک کا حکم۔عیدگاہ ہونے کے باوجود کسی کشادہ مقام میں نماز عید ادا کرنے کا حکم۔لفظ ''جبانہ'' سے ایک اشتباہ اور اس کا صحیح مطلب۔عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنے کے فوائد وغیرہ مفید ابحاث پر مشتمل مفید وقابل مطالعہ رسالہ۔

از: حضرۃ العلام مولانا عبدالحئ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ

ترتیب،عنوانات،حواشی......از: مرغوب احمد لاجپوری

مقدمہ وتعارف رسالہ

عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، کتب فقہ وفتاوی کی دسیوں کتابوں میں اس پر صراحت مذکور ہے۔ میرے استاذ محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہم نے اپنے رسالہ ''عیدگاہ کی سنیت'' میں بکثرت حوالے نقل فرما دیئے ہیں۔ تفصیل کے طالبین اس رسالہ کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔

حضرۃ العلام مولانا عبدالحیؒ صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں عید ہی کے ایک مسئلہ کے بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

یہ رسالہ دراصل ایک استفتاء اور اس کا جواب ہے۔ سوال یہ تھا کہ: بلا عذر شرعی عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے یا مساجد میں؟ اگر عیدگاہ ہی میں سنت ہے تو عیدگاہ کو چھوڑ کر مساجد میں یا کسی میدان میں جو بیرونِ شہر ہو مگر عیدگاہ نہ ہو، بلا عذر شرعی ادا کرنے سے کراہت تحریمی یا تنزیہی لازم ہو سکتی ہے، اور عیدگاہ کا ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں حضرت رحمہ اللہ نے تفصیل سے لکھا کہ:

جب سے عیدین کی نماز مشروع ہوئی آنحضرت ﷺ اسے عیدگاہ میں ہی ہمیشہ ادا فرماتے رہے، صرف ایک بار بعذر بارش مسجد نبوی میں آپ ﷺ نے ادا فرمائی ہے۔

پھر اس کا احتمال ہے کہ مسجد نبوی چونکہ اس قدر وسیع نہ تھی کہ اہل مدینہ اس میں نماز عید ادا کر سکیں، اس لئے آنحضرت ﷺ عیدگاہ میں یہ نماز ہمیشہ ادا فرماتے تھے، اس کا بھی جواب دیا کہ: لیکن درحقیقت یہ ایک ناقابل اعتبار احتمال ہے۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اس ضمن میں سنت مؤکدہ کی تعریف اور اس کے تارک کا حکم بھی تفصیل سے لکھا، اور مختلف عبارات سے اپنے موقف کو بڑے عمدہ طریقہ سے لکھ کر

بطور نتائج درج ذیل باتیں لکھیں:

(اولاً)...... نماز عیدین کا عیدگاہ میں ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، جس کا تارک مستحق ملامت وضلالت اور حرمان شفاعت سمجھا جاتا ہے۔

(ثانیاً)...... باوجود عیدگاہ کے بلاعذر شرعی نماز عیدین مساجد میں ادا کرنا خلاف سنت ہے۔

(ثالثاً)...... باوجود عیدگاہ کے بلا عذر شرعی مساجد میں نماز عیدین ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک عیدین کی نماز مسجد میں ادا کرنا افضل ہے، مگر بشرطیکہ وہ مسجد اس قدر وسیع ہو کہ تمام اہل شہر کے لئے کافی ہو اگر کافی نہ ہو تو ان کے نزدیک بھی ایسی مسجد میں نماز مکروہ ہے۔

پھر اس بات کی صراحت بھی بڑے واضح انداز میں کی کہ:

رہی یہ بات کہ باوجود عیدگاہ بیرون شہر یا اندرون شہر کسی کشادہ مقام میں عیدین کی نماز ادا کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے یا نہیں؟ اور ایسے مقام میں عیدین کی نماز ادا کرنے سے عیدگاہ کی نماز کا ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟

کتب متداولہ کے استقراء سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود عیدگاہ کے ایسے مقام میں بھی نماز عیدین ادا کرنا خلاف سنت ہے، اور جو ثواب عیدگاہ بلکہ مساجد میں ملتا ہے وہ ہرگز ایسے مقام میں نہیں مل سکتا، قرون ثلٰثہ میں آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین وغیرہم خاص عیدگاہ ہی میں نماز عیدین ادا فرمایا کرتے تھے۔

فقہاء نے عید کی بحث میں ''جبانہ'' لکھا ہے، مؤلف مرحوم نے اس پر کلام کرتے ہوئے لکھا کہ:

کتب فقہ میں بجائے ''مصلی'' لفظ ''جبانۃ'' واقع ہے، اس سے گو یہ اشتباہ پیدا ہوسکتا

ہے کہ ''جبانہ'' لغت میں ''صحرا'' کو کہتے ہیں، بناء علیہ اگر جنگل کے کسی حصہ میں نماز عیدین ادا کی جائے تو سنت ادا ہو جائے گی، مگر یہ اشتباہ ایک بہت بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے، اس میں شبہ نہیں کہ گو جبانہ لغت میں صحرا کے لئے موضوع ہے، مگر اصطلاح فقہاء میں اس کا اطلاق خاص عیدگاہ ہی پر کیا جاتا ہے تسمیۃ الجزء باسم الکل۔

الغرض یہ مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔ اللہ تعالی اسے قبول فرما کر حضرت مؤلف رحمہ اللہ اور راقم مرتب کے لئے بھی صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

اصل رسالہ میں کوئی عنوان نہ تھا راقم نے اپنی سمجھ کے مطابق مختلف عنوانات قائم کئے، تاکہ تلاش میں سہولت ہو، مفید حواشی کا اضافہ کیا، اور شروع میں بطور مقدمہ کچھ باتیں لکھی ہیں، اللہ کرے مفید اور نافع ہوں، آمین۔

شہروں کے علاوہ قصبات کے کسی میدان میں نماز عید کا حکم

اب ایک بحث یہ باقی رہ جاتی ہے کہ مغربی ممالک میں جہاں کا موسم غیر معتدل ہے، اور باہر میدان میں نماز عید کے لئے کچھ نہ کچھ قوانین کا پورا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، اور بعض مرتبہ بڑی رقم خرچ کر کے کوئی میدان کرایہ پر لیا جا سکتا ہے، ان حالات میں کیا مساجد ہی میں نماز پڑھ لیں؟ یا ان تمام مشکل مراحل کو حل کر کے عیدگاہ ہی کی سنت پر عمل کریں؟ یہ ایک قابل غور مسئلہ ہے اور مغرب کے رہنے والے ارباب افتاء کو اس پر اجتماعی غور وخوض کر کے کوئی لائحۂ عمل طے کرنا چاہئے۔

عیدگاہ کے لئے یہ تو ضروری ہے کہ وہ شہر و بستی سے باہر ہو، بستی کے اندر ہونے میں عیدگاہ کی سنت ادا ہو گی یا نہیں؟

اس بات کی صراحت میں کچھ تردد نہیں کہ برطانیہ وغیرہ ممالک میں بڑے شہروں کو چھوڑ

کر قصبات میں بستی کے اندر ہی میدان وغیرہ میں نماز عید پڑھنے سے عیدگاہ کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ جو حضرات اس کی کوشش میں ہیں کہ ہر جگہ پر میدان میں نماز عید ادا کی جائے، اگر وہ میدان بستی کے حددو کے اندر ہے تو ان کی محنت شاید رائیگاں ہے، اس لئے کہ ارباب افتاء نے تفصیل سے اس پر کلام کیا ہے کہ بستی کے کسی میدان وغیرہ میں نماز عید ادا کرنے سے عیدگاہ کی سنت ادا نہیں ہوگی، لہذا ایسی جگہوں پر خوامخواہ اس قدر محنت و تکلیف گوارہ کر کے ایک ایسے عمل کو وجود دینا جس میں عیدگاہ کا ثواب بھی نہ ملے کوئی دانشمندانہ اقدام نہیں کہلائے گا۔

راقم نے اس پر ایک مستقل رسالہ اکابر علماء کے فتاوی کی روشنی میں مرتب کیا ہے، اس کا نام ہے ''عیدگاہ شہر سے باہر ہو'' وہ رسالہ ''مرغوب الرسائل'' جلد۲ر میں شائع ہو چکا ہے، تفصیل کے طالب اس کا مطالعہ کریں۔ اس میں جو خلاصہ لکھا گیا ہے وہ یہ ہے:

ان احادیث وعبارات اور فتاوی سے معلوم ہوا کہ بڑے شہروں میں عیدگاہ یا کسی بڑے میدان میں عید کی نماز ادا کی گئی تو امید ہے کہ عیدگاہ کی سنت حاصل ہو جائے گی، مگر قصبات اور ایسے گاؤں میں جہاں جمعہ وعیدین کی فقہاء رحمہم اللہ نے اجازت دی ہے' ان میں شہر سے باہر عیدگاہ یا میدان کا ہونا سنت کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے، اگر شہروں کے علاوہ کی آبادی میں کسی میدان میں نماز عید ادا کی گئی تو نماز تو ہو جائے گی مگر عیدگاہ کی سنت ادا نہ ہوگی، اس لئے ایسی جگہوں پر مساجد ہی میں نماز عید پڑھ لینی چاہئے۔

برطانیہ کے غیر یقینی و غیر معتدل موسم میں اور خاص کر قصبات میں نماز عید کے لئے میدانوں کے انتظام میں غیر معمولی جدوجہد اور معتد بہ رقم کے خرچ کے بجائے یہی مناسب ہے کہ مسجد میں عید کی نماز پڑھ لی جائے۔ مرغوب احمد لاجپوری

عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا

سوال:......کیا فرماتے ہیں علماء دین اس صورت میں کہ بلا عذر شرعی عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے یا مساجد میں؟ اگر عیدگاہ ہی میں سنت ہے تو عیدگاہ کو چھوڑ کر مساجد میں یا کسی میدان میں جو بیرونِ شہر ہو مگر عیدگاہ نہ ہو بلا عذر شرعی ادا کرنے سے کیا کراہت تحریمی یا تنزیہی لازم ہو سکتی ہے، اور عیدگاہ کا ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:......سادات حنفیہ وموالک اور حنابلہ کے نزدک بلا عذر شرعی عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ عید الفطر کی نماز دوسرے سال ہجری میں رمضان کے روزے کے ساتھ ہی مشروع ہوئی تھی، جب سے عیدین کی نماز مشروع ہوئی آنحضرت ﷺ اسے عیدگاہ میں ہی ہمیشہ ادا فرماتے رہے، صرف ایک بار بعذر بارش مسجد نبوی میں آپ ﷺ نے ادا فرمائی ہے۔

فی الصحیحین : عن ابی سعید الخدری ؓ قال : کان النبی ﷺ یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی۔[1]

قال ابن القیم : ولم یصل العید بمسجدہ إلا مرة واحدة ، اصابھم مطر ، فصلی بھم العید فی المسجد۔[2]

صحیحین میں ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ: نبی ﷺ بروز فطر وعید الاضحیٰ مسجد تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: آپ ﷺ نے صرف ایک ہی بار مسجد نبوی میں بوجہ بارش صحابہ ؓ کو عید کی نماز پڑھائی ہے۔

---

[1]......بخاری ص ۱۳۱ ج ۱، باب الخروج الی المصلی ، کتاب العیدین ، رقم الحدیث:۹۵۶۔
مسلم، کتاب صلوة العیدین ، رقم الحدیث:۸۸۹۔

[2]......زادالمعاد ج ۱، فصل فی ھدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العیدین۔

یہ عیدگاہ شرقی جانب باب مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے۔

کیا عیدگاہ میں نماز اس لئے پڑھی کہ مسجد چھوٹی تھی؟

آنحضرت ﷺ کے بعد خلفائے راشدین وسلف صالحین وغیرہ کا بھی اسی پر عمل رہا ہے، اگرچہ یہ بھی ایک احتمال ہے کہ مسجد نبوی چونکہ اس قدر وسیع نہ تھی کہ اہل مدینہ اس میں نماز عید ادا کرسکیں، اس لئے آنحضرت ﷺ عیدگاہ میں یہ نماز ہمیشہ ادا فرماتے تھے، لیکن درحقیقت یہ ایک ناقابل اعتبار احتمال ہے، اس لئے کہ اگر یہی بات تھی تو پھر اس میں نماز جمعہ کس طرح سے ادا کی جاتی تھی؟ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس زمانہ پر قیاس کرکے کہ آنحضرت ﷺ کے عہد میں بھی جتنے لوگ عیدین کی نماز میں شریک ہوتے تھے اتنے جمعہ میں نہیں شریک ہوتے تھے؟ کیا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ عیدین کی نماز تو ادا کرتے تھے، مگر جمعہ کی نماز سے پہلوتہی کرتے تھے؟ اگر یہ فرض بھی کیا جائے کہ مسجد نبوی میں اس قدر وسعت نہیں تھی مگر اس کا تحقق اواخر سنین نبوت میں ہوگا باقی اوائل ایام ہجرت میں مدینہ منورہ میں اس قدر کثرت مسلمانوں کی نہ ہونا چاہئے کہ مسجد نبوی مع فنا ان کے لئے کافی نہ ہو۔

وقال القاضی الشوکانی فی نیل الأوطار : وفیه ان کون العلة الضیق والسعة مجرد تخمین لا ینتهض للاعتذار عن التاسی به ﷺ فی الخروج إلی الجبانة بعد الاعتراف بمواظبته ﷺ علی ذلک ، واما استدلال علی ان ذلک هو العلة بفعل الصلوة فی مسجد مکة ، فیجاب عنه باحتمال أن یکون ترک الخروج إلی الجبانة لضیق اطراف مکة لا للسعة فی مسجدها ۔[1]

[1]......نیل الاوطار، باب مخالفة الطریق فی العید والتعیید فی الجامع للعذر۔

اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ: (عیدین کی نماز کے لئے عیدگاہ نہ جانے یا جانے کے لئے مسجد کی) عدم وسعت یا وسعت کو علت قرار دینا یہ ایک تخمینی امر ہے، جب اعتراف کر چکے کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ عیدگاہ ہی میں یہ نماز ادا فرماتے رہے، تو آپ کی اس فعل میں اقتدا نہ کرنے کے لئے یہ علت قابل عذر نہیں ہوسکتی۔ باقی یہ استدلال کہ مکہ معظّمہ کے مسجد میں نماز عید کا ادا کیا جانا اسی علت پر تو مبنی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ وہ عیدگاہ کو نہ جانے کی علت ہے کہ مسجد کی وسعت نہ ہو، بلکہ اس کی وجہ یہ ہو کہ اطراف مکہ معظّمہ میں کوئی مقام (نماز عیدین کے لئے) کافی نہ ہو۔

بناءً علیہ یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ آنحضرت ﷺ مسجد نبوی کو چھوڑ کر عیدگاہ میں عیدین کی نماز کے لئے جو تشریف لے جاتے تھے، اس کا اصلی سبب مسجد نبوی کی عدم وسعت نہ تھی بلکہ اور کوئی اس کا مستقل سبب تھا۔

عیدگاہ میں نماز ادا کرنے کا سبب

احادیث پر غور کرتے ہوئے یقین کیا جاسکتا ہے کہ ہر ایک قوم کے لئے مخصوص یوم عید ہوتا تھا جس میں وہ بیرون شہر جا کے خوشی مناتے تھے، ایام جاہلیت میں اہل مدینہ نے دو روز عید کے مقرر کر رکھے تھے، ان میں لباس وغیرہ زینت سے آراستہ ہو کے شہر کے باہر چلے جاتے تھے، اور مذہبی رنگ میں کچھ کھیل تماشے کر کے اپنے دین کی شان وشوکت کا اظہار کیا کرتے تھے، جب اسلام کی روشنی سے مدینہ منورہ کے ذرے چمکنے لگے اور اسلام کے جلال وجبروت کے آثار نمایاں ہونے لگے، تو بانی اسلام نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا کہ بجائے ان دو روز کے اور دو روز عید کے تمہارے لئے مقرر کئے گئے، تم بھی ان دو روز میں پاکیزہ لباس سے آراستہ ہو کے شہر سے باہر اللہ کہتے ہوئے خداوند کریم کی کبریائی ظاہر

کرتے ہوئے جاؤ، اور بہیئت مجموعی اللہ کی عبادت کر کے سچے دین اسلام کی شان وشوکت کا اظہار کرو، چونکہ نماز عیدین سے اظہار شان وشوکت اسلام مقصود ہے اس لئے آنحضرت ﷺ عید کو جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے اسی راستہ سے نہیں بلکہ دوسرے سے واپس آتے تھے، تاکہ اسلامی شوکت ہر کوچہ وگلی میں ظاہر ہو۔

قال فخر الهند الشاه ولی الله فی الحجة البالغة :

الاصل فيهما : ان كل قوم لهم يومٌ يتجمَّلون فيه ' ويخرجون من بلادهم بزينتهم ' وتلک عادة لا ينفک عنها احد من طوائف العرب والعجم ، وقدم النّبی صلی الله عليه وسلم المدينة ' ولهم يومان يلعبون فيهما ' فقال : ما هٰذان اليومان ؟ قالوا : كنا نلعب فيهما فی الجاهلية ' فقال : قد ابدلكم الله بهما خيرا منهما : يوم الاضحی ويوم الفطر... وانما بدل : لانه ما من عيد فی الناس الا وسبب وجوده تنويه بشعائر دين' أو موافقةُ ائمةِ مذهبٍ' أو شیء مما يضاهی ذلک' فخشی النّبی صلی الله عليه وسلم– ان تركهم وعادتَهم– ان يكون هنالک تنويهٌ بشعائر الجاهلية ' او ترويج لسنَّةِ أسلافها فأبدلهما بيومين فيهما تنويهٌ بشعائر الملة الحنيفية ، وضمّ مع التجمُّل فيهما ذكرَ الله ' وابوابا من الطاعة ' لئلا يكون اجتماع المسلمين بمحض اللعب[1]

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے ’’حجۃ اللہ البالغۃ‘‘ میں لکھا ہے کہ: دراصل ہر قوم کے لئے مخصوص یوم عید ہوتا تھا جس میں تجمل وزینت کے ساتھ وہ بیرون ملک جایا کرتی تھی، یہ ایک ایسی عادت تھی کہ طوائف عرب وعجم ہمیشہ سے اس کے کار بند رہے ہیں، جب آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ کو تشریف لائے تو اس وقت اہل مدینہ کے لئے دو روز عید مخصوص تھی، جس میں تماشا کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کونسے روز ہیں؟ کہا: بایام جاہلیت

[1] ......رحمۃ الواسعۃ شرح حجۃ اللہ البالغۃ ص ۶۲۳ ج ۳۔

ان میں ہم تماشا کیا کرتے تھے، فرمایا: ان کے عوض میں خداوند کریم نے تمہیں یوم اضحیٰ و یوم فطر عطا کیے۔

وجہ تبدیلی کی یہ تھی کہ عید سے غرض یہ ہوتی تھی کہ شعائر دین کا اظہار یا ائمۂ مذہب کی موافقت کی جائے یا اس طرح اور کوئی فعل کیا جائے، آنحضرت ﷺ کو خوف پیدا ہو گیا کہ اگر یہ اپنی عادت پر چھوڑے گئے تو شعائر جاہلیت کا اظہار یا ان کے اسلاف کے دستور کا رواج قائم رہے گا، اس لئے آپ نے بجائے ان دو روز کے یہ دو روز مقرر کیے، ان میں ملت اسلام کا اعلان کیا جائے، اور آرائش کے ساتھ ذکر الٰہی وغیرہ عبادات کا بھی حکم دیا گیا تاکہ مسلمانوں کا اجتماع محض تماشہ پر مبنی نہ ہو۔

سنت کی تعریف

جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی کہ باوجودیکہ مسجد نبوی کی ایک نماز بجز مسجد حرام کے اور مساجد کی ہزار نماز سے ثواب میں بہتر ہے تاہم آنحضرت ﷺ نے عیدین کی نماز کے لئے عیدگاہ کو اس پر ترجیح دی، اور ہمیشہ اسی میں جا کے آپ نے نمازِ عیدین ادا فرمائی، یہ ایک واضح دلیل ہے، اس پر کہ عیدین کی نماز عیدگاہ میں بلا عذر شرعی ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، اس لئے کہ یہ اصول مسلمہ سے ہے کہ جس عبادت پر آنحضرت ﷺ نے مواظبت وہمیشگی فرمائی ہو تو کم از کم وہ سنت مؤکدہ سمجھی جاتی ہے۔

فی شرح الوقاية : السنة ما واظب عليه النبی ﷺ مع الترک احياناً ، فان کانت المواظبة علی سبيل العبادة ' فسنن الهدیٰ ، وان کانت علی سبيل العادة ' فسنن الزوائد۔[۱]

[۱]...... شرح الوقایہ اولین ص ۶۴ ، کتاب الطهارة ، تحت قوله : ومستحبه التيامن۔

وفی البحر : ان السنة ما واظب علیه النبی ﷺ ، لکن ان کانت لا مع الترک، فھی دلیل السنة المؤکدة۔[۱]

وفی اشعة اللمعات : السنة المؤکدة وھی الطریق المسلوکة فی الدین من غیر الوجوب والافتراض، ونعنی بالطریق المسلوکة ما واظب علیه النبی ﷺ ولم یترک إلا نادراً۔

’’شرح وقایہ‘‘ میں ہے: سنت وہ ہے کہ بجز نادر وقت کے ہمیشہ آنخضرت ﷺ نے اسے ادا کیا ہو، پھر اگر یہ ہمیشگی بطریق عبادت ہے تو اس کو سنت ہدی یعنی سنت مؤکدہ کہتے ہیں، اور اگر بطریق عادت ہے تو اس کو سنت زائدہ کہتے ہیں۔

’’بحر الرائق‘‘ میں ہے: سنت وہ ہے جس کو آنخضرت ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو لیکن اگر کسی وقت ترک بھی کیا ہو تو یہ سنت مؤکدہ کی علامت ہے۔

’’اشعۃ اللمعات‘‘ میں ہے: سنت مؤکدہ وہ طریق ہے جس پر دین میں بلا وجوب وفرضیت سلوک کیا جاتا ہو، طریق مسلوکہ سے مراد وہ ہے جسے آنخضرت ﷺ نے اکثر کیا اور شاذ چھوڑا ہو۔

محدثین وفقہاء کی تصریحات

صرف یہی قاعدہ مقتضی نہیں کہ عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، بلکہ اکابر محدثین ومشاہیر فقہاء نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

فی شرح السنة : السنة ان یخرج الامام لصلوة العیدین ای إلی المصلی إلا من

---

[۱]...... شامی ص۲۲۱ ج۱، وفی سننه ،کتاب الطھارة ، قبیل مطلب : المختار ان الاصل فی الاشیاء الاباحة۔ (طبع مکتبہ باز، مکۃ المکرّمۃ)

عذر فيصلى فى المسجد۔[1]

وقال صاحب المدخل : السنة فى صلوة العيدين ان تكون فى المصلى ، لان النبىﷺ قال : صلوة فى مسجدى هذا افضل من الف صلوة فيما سواه إلا المسجد الحرام ، ثم مع هذه الفضيلة العظيمة خرج إلى المصلى وترك المسجد ' فهو دليل واضح على تأكد الخروج إلى المصلى لصلوة العيدين وهى سنة۔

وذكر فى النهر فى التجنيس : الخروج إلى الجبانة سنة وإن كان يسعهم المسجد الجامع عند عامة المشائخ وهو الصحيح وعليه الفتوى۔

وقال ابن الهمام : السنة ان يخرج الامام إلى الجبانة ويستخلف من يصلى بالضعفاء فى المصر ' بناء على ان صلوة العيدين فى الموضعين جائزة بالاتفاق۔

وفى عمدة الرعاية : وقد وقع النزاع بين العلماء فى عصرنا ان الخروج إلى المصلى هل هو سنة مؤكدة ؟ وهذا هو القول المنصور الموافق لكتب الأصول والفروع المطابق لما عليه الجمهور، وقيل وهو مستحب ' وهو قول باطل لا اصل له۔

''شرح السنہ'' میں ہے: نمازعیدین کے لئے امام کا عیدگاہ کو جانا سنت ہے، ہاں اگر کوئی عذر نہ ہوتو مسجد ہی میں پڑھ لی جائے۔ صاحب مدخل نے لکھا ہے کہ: سنت ہے کہ نماز عیدین عیدگاہ میں ادا ہوں، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ: میری مسجد کی ایک نماز بجز مسجد حرام اور مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے، باوجود اس فضیلت کے مسجد نبوی کو چھوڑ کے آنحضرت ﷺ کا عیدگاہ کو تشریف لے جانا یہ روشن دلیل ہے اس پر کہ نماز عیدین کے لئے عیدگاہ کو جانا سنت ہے۔

''نہر'' میں ''تجنیس'' سے منقول ہے کہ: گو جامع مسجد میں گنجائش ہوتا ہم اکثر مشائخ

---

[1]......شرح السنة ، باب الخروج الى المصلى يوم العيد ، رقم الحديث:۱۰۹۹۔

کے نزدیک عیدگاہ کو جانا سنت ہے، اور یہی صحیح اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔

ابن ہمام نے لکھا ہے: امام کے لئے عیدگاہ کو جانا سنت ہے، اور نا تواں لوگوں کے لئے شہر میں کوئی نائب بنایا جائے، بنا براس کے کہ عیدین کی نماز متعدد مقامات میں بالاتفاق جائز ہے۔

''عمدۃ الرعایۃ'' میں ہے کہ: اس عصر کے علماء میں نزاع پیدا ہوا کہ عیدگاہ کو جانا سنت مؤکدہ ہے یا مستحب؟ اکثر نے فتویٰ دیا کہ یہ سنت مؤکدہ ہے، یہی قول قوی' کتب اصول وفروع کے موافق ہے، اور جمہور کے مذہب کے مطابق ہے، اور بعض نے کہا: یہ مستحب ہے مگر یہ باطل اور بے اصل ہے۔

سنت مؤکدہ کے تارک کا حکم

رہی یہ بات کہ سنت مؤکدہ کا تارک کون ہے؟ اور جس عبادت سے سنت مؤکدہ پس انداز کردی گئی ہو اس کا کیا حکم ہے؟

معتبرات قوم پر غور کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ سنت مؤکدہ کا تارک مسیئی گمراہ ومستوجب حرمان شفاعت ہے، اور اس کو ترک کرنے سے عبادت میں کراہت تحریمی پیدا ہوجاتی ہے۔

فی التلویح : ترک السنة المؤکدة قریب من الحرام ' یستحق حرمان الشفاعة ، لقوله علیه الصلوة والسلام : من ترک سنتی لم تنل شفاعتی [1]

وفی التحریر : ان تارکها یستوجب التضلیل واللوم ، وقال الشامی : والسنة نوعان سنة الهدیٰ وترکها یوجب اساء ة وکراهیة۔

---

[1]......التلویح ، القسم الاول : ان لا یکون حکما متعلق الشئی۔

''تلویح'' میں ہے: سنت مؤکدہ کوترک کرنا حرام کے قریب ہے، تارک اس کا شفاعت سے محروم ہوسکتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو میری سنت کو چھوڑے گا میری شفاعت نہ پاوے گا۔

''تحریر'' میں ہے: تارک سنت گمراہ قابل ملامت ہے۔ علامہ شامی نے لکھا ہے: سنت کی دو قسمیں ہیں: ایک سنت ہدی ہے اس کے ترک سے اساءت وکراہت لازم آتی ہے۔[1]

چند امور...... امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مسجد میں نماز عید افضل ہے

بیانات صدر سے امور ذیل مستفاد ہوتے ہیں:

(اولاً)...... نماز عیدین کا عیدگاہ میں ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے، جس کا تارک مستحق ملامت وضلالت اور حرمان شفاعت سمجھا جاتا ہے۔

(ثانیاً)...... باوجود عیدگاہ بلا عذر شرعی نماز عیدین مساجد میں ادا کرنا خلاف سنت ہے۔

(ثالثاً)...... باوجود عیدگاہ بلا عذر شرعی مساجد میں نماز عیدین ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک عیدین کی نماز مسجد میں ادا کرنا افضل ہے، مگر بشرطیکہ وہ مسجد اس قدر وسیع ہو کہ تمام اہل شہر کے لئے کافی ہو اگر کافی نہ ہو تو ان کے نزدیک بھی ایسی مسجد میں نماز مکروہ ہے۔

قال الامام الشافعی فی الأم : فلو عمر بلد و کان مسجد اهله یسعهم فی الاعیاد لم ار ان یخرجوا منه ، فان لم یسعهم کرهت الصلوة فیه ولا اعادة۔[2]

---

[1]...... شامی ص ۲۱۸ و ۲۲۰ ج ۱ ، کتاب الطهارة ، قبیل مطلب : فی السنة و تعریفها۔

(طبع مکتبہ باز، مکۃ المکرّمۃ)

[2]...... کتاب الام ص ۲۶۸ ج ۱۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے ''کتاب الام'' میں لکھا ہے کہ: اگر کوئی شہر آباد کیا گیا اور وہاں کی مسجد عیدین کی نماز کے لئے تمام اہل شہر کو کافی ہو تو باہر جانا میں پسند نہیں کرتا، اور اگر کافی نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا مکروہ ہوگا، البتہ اس نماز کا اعادہ نہیں ہوگا۔

عیدگاہ ہونے کے باوجود کسی کشادہ مقام میں نماز عید ادا کرنے کا حکم

رہی یہ بات کہ باوجود عیدگاہ بیرون شہر یا اندرون شہر کسی کشادہ مقام میں عیدین کی نماز ادا کرنا یہ بھی خلاف سنت ہے یا نہیں؟ اور ایسے مقام میں عیدین کی نماز ادا کرنے سے عیدگاہ کی نماز کا ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟

کتب متداولہ کے استقراء سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود عیدگاہ کے ایسے مقام میں بھی نماز عیدین ادا کرنا خلاف سنت ہے، اور جو ثواب عیدگاہ بلکہ مساجد میں ملتا ہے وہ ہرگز ایسے مقام میں نہیں مل سکتا، قرون ثلثہ میں آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین وغیرہم خاص عیدگاہ ہی میں نماز عیدین ادا فرمایا کرتے تھے۔

صحیحین کی حدیث میں تصریح ہے کہ: آنحضرت ﷺ ہمیشہ مصلی ہی میں بلا عذر نماز عیدین ادا فرمایا کرتے تھے، اور مصلی اسی مقام کا نام ہے جو عیدین کی نماز کے لئے مخصوص ہو، اگر تخصیص عیدگاہ کی مدنظر نہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ مصلائے مدینہ منورہ کو چھوڑ کے اور کسی مقام میں بھی کبھی نماز عیدین ادا کر لیتے۔

لفظ ''جبانۃ'' سے ایک اشتباہ اور اس کا صحیح مطلب

کتب فقہ میں بجائے ''مصلی'' لفظ ''جبانۃ'' واقع ہے،[۱] اس سے گویہ اشتباہ پیدا ہوسکتا

---

[۱] ...... (والخروج الیھا) ای الجبانۃ لصلوۃ العید (سنۃ وان وسعھم المسجد الجامع) ھو الصحیح۔ (درمختار ص۴۹ ج ۳، باب العیدین)

ہے کہ ''جبانہ'' لغت میں ''صحرا'' کو کہتے ہیں، بناءً علیہ اگر جنگل کے کسی حصہ میں نماز عیدین ادا کی جائے تو سنت ادا ہو جائے گی، مگر یہ اشتباہ ایک بہت بڑی غلط فہمی پر مبنی ہے، اس میں شبہ نہیں کہ گو جبانہ لغت میں صحرا کے لئے موضوع ہے، مگر اصطلاح فقہاء میں اس کا اطلاق خاص عیدگاہ ہی پر کیا جاتا ہے تسمیۃ الجزء باسم الکل۔

ذکر فی البحر فی المغرب : الجبانة المصلی العام فی الصحراء ، وفی عمدة الرعاية : المصلی موضوع فی الصحراء ' يصلی فيه صلوة العيدين يقال له الجبانة۔

و فی الخلاصة والخانية : " السنة ان يخرج الامام الی الجبانة ويستخلف غيره ليصلی فی المصر بالضعفاء " انتهی۔

(شامی ص ۴۹ ج ۳، باب العيدين ، مطلب : يطلق المستحب علی السنة وبالعکس)

" اوخروج الی الجبانة لصلوة العيد سنة وان کان يسعهم المسجد الجامع " ۔

(بحرالرائق ص ۱۵۹ ج ۱، باب العيدين)

" فی الدر المختار : (والخروج اليها) ای الجبانة لصلوة العيد (سنة وان وسعهم المسجد الجامع) هو الصحيح " ۔(ص ۷۸۶۷ ج ۱ ص ۷۷۶)

" ثم خروجه ماشيا الی الجبانة وهی المصلی العام " کی شرح میں علامہ شامی رحمہ اللہ ''بحر الرائق'' کے حوالہ سے فرماتے ہیں: (قوله المصلی العام) ای فی الصحراء ، بحر عن المغرب۔(شامی ۱/۶۱۲)

''وفی المغرب : الجبانة المصلی العام فی الصحراء'' ۔(بحرالرائق ۲/۱۷۱)

قوله : ويخرج الی المصلی لصيغة المجهول وهو موضع فی الصحراء يصلی فيه صلوة العيدين ويقال له الجبانة .... لکن الخروج الی الجبانة سنة مؤکدة۔

(شرح الوقایہ ص ۲۴۵ ج ۱، باب العیدین)

" ثم الخروج الی الجبانة سنة وان وسعهم الجامع " ۔(مجالس الابرار ص ۲۱۲ مجلس ۳۳)

" الخروج الی المصلی وهی الجبانة سنة وان کان يسعهم الجامع " ۔

(کبیری ص ۵۲۹۔ محیط برہانی ص ۴۸۴ ج ۲۔ تاتارخانیہ ص ۸۸ ج ۲، شرائط صلوة العيدين)

''بحر رائق'' میں مغرب سے منقول ہے: جبانہ عام عیدگاہ کا نام ہے، جو جنگل میں ہوتی ہے۔''عمدۃ الرعایہ'' میں مصلی جنگل میں اس مقام کا نام ہے، جس میں نماز عیدین ادا کی جاتی ہیں، اس کو''جبانہ'' بھی کہتے ہیں۔

عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنے کے فوائد

جب اصطلاح فقہاء میں جبانہ عیدگاہ ہی کا نام ٹھہرا اور عیدگاہ ہی میں نماز عیدین کا ادا کرنا سنت مؤکدہ ثابت ہوا' تو اگر کوئی شخص عیدگاہ کو بلا عذر شرعی چھوڑ کر جنگل کے کسی حصہ میں نماز عیدین ادا کرے تو ضرور یہ خلاف سنت ہوگا، اور اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور عیدگاہ میں نماز عیدین ادا کرنے سے جو ثواب حاصل ہوتا ہے اس سے وہ بے نصیب رہے گا۔

(اولاً)......قال العلامة ابن القيم فی زاد المعاد : ان الذاهب الی المسجد والمصلی احد خطوتيه ترفع درجة والاخریٰ تحط خطيئة حتی يرجع إلی اهله۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے''زاد المعاد'' میں لکھا ہے کہ: مسجد یا عیدگاہ کے جانے والے کا ایک قدم ایک درجہ بڑھاتا ہے' اور دوسرا قدم ایک گناہ گھٹاتا ہے' یہاں تک کہ گھر کو واپس آئے۔

(ثانیاً)......حدیث میں وارد ہے کہ: جماعت نماز میں جس قدر تعداد نمازیوں کی زائد ہوتی ہے اسی قدر ہر شخص کو نماز کا زائد ثواب ملتا ہے۔[۱]

[۱]......عن اُبی بن كعبٍ رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : ان صلاةَ الرَّجل مع الرّجل ازكی من صلاته وحده ' وصلاته مع الرجلين ازكی من صلاته مع الرجل ' وما كَثُر فهو احبّ الی اللّٰه عز وجلّ۔

(وهو بعض حديث ، رواه ابو داؤد ، باب فی فضل صلوة الجماعة ، رقم الحديث:۵۵۴)

اسی بناء پر دوسری حدیث میں وارد ہے کہ: محلّہ کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے پچیس نماز کا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو نماز کا ثواب ملتا ہے۔[۱]

وجہ اس کی یہی ہوسکتی ہے کہ جامع مسجد میں آدمیوں کی کثرت زیادہ ہوتی ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ عیدگاہ میں جس کثرت سے مصلی ہوتے ہیں وہ مساجد یا صحرا کے کسی حصے میں نہیں ہوتے، پس اس سے ایک سلیم الطبع شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ جس قدر عیدگاہ میں نماز عیدین ادا کرنے سے ہر ایک شخص کو ثواب ملتا ہے اتنا کسی مسجد یا مقام میں نماز پڑھنے سے ثواب نہیں مل سکتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے، اسی طرح جماعت کی نماز میں مجمع جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

(منتخب احادیث ص ۱۷۹، باجماعت نماز، حدیث نمبر: ۱۰۸)

عن قُبَاثِ بنِ اَشْيَمِ اللَّيْثِي رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : صلاةُ الرَّجلينِ يَؤُمُّ احدُهُما صاحبَهُ ازكى عند الله من صلاة اربعةٍ تَتْرى، وصلاة اربعة يَؤُمُّ احدُهم ازكى عند الله من صلاة ثمانيةٍ تَتْرى، وصلاة ثمانية يَؤُمُّ احدُهم ازكى عند الله من مِأةٍ تَتْرى۔

(رواه البزار والطبرانی فی الكبير ورجال الطبرانی موثقون، مجمع الزوائد ص۱۶۳ ج۲)

حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے، اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (منتخب احادیث ص ۱۷۹، باجماعت نماز، حدیث نمبر: ۱۰۷)

[۱]......ابن ماجہ، باب ما جاء فی الصلاة فی المسجد الجامع، ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم الحديث: ۱۴۱۳۔

فی تنویر الحوالک : فضل صلوۃ الجماعۃ علی صلوۃ الواحد خمس وعشرون درجۃ ، فان کانوا اکثر فعلی عدد من فی المسجد ، فقال رجل : وان کانوا عشر الاف ؟ قال : نعم ' وان کانوا اربعین الفا۔

''تنویر الحوالک شرح مؤطا امام مالک'' میں ہے : جماعت کی نماز کو تنہا کی نماز پر پچیس درجہ فضیلت ہے، پھر جس قدر کثرت ہوگی اتنی ہی زائد ہوگی، ایک شخص نے کہا: گو دس ہزار ہوں؟ فرمایا: ہاں گو چالیس ہزار ہوں۔

عیدگاہ کا ایک خاص اثر

(ثالثاً)...... بروز عرفہ عرفات میں جو وقوف ہوتا ہے اس کا مخصوص اثر ہوتا ہے، اسی طرح عیدین کی نماز کا عیدگاہ میں مخصوص اثر ہوتا ہے، جس طرح مسجد یا اور مقام میں وقوف کرنے سے وقوف عرفات کا رتبہ نہیں حاصل ہوسکتا، اسی طرح مسجد یا اور مقام میں نماز عیدین ادا کرنے سے بھی وہ ثواب نہیں مل سکتا جو عیدگاہ میں ادا کرنے سے ملتا ہے، یہی خصوصیت تھی کہ اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ اپنے مامون عہد میں پردہ نشین اور حیض والی عورتوں کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ جماعت مسلمین ودعائے اہل اسلام میں عیدگاہ کو جانے کو شریک ہوں۔

فی الصحیحین عن ام عطیۃ قالت : امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم ویعتزل الحیض عن مصلاھن ، قالت امرأۃ : یا رسول اللہ ! احدانا لیس لھا جلباب ، قال: لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا۔[۱]

[۱]...... بخاری ص ۱۳۱ ج ۱، باب وجوب الصّلوۃ فی الثیاب ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۳۵۱۔ مسلم، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی ، رقم الحدیث:۸۹۰۔

صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ حیض والی و پردہ نشین عورتوں کو بھی عیدگاہ لے جائیں کہ مسلمانوں کی جماعت و دعا میں شریک ہوں، مگر حیض والی عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں، ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس کے پاس چادر نہ ہو، فرمایا: اسے اس کی سہیلی بطور عاریت اڑھا دیوے۔

ذلک هو الخسران المبين ، هذا ما غاض عليه فكرى الجامد ' الطبعى الخامد ' ولعل الحق لا تتجاوزه ، والله سبحانه وتعالىٰ اعلم و علمه اتم واحكم۔

کتبہ: فقیر رحمۃ ربہ
عبدالحئ عفی عنہ، خطیب جامع رنگون

....

''اَلقَولُ المُجَلیّٰ فی سُنِّیَۃ صلوۃ العیدینِ فی المُصلّٰی ''......''مُجَلیّٰ' کے معنی ہیں: روشن' صاف' ستھرا۔ رسالہ کے نام کا معنی ہوا: عیدگاہ میں نماز عیدین کی سنیت کے بارے میں صاف اور روشن قول۔

مرغوب احمد لاجپوری

مَجْمُوْعَةُ الْخُطَب

حضرت العلام مولانا عبدالحئ کفلیتوی رحمہ اللہ

مع رسالہ: ''نماز جمعہ وخطبہ کے مسائل''

از: مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

نماز جمعہ وخطبہ کے مسائل

اس مختصر رسالہ میں اکابر کے فتاوی اور کتب فقہ سے نماز جمعہ وخطبہ کے مسائل کو آسان الفاظ میں جمع کیا گیا ہے

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

حضرۃ العلام مولانا عبدالحئی صاحب کفلیتوی رحمہ اللہ گجرات کے بلند پایہ ومایۂ ناز عالم تھے۔ حضرت نے اپنے قیام رنگون میں کئی مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ جن میں اکثر شائع بھی ہوچکی ہیں، مگر اب مرور زمانہ سے کچھ کتابیں نایاب ہورہی تھیں' اس کے علاوہ ضرورت تھی کہ حالات زمانہ کے مطابق جدید ترتیب وکمپوزنگ کے ساتھ اعلی پیمانہ پران کی اشاعت کی جائیں۔ چنانچہ راقم الحروف نے حضرت کے کئی اہل قریہ سے اس موضوع پر بات کی' اوران کی اشاعت کی طرف متوجہ کیا، بالآخر محترم حافظ موسی ساچا صاحب کی ہمت افزائی اور تمام مصارف کے اپنے ذمہ لینے پر راقم نے کوشش شروع کی۔ الحمد للہ اس سلسلہ کی پہلی کامیابی خطبہ کی اشاعت سے ہورہی ہے، اللہ کرے جلد از جلد حضرت رحمہ اللہ کی جملہ تصانیف شائع ہوکر منظر عام پر آجائیں۔

بعض حضرات کا اصرار وحکم ہوا کہ میں کتاب کے ساتھ جمعہ وخطبہ کے مسائل بھی لکھوں، تعمیل حکم میں یہ مختصر رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی اسے حضرت رحمہ اللہ کے خطبہ کی طرح شرف قبولیت سے نوازے، آمین۔

مسائل کی ترتیب میں بنیاد ''عمدہ الفقہ'' کو بنایا گیا ہے، اس لئے جہاں کوئی حوالہ نہ ہو' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسئلہ ''عمدۃ الفقہ'' جلد دوم' باب: جمعہ کی نماز کا بیان'' سے لیا گیا ہے۔ اور بقیہ جگہوں پر حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔

تمام مسائل کے احاطہ کا نہ ارادہ کیا گیا اور نہ اس کی ضرورت، کتب فقہ وفتاوی میں وہ مسائل تفصیل سے آگئے ہیں۔ تاہم صرف چند مسائل پر بھی اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ حتی الامکان کوشش کی گئی کہ ضرورت کے اکثر مسائل آجائیں۔ اللہ تعالی قبول فرمائے۔ مرغوب

خطبہ

خطبہ (خ کے پیش کے ساتھ) خطاب سے ماخوذ ہے اور حاضرین سے گفتگو کرنے کو کہتے ہیں۔ (النظم ص ۱۱۱ ج ۱)

امر بالمعروف کے لئے ایک ذریعہ اجتماعی خطاب ہے، اس لئے اسلام نے خطبات کو مختلف عبادات کا جز بنادیا۔ (قاموس الفقہ ص ۳۴۵ ج ۳)

جمعہ کا خطبہ ایک شعار ہے اور عبادت بھی ہے۔ (نظام الفتاوی ص ۲۵ ج ۶ جز ۲)

خطبہ کے فرائض

۱:......وقت: زوال کے بعد سے نماز سے پہلے تک۔

۲:......لوگوں کے سامنے خطبہ کی نیت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنا۔

۳:......ایسے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنا جن کے موجود ہونے سے جمعہ درست ہو۔

۴:......بلند آواز سے خطبہ پڑھنا۔

۵:......خطبہ اور نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

۶:......خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا۔

فرائض خطبہ کے مسائل

م:......زوال سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہیں۔

م:......امام صاحب کے نزدیک ’’الحمد لله‘‘ یا ’’سبحان الله‘‘ یا ’’لا اله الا الله‘‘ کہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ مگر یہ مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک تحریمی اور بعض کے نزدیک تنزیہی۔

م:......اور یہ ذکر خطبہ کی نیت سے پڑھا ہو تو صحیح ہے۔ چھینک کے جواب پر یا کسی تعجب پر

پڑھا تو خطبہ کا قائم مقام نہیں ہوگا۔

م:......صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ذکر طویل یعنی کم سے کم ''التحیات لله'' سے ''عبده ورسوله'' تک ضروری ہے۔

م:......بعض کے نزدیک خطبہ مرد، عاقل، بالغ خواہ ایک ہو کے سامنے پڑھنا ضروری ہے۔

م:......بعض کے نزدیک تین آدمیوں کا ہونا شرط ہے، ورنہ خطبہ صحیح نہیں۔

م:......اگر صرف مریض یا غلام یا مسافر ہوں تب بھی خطبہ جائز ہے۔

م:......حاضرین سب بہرے ہوں یا سوتے ہوں یا دور ہوں کہ آواز وہاں تک نہ پہنچتی ہو تب بھی خطبہ جائز ہے، کیونکہ ان کا موجود ہونا کافی ہے۔

م:......خطبہ اتنی آواز سے ہو کہ کوئی امر مانع نہ ہو تو پاس والے سن سکیں۔

م:......ایک روایت کے مطابق امام اکیلا ہی خطبہ پڑھ لے تب بھی جائز ہے، اس کی بنا پر جہر فرض نہیں رہے گا بلکہ سنت ہو جائے گا۔

متفرق مسائل

م:......ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ خطبہ معتبر نہ ہوگا۔ (خیر الفتاوی ص ۱۰۵ ج ۳)

م:...... جمعہ وخطبہ میں معتد بہ فصل ہو جانے سے اعادہ خطبہ ضروری ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۱۲ ج ۴)

م:......عورت کا خطبہ دینا صحیح نہیں۔ (امداد الفتاوی ص ۶۸۲ ج ۱)

خطبہ کا طریقہ

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''حدیث شریف میں ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو چشم مبارک سرخ

ہو جاتی، آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے اور آپ ﷺ مخاطبین کو اس خطرہ سے آگاہ فرمارہے ہیں۔ (مسلم شریف ص ۲۸۴ ج ۱)

پرجوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ تو نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، لہذا اگر عالم خطیب حسب موقع حاضرین کو خطاب کرے اور ترغیبی مضمون کو ترغیب اور ترہیبی مضمون کو تنبیہ اور ترہیب کے انداز میں پڑھے تو جائز اور مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔ ''بدائع'' وغیرہ میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ خطبہ کے وقت قبلہ پشت ہو کر اور لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے رہتے تھے۔ (ص ۲۶۲ ج ۱)

اس لئے علامہ ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہ محققین دائیں بائیں رخ کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ (شامی ص ۷۵۹ ج ۱)

ہاں رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں حرج نہیں ہے۔

(ردالمحتار ص ۷۵۹ ج ۱)

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ترغیب وترہیب کے مضامین وہی شخص صحیح انداز میں ادا کر سکتا ہے جو معنی اور مضمون سے واقف ہو، ناواقف شخص ایسی غلطی کر سکتا ہے جو واقف کی نظر میں مضحکہ انگیز ہو، لہذا خطبہ میں جو بھی انداز اختیار کیا جائے وہ سمجھ کر اختیار کیا جائے۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۲۶۴ ج ۱)

خطبہ کی سنتیں ومستحبات وغیرہ

ما يتعلق بالخطيب

م:......بغیر کتاب کے زبانی خطبہ پڑھنا مندوب ومستحب ہے۔

م:......طہارت یعنی خطیب کا پاک ہونا۔بغیر طہارت خطبہ پڑھا تو لوٹانا مستحب ہے۔

م:...... بلاطہارت خطبہ پڑھا' پھر پاک ہوکر جمعہ پڑھایا یا دوسرے نے پڑھایا تو صحیح ہے۔

م:......جنبی کا دخول مسجد کے لئے پاک ہونا واجب ہے، پس کسی خطیب نے جنبی کی حالت میں خطبہ پڑھا تو خطبہ جائز ہے، مگر دخول مسجد کا گناہ ہوگا۔

م:......ستر عورت۔ ہر حال میں واجب ہے مگر کسی نے کشف عورت کی حالت میں خطبہ پڑھا تو جائز ہے مگر کشف عورت کا گناہ ہوگا۔

م:......خطیب کا عمامہ باندھنا مسنون ہے، اگر نہ باندھے تو گناہ نہیں۔

(فتاوی امارت شرعیہ ص ۲۳۹ ج ۲)

م:......خطبہ شروع کرنے سے پہلے خطیب کا ممبر پر بیٹھنا۔

م:......ممبر پر خطبہ پڑھنا۔

م:......منبر کے ہر طبقہ میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا جائز ہے۔(مرغوب الفتاوی ص ۷۹ ج ۳)

م:...... نبی کریم ﷺ منبر کے اول زینے پر خطبہ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ادبا ایک زینہ نیچے اتر کر دوسرے زینہ پر خطبہ دیتے تھے اور یہی معمول سلف میں ہوگیا۔(نظام الفتاوی ص ۲۸ ج ۶ جز ۲)

م:......خطبۂ عیدین بھی منبر پر پڑھنا چاہئے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۶۴ ج ۵)

م:......عذر کی وجہ سے منبر پر خطبہ نہ پڑھے تو کوئی ملامت نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۰۲ ج ۵)

م:......ممبر نہ ہو تو عصا ہاتھ میں لینا۔ممبر پر بھی عصا پکڑنا سنت غیر مؤکدہ ہے۔

م:......جو شہر تلوار سے فتح ہوا ہو تو خطیب (اگر امام المسلمین یا اس کا نائب ہو تو) تلوار گردن

میں لٹکائے۔ جو شہر تلوار سے فتح نہ ہوا ہو تو عصا رکھے۔

م:......عصا داہنے ہاتھ میں لے یا بائیں ہاتھ میں بلا کراہت جائز ہے۔ مناسب ہے کہ دائیں ہاتھ میں رکھے۔ (مرغوب الفتاوی ص ۸۳ ج ۳)

م:......کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا۔ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو بلا کراہت جائز ہے۔

مگر مفتی نظام الدین صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: کھڑے ہو کر پڑھنا ہی بہتر ہے۔ (نظام الفتاوی ص ۲۷ ج ۶ جز ۲)

م:......قوم کی طرف منہ کرنا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا سنت ہے۔

م:......سنت یہ ہے کہ خطیب حاضرین کی طرف سامنے متوجہ رہیں، دائیں بائیں متوجہ نہ ہوں۔ (خیر الفتاوی ص ۱۰۰ ج ۳)

م:......خطبہ سے پہلے آہستہ سے ''اعوذ بالله من الشيطان الرجيم'' پڑھ لینا سنت ہے۔

م:......دوسرے خطبہ کے ابتدا میں بھی تعوذ آہستہ پڑھ لیا جائے۔

(امداد الاحکام ص ۷۷۴ ج ۱)

م:......خطبہ سے پہلے ''بسم اللہ'' منقول نہیں، تاہم کوئی پڑھ لے تو قباحت نہیں۔

(فتاوی حقانیہ ص ۳۹۵ ج ۳)

م:......عیدین کے پہلے خطبہ کی ابتداء میں نو بار اور دوسرے کی ابتدا میں سات بار اور بالکل آخر میں چودہ بار مسلسل ''الله اكبر'' کہنا مستحب ہے، عام خطیب اس سے غافل ہیں۔

(بہشتی گوہر۔ احسن الفتاوی ص ۱۲۷ ج ۴)

م:......قوم کو خطبہ سنانا، یعنی مناسب آواز سے پڑھنا دونوں خطبوں میں سنت ہے۔

م:......دوسرے خطبے میں پہلے کی نسبت آواز کم بلند ہو۔

م:......دو خطبے پڑھنا (محض خطبہ پڑھنا شرط اور دو خطبے ہونا سنت ہے)

م:......دونوں خطبے عربی زبان میں پڑھنا۔

م:......دوران خطبہ وقتی ضرورت کی وجہ سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اردو میں کرنا جائز ہے، لیکن اردو میں جز وخطبہ بنا کر تقریر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(نظام الفتاوی ص ۴۹ ج ۶' جز ۲)

م:......خطبہ ''الحمد لله'' سے شروع کرنا۔

م:......اللہ تعالی کی ثنا وتعریف کرنا جو اس کے لائق ہو۔

م:......شہادتین' یعنی'' اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدارسول الله'' پڑھنا۔

م:...... نبی کریم ﷺ پر درودشریف پڑھنا۔

م:......وعظ ونصیحت کا ذکر کرنا۔

م:......کچھ قرآن پڑھنا۔اس کی مقدار دونوں خطبوں میں کم ازکم ایک آیت ہے۔

م:......دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔اس کی مقدار تین آیات کے بقدر ہے۔

م:......مختار یہ ہے کہ اطمینان سے بیٹھ جائے کہ اعضاء ٹھہر جائیں' اس سے زیادہ نہ کرے۔

م:......دونوں خطبے برابر ہونے چاہئے، کمی بیشی بھی جائز ہے، لیکن خلاف اولی ہے۔

(خیر الفتاوی ص ۵۷ ج ۳)

م:......دوسرے خطبہ میں اللہ تعالی کی حمد وثنا اور درود شریف اور کلمۂ شہادتین کا اعادہ کرنا۔

م:......دوسرے خطبہ میں وعظ ونصیحت کے بجائے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔

م:......خطبہ کو لمبا نہ کرنا۔اس کی مقدار یہ ہے کہ طوال مفصل کی کسی سورت کے برابر ہو۔

م:......دوسرے خطبہ میں آپ ﷺ کے آل' اصحاب' ازواج مطہرات' خلفائے راشدین' آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ وعباس رضی الله عنهم کے لئے دعا کرنا مستحسن ہے۔

م:...... دوسرے خطبہ میں عشرۂ مبشرہ کے ناموں کے ساتھ ان کے لئے دعا کرنا جائز و مستحب ہے۔ (مرغوب الفتاوی ص ۹۸ ج ۳)

م:...... حالات کے پیش نظر خطبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنات مکرمات رضی اللہ عنہن کا ذکر کرنا مناسب ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۴۶ ج ۴)

م:...... دوسرے خطبہ میں حضرت عثمان رضی الله عنهما بصیغۂ تثنیہ نہ کہا جاوے، رضی الله عنه کہے۔ (مرغوب الفتاوی ص ۹۹ ج ۳)

م:...... خطبۂ ثانیہ میں خلفائے راشدین کے ساتھ یا دوسرے صحابہ کے ساتھ ''رضی الله عنه'' یا سب حضرات کا نام لے کر آخر میں ''رضی الله عنهم'' کہنا بلاتأمل جائز ہے۔
(فتاوی رحیمیہ ص ۱۰۰ ج ۹)

م:...... دوسرا خطبہ ان الفاظ سے شروع کرنا مستحب ہے: ''الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهدى الله فلا مضلّ له ومن يضلله فلا هادى له''۔

م:...... ''من اهان سلطان الله'' سے مراد سلطان شرعی ہے اور اس جملہ کا پڑھنا مایئول کے اعتبار سے درست ہے۔ (نظام الفتاوی ص ۵۲ ج ۶ جز ۲)

م:...... عیدین کے خطبہ میں امام کا دور کے سامعین کے لئے یہ اعلان کرنا کہ ''قریب قریب آجائیں'' درست ہے۔ (نظام الفتاوی ص ۶۰ ج ۶ جز ۲)

متفرق مسائل

مايتعلق بالخطيب

م:...... خطیب کے لئے سنت پڑھنے والوں کا انتظار کرنا لازم نہیں، جب وقت مقررہ

ہوجائے کھڑا ہوسکتا ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۶۸ ج ۵)

م:......خطیب کا منبر پر جاکر امر بالمعروف کرنا مثلا:''پہلی صف کو پر کرلو'' وغیرہ جائز ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۹۴ ج ۵)

م:......منبر کے ہر طبقہ میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا جائز ہے۔(مرغوب الفتاوی ص ۷۹ ج ۳)

م:......خطیب خطبہ سے پہلے خلوت خانہ میں اور وہ نہ ہوتو مسجد کے داہنی طرف بیٹھے۔

م:......نابالغ مراہق (بارہ سال کی عمر کا لڑکا) خطبہ پڑھے تو جائز ہے۔

(حاشیہ فتاوی امارت شرعیہ ص ۲۴۵ ج ۲۔ فتاوی محمودیہ ص ۳۴۲ ج ۲)

م:......صاحب ترتیب امام کی نماز فجر باقی ہے تب بھی خطبہ پڑھ سکتا ہے، البتہ نماز جمعہ نہ پڑھائے، البتہ نماز عید پڑھا سکتا ہے۔(امداد الفتاوی ص ۴۲۶ ج ۱)

م:...... جمعہ کی نماز پڑھ کر دوسری جگہ خطبہ پڑھانا جائز ہے۔(احسن الفتاوی ص ۱۱۸ ج ۴)

م:...... خطبہ کے لئے جاتے ہوئے منبر پر پہنچنے سے پہلے لوگوں سے سلام ومصافحہ کرنا کراہت سے خالی نہیں۔(امداد الفتاوی ص ۴۰۸ ج ۱)

م:......امام جب خطبہ کے لئے منبر پر چڑھے، تو لوگوں کو سلام نہ کرے، لیکن کرلے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔(مرغوب الفتاوی ص ۷۷ ج ۳)

م:......خطبہ کتاب میں دیکھ کر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

م:......خطبہ کی کتاب، دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑنا بلا کراہت جائز ہے۔

(مرغوب الفتاوی ص ۸۳ ج ۳)

م:......خطبہ کی کتاب ہاتھ میں ہوتو اسے سیدھے ہاتھ میں لیوے اور عصا، بائیں ہاتھ میں لینا اولی ہے۔(مرغوب الفتاوی ۸۴ ج ۳۔ فتاوی رحیمیہ ص ۸۱ ج ۳)

م:...... ہر جمعہ ایک ہی خطبہ پڑھنا جائز ہے۔

م:...... چند خطبے یاد ہوں اور انہیں کو اکثر پڑھا کرے تو کراہت نہیں۔

(مرغوب الفتاوی ص ۹۳ ج ۳)

م:...... خطبہ کو بغیر تسمیہ سے شروع کرے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۴۰۸ ج ۲)

م:...... دونوں میں سے کسی بھی خطبہ میں خلفائے راشدین کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

(کتاب الفتاوی ص ۵۴ ج ۳)

م:...... بادشاہ وقت کے لئے عدل واحسان کی دعا کرنا جائز ہے۔

م:...... خطیب ہر پیش آمدہ معاملہ کے متعلق مثلاً: مناسب سمجھے تو سیاسی بات بھی کرسکتا ہے۔ (فتاوی امارت شرعیہ ص ۲۴۴ ج ۲)

م:...... خطبہ میں کسی کا نام لے کر اوصاف بیان نہ کئے جائیں۔ (فتاوی حقانیہ ص ۴۲۴ ج ۳)

م:...... خطبہ میں کسی رئیس کا نام لینا جائز نہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۹۰ ج ۵)

م:...... جس علاقہ میں گمراہ فرقے اپنی گمراہی کی کوشش کررہے ہوں' وہاں خطبہ میں اس قسم کا مضمون بیان کرنا جس سے ان کی تردید ہو' درست ہے۔ (خیر الفتاوی ص ۹۲ ج ۳)

م:...... دوران خطبہ کوئی خطیب پر اعتراض کردے تو بہتر ہے خطبہ ونماز کے بعد اس کو سمجھا دے، دوران خطبہ اس سے نہ الجھے۔ (خیر الفتاوی ص ۹۴ ج ۳)

م:...... خطیب کو دوران خطبہ حدث لاحق ہو جائے تو وضو کرلے۔

(فتاوی امارت شرعیہ ص ۲۳۹ ج ۲)

م:...... خطبہ کے بعد خطیب کو حدث لاحق ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھائے اور خطبہ کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (خیر الفتاوی ص ۹۷ ج ۳)

م:......خطبۂ جمعہ اور اقامت کے درمیان مختصر الفاظ میں کوئی مسئلہ بیان کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔(فتاوی حقانیہ ص ۳۹۷ ج ۳)

م:......دوران خطبہ کسی کی تعظیم میں خطبہ بند کرنا اور اس کو منبر پر لے آنا مناسب نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیو بند ص ۸۰ ج ۵)

م:......''اللھم اعز الاسلام'' پڑھتے وقت منبر سے نیچے اترنا اور''اللھم انصر'' پڑھتے وقت منبر پر چڑھنے کی کوئی اصل نہیں۔(فتاوی دارالعلوم دیو بند ص ۱۰۵ ج ۵)

م:......خطبہ کے بعد امام کا منبر سے اتر کر نیچے بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں، بلکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جب خطبہ ختم ہو فوراً تکبیر شروع کر دی جائے، یعنی خطبہ کے ختم کے ساتھ تکبیر کا شروع متصل ہو جائے اور جب امام منبر سے مصلی پر پہنچے تو تکبیر ختم ہو جائے۔

(فتاوی محمودیہ ص ۱۱۸ ج ۲)

خطبہ کی سنتیں و مستحبات وغیرہ

ما یتعلق بالمستمعین

م:......عیدین کے خطبہ میں سامعین اگر دور ہوں کہ وہاں آواز نہ پہنچتی ہو تو قریب آکر بیٹھ سکتے ہیں اور اگر قریب ہوں کہ آواز آسکتی ہو تو اپنی جگہ بیٹھے رہنا افضل ہے۔

(نظام الفتاوی ص ۶۰ ج ۶ جز ۲)

م:......خطبہ سنتے وقت دوزانو بیٹھنا مستحب ہے۔ چار زانو یا دو گھٹنے کھڑے کرنا جائز ہے۔

م:......خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا۔

م:......سامعین کے لئے اشارہ سے نہی عن المنکر جائز ہے۔(احسن الفتاوی ص ۱۱۸ ج ۴)

م:......کسی کو تکلیف سے بچانے کے لئے خطبہ کے درمیان میں اگر بات کرنا ضروری ہے

جیسے نابینا کنویں میں گرنے لگے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں۔ اگر اشارہ سے بتا سکے تو زبان سے نہ کہے۔

م:......اذان ثانی کو پست آواز سے نہ دے، بلکہ بلند آواز سے دی جائے۔

م:......خطبہ کی اذان کا جواب اوراذان کی دعا' دل میں پڑھے تو جائز ہے۔

(مرغوب الفتاوی ص۹۷ ج۳)

م:......عید کے خطبہ میں حاضرین امام کے ساتھ آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں۔

(فتاوی رحیمیہ ص۹۰ ج ۵)

م:......صاحب ترتیب کے ذمہ قضا نماز ہو تو اس کو خطبہ کے وقت نماز پڑھنا واجب ہے۔

م:......خطبہ کے وقت کوئی نفل شروع کی تو اس کو توڑنا اور دوسرے غیر مکروہ وقت میں قضا کرنا واجب ہے۔ اوراسی کو پورا کرے تو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔ اوراس کو کامل وقت میں لوٹانا واجب ہے۔

م:......خطبہ سے پہلے سنت مؤکدہ شروع کردی اور خطبہ ہونے لگے' تو اس کو پورا کرلے۔

م:......اگر نفل ہو اور پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو نماز توڑ دے اور بعد میں قضا کرلے۔ اور سجدہ کرلیا تو دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے۔ اور تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا تو چوتھی بھی پوری کرلے اوران میں قرأت مختصر کرے۔

م:......قوم پر اول سے آخر تک خطبہ سننا واجب ہے۔

م:......آگے جگہ خالی ہو تو مجبوراً لوگوں کو پھلانگنا جائز ہے۔

م:......خطبہ شروع ہونے کے بعد جو مسجد میں آئے تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

م:...... جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وشراء چھوڑنا واجب ہے۔

م:......کھانا کھا رہا تھا کہ اذان اول ہوئی تو جمعہ فوت ہونے کا خوف ہو تو چھوڑ دے۔

خطبہ کے ممنوعات ومکروہات وغیرہ

ما يتعلق بالخطيب

م:......خطبہ کی جو سنتیں ہیں ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔

م:......محدث اور جنبی کا خطبہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن خطبہ کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گا۔

م:......خطیب کے لئے عصا کو سنت مؤکدہ سمجھ کر پکڑنا مکروہ ہے۔

م:......بلا عذر بیٹھ کر خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔

م:......ایک خطبہ کھڑے ہو کر دینا اور دوسرا بیٹھ کر دینا بلا عذر مکروہ ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص ۳۴۲ ج ۲۰)

م:...... پہلا خطبہ جمعہ کا پڑھا اور دوسرا عید کا پڑھ لیا تو خطبہ ادا ہو گیا۔

(فتاوی محمودیہ ص ۳۴۶ ج ۲۰)

م:......خطبہ کے وقت قوم کی طرف پیٹھ کرنا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔

م:......صفوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر، یعنی اس طرح کہ کچھ صفیں خطیب کے آگے ہوں، خطبہ پڑھنا بدعت ہے۔

م:......خطیب کے لئے بھی خطبہ میں کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ امر و نہی جائز ہے۔

م:......غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں اشعار ملانا مکروہ تحریمی ہے۔

م:......اشعار میں تغنی کے ساتھ خطبہ پڑھنا، چاہے عربی ہی میں ہو، مکروہ ہے۔

م:......اشعار میں تغنی کے بغیر خطبہ پڑھنا، چاہے عربی ہی میں ہو، خلاف سنت ہے۔

م:......خطبہ کے شروع میں دومرتبہ ''الحمدللہ'' کہنا کسی حدیث میں وارد نہیں۔

(خیر الفتاوی ص ۹۱ ج ۳)

م:......خطبہ میں صرف قرآن کریم کا رکوع پڑھنے سے خطبہ تو ہوجائے گا مگر خطبہ کی سنتیں رہ جائیں گی۔(خیر الفتاوی ص ۱۱۷ ج ۳)

م:......خطبہ میں قرآن شریف کا بالکل نہ پڑھنا مکروہ ہے۔

م:......دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

م:......خطبہ کے درمیان کبھی کبھی کسی ضرورت سے قلیل مقدار میں خطبہ کا ترجمہ کرنے میں مضائقہ نہیں، عادت بنالینا' یا بلاضرورت ایسا کرنا' یا زیادہ حصے کا ترجمہ کرنا' یا طویل وعظ کہنا خلاف سنت ہے۔(امداد الفتاوی ص ۶۳۴ ج ۱)

م:...... دوخطبوں کے درمیان (اردو میں) وعظ کہنا بالکل بے اصل اور خلاف طریقہ مسنونہ ہے۔(فتاوی امارت شرعیہ ص ۲۴۲ ج ۲)

م:......دوخطبوں کے درمیان شہداء کے لئے تعزیت کرنا یا ان کے مغفرت کی دعا کرنا یا اس کی اپیل کرنا مناسب نہیں۔(خیر الفتاوی ص ۸۹ ج ۳)

م:......خطبہ کو طوال مفصل کی سورت سے زیادہ لمبا کرنا مکروہ ہے۔

م:......دونوں خطبوں کی مجموعی مقدار کو طوال مفصل کی سب سے بڑی سورت سے لمبا کرنا مکروہ ہے۔(احسن الفتاوی ص ۱۴۵ ج ۴)

م:......امام صاحب کے نزدیک تین آیات یا تشہد واجب کی مقدار سے کم کرنا مکروہ ہے۔

م:......بھول سے ایک خطبہ پڑھا تو خطبہ ہوگیا، مگر عمدا ایسا کرنا (یعنی ایک خطبہ پڑھنا) مکروہ تحریمی ہے۔(کتاب الفتاوی ص ۴۵ ج ۳)

م:.......خطبہ میں بادشاہ کی غلط تعریف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔اور جو اس میں نہ ہو حرام ہے۔

م:.......جو چیزیں نماز کی حالت میں منع ہیں وہ خطبہ کی حالت میں بھی منع ہے۔

م:.......اثنائے خطبہ میں خطیب کا دائیں' بائیں مڑنا منع ہے، البتہ اس سے مقصود اسماع و توجہ الی القوم ہو تو مباح ہے، لیکن اس کو مسنون وضروری سمجھنا بدعت ہے۔

(مرغوب الفتاوی ص ۹۴ ج ۳)

م:.......خطیب کا درود شریف کے وقت دائیں' بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔

م:.......رمضان کے اخیری جمعہ میں وداع کے مضامین پڑھنا بدعت ہے۔

م:.......خطبہ میں کسی بزرگ کے ملفوظات پڑھنے کے التزام سے غلو کا اندیشہ ہے، اس لئے اسے ترک کرنا چاہئے۔(فتاوی عثمانی ص ۵۲۹ ج ۱)

م:.......کفار ومشرکین پر خطبہ میں بددعا کرنا یا لعنت بھیجنے کا استحباب منقول نہیں، لہذا اس کا ترک انسب ہے۔(خیر الفتاوی ص ۴۸ ج ۳)

م:.......خطبہ میں ''وفات نامہ'' اور ''نورنامہ'' پڑھنا درست نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۵۸ ج ۵)

ممنوعات ومکروہات خطبہ

ما يتعلق بالمستمعين

م:.......اذان ثانی کے بعد گھر میں بھی سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔اگر پڑھ لیں تو نماز کے بعد دوبارہ پڑھے (احسن الفتاوی ص ۱۲۱ ج ۴)

م:.......اذان اول کے بعد جمعہ کی تیاری کے سوا کوئی کام بھی جائز نہیں' خواہ وہ دینی کام ہی کیوں نہ ہو۔(احسن الفتاوی ص ۱۴۰ ج ۴)

م:......خطیب کی کسی غلطی پر لقمہ دینا جائز نہیں۔ (احسن الفتاوی ص ۱۴۱ ج ۴)

م:......حالت خطبہ میں کھانا' پینا' نہ چاہئے۔

م:......دینی و دنیوی دونوں کلام منع ہے۔ البتہ تسبیح پڑھنے پر حرمت کا آنا مشکل ہے۔

م:......سلام یا چھینک کا جواب دینا منع ہے۔

م:......امر بالمعروف اور نہی عن المنکر منع ہے۔ امر و نہی اشارہ سے صحیح ہے۔

م:......کتاب کا مطالعہ کرنا یا لکھنا بھی منع ہے۔

م:......اسم مبارک سن کر زبان سے درود پڑھنا منع ہے۔ دل میں پڑھنا بہتر ہے۔

م:......صحابۂ کرام کا نام آئے تو اس وقت رضی اللہ عنہم زبان سے کہنا مکروہ ہے۔

م:......چھینک کے وقت دل میں الحمدللہ کہہ لے۔

م:......سلام اور چھینک کا جواب دل میں بھی نہ دے۔

م:......خطبہ کے وقت سلام کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

م:......جو دور ہونے کی وجہ سے خطبہ نہ سن سکے وہ بھی خاموش رہے۔

م:......خطبہ کے وقت ہر قسم کی نماز اور سجدہ منع ہے۔

م:......خطبہ میں دعا کے وقت سامعین کا زور سے آمین کہنا یا ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

م:......دل سے دعا کرنا جائز ہے اور دل میں آمین کہہ سکتے ہیں۔

م:......دو خطبوں کے درمیان امام یا حاضرین کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا یا آمین کہنا منع ہے۔

م:......خطبہ کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۴۰۵ ج ۲)

م:......دوران خطبہ گرمی کی وجہ سے پنکھا کرنا جائز نہیں۔ (خیر الفتاوی ص ۸۵ ج ۳)

م:......دوران خطبہ گھڑی میں چابی دینا جائز نہیں۔(احسن الفتاوی ص۱۲۲ ج ۴)

م:......دوران خطبہ سر پر عمامہ باندھنا درست نہیں۔(خیر الفتاوی ص۱۱۲ ج ۳)

م:......خطبۂ ثانیہ کے آخری جملے پر لوگوں کو کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔

(فتاوی محمودیہ ص۳۳۸ ج ۲۰)

م:......اذان اول کے بعد بیع وشری مکروہ تحریمی ہے۔

م:......ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ ہوتا ہو تو محلّہ کی اذان اول سے خرید وفروخت ناجائز ہوگا۔

(احسن الفتاوی ص۱۱۸ ج ۴)

م:......راستہ میں چلتے ہوئے بیع وشری کیا اور سعی میں حارج نہ تو جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔
مگر ''احسن الفتاوی'' میں ہے کہ: عدم جواز راجح واحوط ہے۔(احسن الفتاوی ص۱۱۸ ج ۴)

م:......اذان اول کے بعد غیر مسلم ملازّم کو دکان پر بٹھا کر دوکان کھلی رکھنا جائز ہے، مگر احتیاط اور جمعہ کی فضیلت کا تقاضہ یہ ہے کہ دوکان بند کردی جائے۔

(فتاوی رحیمیہ ص۲۹ ج ۵)

م:......خطبہ کے دوران، بھیک مانگنا بالاجماع مکروہ ہے۔

م:......بعض مساجد میں خطبہ کے وقت چندہ کرنے کا معمول ہے، یہ بھی منع ہے۔

(مرغوب الفتاوی ص۱۳۹ ج ۳)

م:......خطبہ کے دوران چندہ کرنے سے انتظامیہ بھی گنہگار رہے، چندہ لینے والا بھی اور چندہ دینے والا بھی۔(آپ کے مسائل اوران کا حل ص۴۱۰ ج ۲)

م:......دوران خطبہ خطیب کی طرف منبر پر پیسے پھینکنا جائز نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۱۰۷ ج ۵)

م:.......مسجد کے قریب عطر، ٹوپی، مسواک وغیرہ بیچنا بھی اذان اول کے بعد سخت گناہ ہے۔

م:.......گھر میں خطبہ کی آواز پہنچے تو بھی عورتوں وغیرہ کے لئے خطبہ کا سننا واجب نہیں۔

م:.......خطبہ کے مکروہات کا وقت امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک امام کے خطبہ کے لئے نکلنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک امام کے نکلنے کے بعد سے خطبہ شروع ہونے تک اور خطبہ کے بعد سے نماز شروع ہونے تک کلام میں مضائقہ نہیں۔

متفرق مسائل

م:.......سنت یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو۔

م:.......مؤذن کا خطیب کو بعض جملے پڑھ کر عصا دینا درست نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۴۳ ج ۵)

م:.......اذان ثانی سے قبل تعوذ اور ''لقد جاء کم'' الخ، پڑھنا حدیث وفقہ سے ثابت نہیں۔ (فتاوی محمودیہ ص ۳۳۴ ج ۲۰)

م:.......اذان ثانی اور خطبہ کے درمیان ''ان اللہ وملائکتہ'' الخ پڑھنا دین میں نئی چیز ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۴۰۹ ج ۱۵)

م:.......خطبہ کی اذان، اور اس کا خطیب کے سامنے ہونا سنت ہے۔

م:.......سامنے سے مراد صف اول نہیں بلکہ کچھ صفوں کے بعد ہو تو تب بھی مضائقہ نہیں۔

م:....... جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر ہو۔ (احسن الفتاوی ص ۱۲۶ ج ۴)

م:.......خطبہ سے پہلے نعت وغیرہ پڑھنا جس سے سنت پڑھنے والوں کو خلل ہو مکروہ ہے۔

(خیر الفتاوی ص ۳۶ ج ۳)

م:...... پہلے خطبہ سنتے وقت ہاتھ باندھنا اور دوسرے میں گھٹنوں پر رکھنا' اس کی کوئی اصل نہیں، لہذا یہ فعل بدعت ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۲۳ ج ۴۔ خیر الفتاوی ص ۳۶ ج ۳)

م:...... خطبہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے مغفرت کی دعا حدیث کی اتباع کی وجہ سے نہ کہ ان کے ظاہری و باطنی گناہ میں مبتلا ہونے کے گمان سے۔ (خیر الفتاوی ص ۹۶ ج ۳)

م:...... خطبۂ اولی کے آخر کی دعا میں "استغفر الله لی ولكم ولسائر المسلمین" پڑھنا بجائے "ولسائر المؤمنین" کے بہتر ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۲۶۱ ج ۱۴)

م:...... عید کا خطبہ جہالت سے نماز سے پہلے پڑھ دیا تو خلاف افضل ہوا' اعادہ کی حاجت نہیں۔ (خیر الفتاوی ص ۱۳۴ ج ۳)

م:...... صحیح یہ ہے خطبہ دو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا، اور حقیقت اور عمل میں نماز نہیں ہے' اس لئے نماز کی تمام شرطیں اس میں لازم نہیں آتیں، اور جو اثر میں وارد ہے کہ: خطبہ نصف نماز کی طرح ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ ثواب میں دو رکعت یعنی نصف نماز ظہر کے برابر ہے۔

نماز جمعہ کے چند مسائل

م:...... جمعہ کی نماز فرض عین ہے اوراس کی فرضیت کی تاکید ظہر کی نماز سے زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ نماز ظہر کے قائم مقام کردی گئی ہے، اس لئے نماز جمعہ ادا کرنے سے نمازِ ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے۔

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

نماز کے واجب ہونے کی شرطوں کے علاوہ نماز جمعہ واجب ہونے کی کچھ اور بھی شرطیں ہیں:

(۱)......مرد ہونا، عورت اور خنثی مشکل پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

(۲)......شہر میں مقیم ہونا، مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

(۳)......تندرست ہونا، مریض پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ جو مرض جامع مسجد تک پیدل جانے سے مانع ہو اس کا اعتبار ہے۔ بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے مسجد تک نہ جاسکے تو یہ مریض کے حکم میں ہے۔

(۴)...... چلنے پر قادر ہونا، اپاہج پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

(۵)...... بینا یعنی آنکھوں والا یا ایک آنکھ والا ہونا، جو نابینا خود مسجد تک بلا تکلف نہ جاسکتا ہو اس پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ بعض نابینا بلا تکلف اور بلا مدد بازاروں، محلوں وغیرہ میں چلتے پھرتے ہیں اور جامع مسجد میں بلا تکلف جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔

نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱)......مصر یعنی شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا۔ پس چھوٹے گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ

درست نہیں ہے۔

قصہ یا بڑا گاؤں وہ ہے جس کی آبادی مثلا تین چار ہزار کی ہو یا اپنے آس پاس کے علاقے میں وہ بڑا گاؤں یا قصبہ کہلاتا ہو اور اس میں ایسی دوکانیں ہوں جن میں روزمرہ کی ضروریات بالعموم میسر آجاتی ہوں اور کوئی حاکم یا پنچایت وغیرہ بھی ایسی ہو جو ان کے معاملات میں فیصلہ کرتی ہو، نیز کوئی ایسا عالم دین بھی وہاں رہتا ہو جو روزمرہ کے ضروری مسائل لوگوں کو بتا سکے اور جمعہ میں خطبہ پڑھ سکے اور نماز جمعہ پڑھا سکے، پس ایسے گاؤں میں نماز جمعہ درست وفرض ہے۔

شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی جو شہر کی مصلحتوں اور ضرورتوں کے لئے شہر سے ملی ہوئی ہو، مثلا: قبرستان' چھاؤنی' کچہریاں اور اسٹیشن وغیرہ، یہ سب فنائے مصر کہلاتی ہیں اور شہر کے حکم میں ہیں، ان میں نماز جمعہ ادا کرنا صحیح ہے۔

م:......ایسا بازار جہاں مکانات نہ ہوں لوگ رات میں اپنے اپنے گاؤں میں چلے جاتے وہاں جمعہ صحیح نہیں۔ (احسن الفتاوی ص ۱۳۴ ج ۴)

م:......شہری ایسے دیہات میں مہمان گیا جہاں جمعہ صحیح نہیں تو اس پر جمعہ نہیں ہے۔

(نظام الفتاوی ص ۱۷ ج ۶، جز ۲)

م:...... ہوائی جہاز میں میں نماز جمعہ جائز نہیں، جمعہ کے لئے مصر یا فناء مصر شرط ہے، فضا نہ مصر میں داخل ہے' نہ فناء مصر میں، لہذا وہاں ظہر پڑھ لے۔ (خیر الفتاوی ص ۱۰۲ ج ۳)

م:......بحری جہاز میں نماز جمعہ جائز نہیں۔

(فتاوی مظاہر علوم ص ۱۱۷ ج ۱۔ فتاوی حقانیہ ص ۳۹۴ ج ۳)

(۲):...... بادشاہ اسلام کا ہونا' خواہ وہ عادل ہو یا ظالم یا بادشاہ کا نائب ہونا' یعنی جس کو

بادشاہ نے حکم دیا ہو اور وہ امیر یا قاضی یا خطیب ہو ان کے بغیر جمعہ ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔
م:...... بادشاہ کا نائب موجود ہو اور وہ کسی دوسرے شخص سے نماز پڑھوائے تو جائز ودرست ہے، اگر کسی شہر یا قصبہ میں ان میں سے کوئی موجود نہ ہو اور وہ بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں تو شہر کے لوگ ایک شخص کو مقرر کرلیں اور وہ خطبہ ونماز جمعہ پڑھائے تو یہ جائز و درست ہے۔

م:...... چونکہ ہمارے زمانے میں حکومت کو ان امور کی طرف توجہ نہیں ہے لہذا لوگ خود کسی شخص کو مقرر کرلیں وہ ان کو خطبہ دے اور نماز پڑھائے تو یہ جائز ودرست ہے۔

(۳)...... دارالاسلام ہونا، دارالحرب میں نماز جمعہ درست نہیں ہے۔

(بعض فقہاء نے دارالاسلام کو شرائط جمعہ میں نہیں لکھا، غالبا اس لئے کہ بادشاہ اسلام ہونے میں یہ شرط خود ہی داخل ہے۔ اور بعض نے بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا ہونا بھی شرط قرار نہیں دیا، کیونکہ یہ شرط عقلی احتیاط کے درجہ میں ہے نہ کہ اس کے بغیر شرعا نماز جمعہ درست نہیں ہوتی، اسی لئے بعض فقہاء کے نزدیک بادشاہ کا مسلمان ہونا بھی شرط نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب)

(۴)...... ظہر کا وقت ہونا، پس وقت ظہر سے پہلے یا اس کے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں، حتی کہ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اگرچہ قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد ادا کر چکا ہو یعنی یہ نماز نفل ہوجائے گی اور اس کو نماز ظہر کی قضا کرنی ہوگی، جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی، بلکہ اب ظہر ہی کی قضا واجب ہوگی اور اسی نیت جمعہ پر ظہر کی بنا نہ کرے، کیونکہ دونوں مختلف نمازیں ہیں، بلکہ نئے سرے سے ظہر کی قضا کرے۔

م:...... جمعہ ہر موسم میں اول وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔ (خیر الفتاوی ص ۸۴ ج ۳)

م:...... جمعہ میں اتنی تاخیر کی کہ نماز جمعہ سے فراغت سے پہلے عصر کا وقت شروع ہوگیا تو جمعہ نہیں ہوا، نئے سرے سے ظہر ادا کریں۔ (قاضی خان ص ۸۵ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۱۰۶ ج ۳)

م:...... بعض مساجد میں جمعہ مثل اول کے بعد پڑھا جاتا ہے، ایسا کرنا مکروہ ہے، اور بعض علماء کے نزدیک مثل اول کے بعد جمعہ باطل ہے، اس لئے جمعہ مثل اول سے پہلے پہلے پڑھنا چاہئے۔ (فتاوی حقانیہ ص ۳۹۸ ج ۳)

م:...... ظہر کا وقت مفتی بہ مذہب کے مطابق ایک مثل تک ہے، اگر جمعہ ایک مثل کے اندر ہے تو صحیح ہے ورنہ باطل ہے۔ (خیر الفتاوی ص ۳۷ ج ۳)

(۵)...... وقت کے اندر نماز سے پہلے بلا فصل خطبہ پڑھنا، اگر بغیر خطبہ کے نماز جمعہ پڑھی گئی' یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھا' یا نماز کے بعد پڑھا' یا خطبہ پڑھنے میں خطبہ پڑھنے کا ارادہ نہ ہو' یا خطبہ و نماز میں زیادہ فاصلہ ہو جائے تو نماز جمعہ درست و جائز نہیں ہے۔

(۶)...... جماعت کا ہونا، یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی خطبہ کے شروع سے پہلی رکعت کے سجدہ تک موجود ہوں، ورنہ نماز جمعہ صحیح نہیں ہوگی۔

م:...... یہ ضروری نہیں کہ جو تین آدمی خطبہ کے وقت حاضر تھے وہی نماز میں بھی ہوں، پس اگر خطبہ کے وقت موجود آدمی درمیان میں کسی وقت چلے گئے ان کی بجائے اور تین آدمی آ گئے، اس طرح امام کے ساتھ خطبہ کے شروع میں پہلی رکعت کے سجدہ تک ہر حال میں تین آدمی موجود رہے تو نماز جمعہ درست ہے۔

م:...... مگر شرط یہ ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں، پس اگر عورتیں یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز جمعہ درست نہ ہوگی۔

م:...... صرف نابالغ بچے ہوں تو جمعہ صحیح نہیں۔ (الاشباہ والنظائر ص ۴۸۰ خیر الفتاوی ص ۱۰۱ ج ۳)

م:......اسی طرح اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز جمعہ فاسد ہو جائے گی۔

م:......لیکن اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو کچھ حرج نہیں، نماز درست ہو جائے گی۔

(۷)......اذن عام، یعنی عام اجازت کے ساتھ علی الاعلان نماز جمعہ ادا کرنا۔

م:......اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کے دروازے کھول دیئے جائیں اور ایسے سب لوگوں کو آنے کی اجازت ہو جن پر جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔

م:......پس ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی جہاں خاص لوگ آسکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو۔

م:......اگر کچھ لوگ مسجد میں جمع ہو کر مسجد کے دروازے بند کرلیں اور نماز جمعہ پڑھیں تو جائز نہیں ہے۔

م:......فوجی چھاؤنی میں نماز جمعہ جائز ہے۔(فتاوی حقانیہ ص ۳۸۱ ج ۳)

م:......فیکٹری میں نماز جمعہ صحیح ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص ۴۹۸ ج ۱۶۔احسن الفتاوی ص ۱۲۱ ج ۴۔کتاب الفتاوی ص ۶۳ ج ۳)

م:......جیل میں نماز جمعہ پڑھنا صحیح ہے یا نہیں اس بارے میں ہمارے اکابرین کے فتاوی میں اختلاف ہے بعض فتاوی میں جواز لکھا ہے مثلا:

(احسن الفتاوی ص ۱۱۲ ج ۴۔آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۴۰۰ ج ۲۔فتاوی عثمانی ص ۵۲۳ ج ۱)

بعض فتاوی میں عدم جواز مرقوم ہے مثلاً:(امدادالاحکام ص ۵۸۷ ج ۱۔مکتوبات شیخ الاسلام ص ۳۰۸ ج ۱، بحوالۂ فتاوی رحیمیہ ص ۴۳ ج ۵۔فتاوی محمودیہ ص ۲۷۵ ج ۱۴۔فتاوی رحیمیہ ص ۵۹ ج ۳ و ص ۱۴۱ ج ۵۔فتاوی حقانیہ ص ۳۹۴ ج ۳۔نورالاصباح ترجمہ نورالایضاح ص ۱۲۵)

نوٹ: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے اور جیل میں جمعہ کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ (فتاوی عثمانی ص ۵۲۳ ج ۱)

م:......بمبئی کی گودی میں کھڑے ہوئے جہاز میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۵۹ ج ۳ وص ۳۹ ج ۵)

م:......کالج اور ہوسٹل بھی شہر کی ضروریات میں داخل ہے، اس لئے حکماً وہ مقام بھی شہر کی طرح ہے، اگر اس شہر میں شرائط جمعہ موجود ہیں تو وہاں بھی جمعہ درست ہے، جمعہ کے لئے باقاعدہ مسجد کا ہونا ضروری نہیں ہے، جو جگہ عبادت کے لئے بنا رکھی ہے وہاں جمعہ بھی ادا ہوجائے گا۔ (فتاوی محمودیہ ص ۲۵۲ ج ۱۴، قدیم)

م:......اگر نمازی زیادہ ہوں اور جگہ نہ ہو تو مسجد کی چھت پر بلا کراہت نماز جمعہ ادا کرسکتے ہیں۔ (خیر الفتاوی ص ۱۱۴ ج ۳)

(فائدہ)......اگر شرائطِ صحتِ جمعہ میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے اس کے باوجود کچھ لوگ نماز جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز جمعہ ادا نہ ہوگی، ان پر نماز ظہر ادا کرنا فرض ہے اور یہ نماز نفل ہوجائے گی، چونکہ نماز نفل کا اہتمام سے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے اس حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

نماز جمعہ کے متفرق مسائل

م:......بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے، اگر نماز کوئی دوسرا شخص پڑھائے تب بھی جائز ہے۔

م:......ایک شخص خطبہ پڑھے اور دوسرا نماز پڑھائے تو جائز ہے، بشرطیکہ نماز پڑھانے والا خطبہ میں حاضر ہوا ہو، خواہ کل میں یا بعض میں۔ (شامی۔ احسن الفتاوی ص ۱۱۱ ج ۴)

م:......اگر امام کو خطبہ کے بعد (نماز سے پہلے) حدث ہوگیا تو اس شخص کو خلیفہ بنانا جائز ہے جو خطبہ میں حاضر تھا، جو حاضر نہیں تھا اس کو خلیفہ بنانا جائز نہیں۔

م:......اگر نماز میں حدث ہو تو ہر شخص کو خلیفہ بنانا جائز ہے' خواہ وہ خطبہ میں حاضر تھا یا نہیں۔

م:......اگر کسی سمجھ دار نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی تو جائز ہے، یہی مختار ہے۔

م:......متولی کا امام کی اجازت کے بغیر کسی سے جمعہ پڑھوانا صحیح نہیں، امام زیادہ حق دار ہے اگر کسی نے بغیر امام کی اجازت کے جمعہ پڑھا دیا تو نماز ہوگئی۔ (فتاوی محمودیہ ص۵۲۴ ج ۱۶)

م:......کسی امام نے گھر میں نماز ظہر پڑھ لی، پھر مسجد جا کر جمعہ کی امامت کی تو سعی الی الجمعہ کی وجہ سے ظہر باطل ہوگئی اور نماز جمعہ صحیح ہوگیا۔ (خیر الفتاوی ص ۶۸ ج ۳)

م:......مسافر' مریض وغیرہ نے گھر میں ظہر کی نماز پڑھ لی، پھر جمعہ کے لئے نکلا تو نکلتے ہیں اس پر جمعہ فرض ہوگیا اور ظہر کی نماز نفل ہوگئی، اب مسجد میں نماز جمعہ مل گئی تو فبہا ورنہ ظہر کے فرض اور بعد یہ دو رکعت سنت مؤکدہ دوبارہ پڑھے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۱۱ ج ۴۔ فتاوی محمودیہ ص ۳۴۳ ج ۲)

م:......فرض نماز جمعہ دو رکعت میں امام ہر رکعت میں الحمد کے بعد جو سورت چاہے پڑھے۔

م:......نماز جمعہ میں امام آیت سجدہ نہ پڑھے، فقہاء نے اسے مکروہ لکھا ہے۔

(شامی ص ۷۷۱ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۱۰۵ ج ۳)

م:......اور ہر رکعت میں قرأت جہر کے ساتھ کرے۔

م:......کبھی کبھی پہلی رکعت میں ''سورۂ جمعہ'' اور دوسری میں ''سورۂ منافقون'' یا پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربک الاعلی'' اور دوسری میں ''ھل اتاک حدیث الغاشیة'' پڑھا

کرے، لیکن ان پر ہمیشگی نہ کرے۔

م:...... جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو اگر مجمع کم ہے کہ مقتدی سب سمجھ جائیں گے کہ امام نے سجدۂ سہو کیا ہے تب تو سجدۂ سہو کر لیا جائے، اگر مجمع زیادہ ہے کہ مقتدیوں کو پتہ نہیں چلے گا، بلکہ وہ سمجھیں گے کہ امام نے نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیر دیا ہے تو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہئے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۳۰۸ ج ۲ وص ۱۸۵ ج ۷)

م:...... نماز جمعہ میں عذر سے یعنی ہجوم کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کی پیٹھ پر سجدہ کرے تو جائز ہے۔

م:...... کثرت اژدہام کی وجہ سے سجدہ کی جگہ نہ ملے تو ایسا شخص انتظار کرے، جب لوگ سجدہ کر کے اٹھ جائیں اور زمین پر جگہ مل جائے تب سجدہ کرے، اگر کسی کی پشت پر سجدہ کر لیا تو بھی جائز ہے۔ (قاضی خان ص ۸۵ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۱۱۵ ج ۳)

م:...... جو شخص جمعہ کی نماز میں تشہد یا سجدۂ سہو کے بعد کے تشہد میں شامل ہوا تو وہ نماز جمعہ ہی کی نیت کر کے شامل ہو اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک وہ جمعہ کی نماز پوری کرے' خواہ وہ مسافر ہو یا مقیم۔

م:...... مسبوق کو اپنی مسبوقانہ نماز میں اختیار ہے کہ قرأت جہر سے کرے یا آہستہ سے۔

م:...... جو شخص دوسری نمازوں میں امام ہونے کے لائق ہے وہ نماز جمعہ کا امام ہونے کے بھی لائق ہے، پس مسافر یا غلام یا مریض نماز جمعہ کا امام ہو سکتا ہے۔

م:...... جس شخص پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں نماز جمعہ ہو جانے سے پہلے نماز ظہر پڑھ لینا مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر کسی کو نماز جمعہ نہ ملی تو اب اس کو ظہر کی نماز پڑھنا فرض ہے جبکہ دوسری جگہ جمعہ نہ مل سکے، لیکن جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔

م:...... بلا عذر جمعہ چھوڑ کر ظہر پڑھنا گناہ ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک تو ظہر ادا ہی نہیں ہوتی، اگرچہ مفتی بہ قول یہ ہے کہ ظہر ادا ہوگئی۔ (کبیری ص ۵۱۸۔ خیر الفتاوی ص ۱۱۹ ج ۳)

م:...... حکومت کے ملازمین کو اگر جمعہ کی اجازت نہ ملتی ہو اور ملازمت کرنے پر مجبوری ہے تو بجائے جمعہ کے بعد میں ظہر پڑھ لیا کریں اور اس سے نجات کی صورت سوچنے اور اس کی تدبیر میں لگے رہنا چاہئے اور جب تک کوئی صورت نہ نکلے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

(نظام الفتاوی ص ۱۸۱ ج ۶ جز:۱)

م:...... مالک کے لئے جائز نہیں مزدور کو جمعہ سے روکے، ہاں مسجد دور ہو اور وقت زیادہ صرف ہوتا ہو تو' اتنے وقت کی تنخواہ کاٹ سکتا ہے۔

(عالمگیری ص ۴۷ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۱۱۲ ج ۳)

م:...... جو معذور ہیں مثلاً مریض ومسافر وغیرہ ان کو امام کے نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز ادا نہ کرنا مستحب ہے اور اس سے پہلے پڑھ لینا مکروہ تنزیہی ہے۔

م:...... اگر کوئی گاؤں کا آدمی جمعہ پڑھنے کے لئے شہر میں آیا اور اس کا زیادہ تر مقصد جمعہ پڑھنا ہے، اگرچہ دوسری ضروریات کا بھی ارادہ ہو تو اس کو جمعہ پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

م:...... ایک شہر کی متعدد مسجدوں میں نماز جمعہ جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ ایک شہر میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کریں۔

م:...... جس مسجد میں لوگ جمعہ پڑھنے لگیں اس میں مسجد جامع کا ثواب ہوگا، البتہ مسجد قدیم کا اور کثرت جماعت کا ثواب اسی جگہ ہوگا جہاں ہمیشہ سے جمعہ ہوتا ہے اور نمازی بکثرت ہوتے ہیں۔ (تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ ص ۳۵۳)

م:...... جامع مسجد سے پہلے دوسری مسجدوں میں نماز جمعہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں،

لیکن بہتر یہی ہے کہ دوسری مسجدوں سے مقدم بڑی جامع مسجد میں پڑھ لی جائے۔

(امدادالمفتین ص ۳۴۴ ج ۲)

م:......ایک مسجد میں دوبارہ جمعہ کی جماعت کرنا جائز نہیں ہے' خواہ بہت سے لوگوں ہی کا جمعہ کیوں نہ فوت ہوجائے، کسی دوسری ایسی مسجد میں جہاں ہمیشہ نماز جمعہ ہوتی ہواور وہاں نماز جمعہ مل سکتی ہوتو وہاں جاکر شامل ہوجائیں اور اگر کسی ایسی مسجد میں نماز جمعہ نہ مل سکے تو نئی جگہ یعنی کسی ایسی مسجد میں جہاں پہلے سے نماز جمعہ نہ ہوتی ہو جمعہ نہ پڑھیں، بلکہ الگ الگ ظہر کی نماز پڑھیں،ظہر کی نماز بھی جماعت سے نہ پڑھیں۔

م:......تعدد جمعہ مسجد واحد میں جائز نہیں،اگر پڑھ لی تو جماعت اولی کی نماز صحیح ہوجائے گی اور دوسری جماعت کی صحیح نہ ہوگی (جمعہ کی جماعت ثانیہ کا حکم زیادہ سخت ہے)۔

(امدادالاحکام ص ۷۵۲ ج ا۔امدادالفتاوی ص ۴۴۱ ج ا۔فتاوی دارالعلوم ص ۲۷ ص ۱۰۵ ج ۵۔فتاوی رحیمیہ ص ۲۵۲ ج ۱وص ۳۲۴ ج ۷۔فتاوی حقانیہ ص ۳۸۸ ج ۳۔نظام الفتاوی ص ۲۱۱ ج ۲، ج:۲)

م:......عبادت خانہ میں جمعہ کی نماز دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔(فتاوی رحیمیہ ص ۱۶۳ ج ۸)

م:......لندن وغیرہ بڑے شہروں میں جہاں جگہ کی تنگی کی وجہ سے لوگوں کا ایک ہی مرتبہ جمعہ میں آنا مشکل ہوتو ایسے شہروں میں مجبوراً دوسری جماعت کی گنجائش ہے۔

(کتاب الفتاوی ص ۲۷ ج ۳)

م:......مسافر کے لئے اذان اول کے بعد خرید وفروخت فی نفسہ جائز ہے مگر مظنۂ تہمت سے بچنے کے لئے احتراز واجب ہے،کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۱۷ ج ۴)

م:...... جمعہ کی اذان اول کے بعد نماز جمعہ کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں رکے بغیر

خرید وفروخت کرنے میں اختلاف ہے، عدم جواز راجح ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۱۸ ج ۴)

م:...... کراہت بیع اور وجوب سعی الی الجمعہ کے لئے مسجد محلّہ کی اذان معتبر ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۱۱۸ ج ۴)

م:...... جمعہ کی اذان اول کے بعد نکاح کرنا' اور ولیمہ کھلانا وغیرہ امور جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۲۰۲ ج ۲)

م:...... جمعہ کی دو اذانوں کے درمیان کھانا جائز ہے، بشرطیکہ جمعہ فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو' اگر فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو کھانا جائز نہیں۔

(امداد الاحکام ص ۷۶۰ ج ۱۔ احسن الفتاوی ص ۱۱۷ ج ۴۔ فتاوی حقانیہ ص ۳۹۱ ج ۳)

م:...... مسافر کے لئے اذان اول کے بعد کھانا فی نفسہ جائز ہے مگر مظنۂ تہمت سے بچنے کے لئے احتراز واجب ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۱۷ ج ۴)

م:...... صاحب ترتیب (یعنی جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ نمازیں قضا نہ ہوں) کی فجر کی نماز قضا ہوگئی ہو تو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لے' جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اگر جمعہ پڑھ لی اور بعد میں فجر کی نماز قضا کی تو جمعہ باطل ہو جائے گا اور اسے ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۲۰۴ ج ۲)

م:...... جمعہ کی نماز پڑھ کر دوبارہ دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں، البتہ نفل کی نیت سے شریک ہوسکتا ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۲۱۱ ج ۲)

م:...... عید اور جمعہ مجتمع ہو جائیں تو پہلی نماز یعنی عید واجب ہے اور دوسری یعنی جمعہ فرض ہے اور شہر والوں کو کسی کا ترک بھی جائز نہیں۔

(امداد الاحکام ص ۷۷۹ ج ۱۔ امداد الفتاوی ۴۳۱ ج ۱)

م:......جس کو جمعہ اور جماعت کی نماز میں شریک ہونے سے کھیت یا مال کے نقصان کا خوف ہو مثلا غلہ کاٹ کر کھلیان میں ڈال رکھا ہے اور چوری ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں جمعہ و جماعت کے ترک سے گناہ نہ ہوگا۔(امدادالاحکام ص۷۵۴ ج۱)

م:......مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو تیماردار اس کے پاس رہے اور ظہر پڑھ لے۔

(طحطاوی ص۲۷۵۔خیر الفتاوی ص۹۰ ج۳۔فتاوی حقانیہ ص۳۹۹ ج۳)

م:......شدید بارش کی وجہ سے جمعہ میں جانا مشکل ہو تو نہ جانے کی گنجائش ہے،تاہم کوشش کرکے جانا بہتر ہے۔

(عالمگیری ص۷۵ ج۱۔فتاوی حقانیہ ص۳۹۹ ج۳۔خیر الفتاوی ص۹۷ ج۳)

م:...... بارش کی وجہ سے جمعہ کی نماز گھر میں باجماعت پڑھی جاسکتی ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۶۷ ج۵)

م:......جیلوں میں نماز جمعہ کی اجازت نہ ہوں تو قیدیوں کو جماعت جمعہ ختم ہونے کے بعد ظہر پڑھنا مستحب ہے،اس سے قبل مکروہ تنزیہی ہے۔(احسن الفتاوی ص۱۲۹ ج۴)

م:......عورتیں جماعت جمعہ سے پہلے ظہر پڑھ سکتی ہیں۔(احسن الفتاوی ص۱۲۹ ج۴)

م:......معذورین کے لئے شہر میں نماز ظہر کی جماعت مکروہ تحریمی ہے،اس لئے وہ منفردا نماز پڑھیں اور حالت انفراد میں بھی اذان واقامت نہ کہیں۔(احسن الفتاوی ص۱۳۰ ج۴)

م:......آج فتنہ کے زمانہ میں عورتوں کو مسجد میں آنے کی ترغیب دینا ظاہر ہے کہ غلط ہے۔

(کفایت المفتی ص۲۹۲ ج۳)

م:......عورتوں کے لئے مستقل طور پر جمعہ وعیدین کا اہتمام مشروع نہیں اور نہ ان پر واجب ہے،تاہم کسی جامع مسجد میں تبعا شرکت بذات خود ممنوع نہیں،لیکن دور حاضر میں عورتوں کا

نکلنا فتنہ وفساد سے خالی نہیں، اس لئے جمعہ کے لئے کسی مسجد میں حاضری کے بجائے خود گھر میں ظہر کی نماز پڑھیں۔

(فتاوی دار العلوم دیو بند ص ۹۳ ج ۵۔ فتاوی حقانیہ ص ۳۸۴ ج ۳۔ خیر الفتاوی ص ۳۸ و ۴۸ ج ۳۔ کفایت المفتی ص ۲۹۲ ج ۳، جدید)

م:...... جمعہ کی نماز بعد تکبیر تشریق پڑھی جائیں۔

(خلاصۃ الفتاوی ص ۲۱۶ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۱۰۹ ج ۳)

م:...... ضرورت کے وقت قنوت نازلہ نماز جمعہ میں پڑھنا جائز ہے۔

(خیر الفتاوی ص ۶۹ ج ۳)

م:...... تشہد میں شامل ہونے والا جمعہ کی دو رکعت ادا کرے۔ (خیر الفتاوی ص ۶۷ ج ۳)

م:...... امام کے پہلے ''السلام علیکم'' کہنے کے بعد اقتدا صحیح نہیں، یہ شخص اب جمعہ نہ پڑھے، (بلکہ ظہر پڑھ لے)۔ (خیر الفتاوی ص ۹۰ ج ۳)

م:...... مکبر یا مائک کی خرابی کی وجہ سے کسی کا ایک سجدہ رہ گیا اور نماز ختم ہوگئی تو کسی دوسری مسجد میں جمعہ مل سکے تو وہاں جا کر جمعہ پڑھ لے، ورنہ ظہر تنہا پڑھ لے۔

(نظام الفتاوی ص ۱۱۶ ج ۶ جز: ۲)

م:...... جمعہ کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۱۲ ج ۴)

نماز جمعہ کے سنن وآداب

(۱)...... جامع مسجد میں بہت سویرے جائے اور پہلی صف میں جگہ لینے کی ہمت کرے، جو شخص جتنا سویرے جائے گا اسی قدر ثواب پائے گا۔

م:...... لیکن جگہ روکنے کے لئے سویرے سے مصلی بچھا کر چلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔

م:......البتہ اگر پہلے سے آ کر ذکر و اوراد میں مشغول تھا، پھر کسی ضرورت کے لئے جانا پڑا اور کپڑا وغیرہ اپنی جگہ پر چھوڑ گیا تو مضائقہ نہیں۔

م:......مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ کے لئے پیدل چل کر جائے، سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

م:......نماز جمعہ کے بعد طویل دعا نہ مانگے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۸۹ ج ۵۔ خیر الفتاوی ص ۱۰۴ ج ۳)

نوٹ:......نماز جمعہ کے وہ مسائل جہاں حوالہ نہیں وہ تمام مسائل ''زبدۃ الفقہ'' حصہ دوم ص ۱۹۹ ''نماز جمعہ کا بیان'' سے ماخوذ ہیں۔

جمعہ کی سنتیں کتنی رکعتیں ہیں اور کس طرح پڑھی جائیں؟

م:......طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک جمعہ کے بعد سنتیں مؤکدہ چار ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک چھ ہیں۔

م:...... جمعہ کے بعد چار سنتوں کا مؤکدہ ہونا تو متفق علیہ ہے، اس کے بعد دو سنتوں کے مؤکدہ ہونے میں ائمۂ احناف مختلف ہیں، پس احتیاط اسی میں ہے کہ بعد جمعہ چھ رکعتیں پڑھی جاویں۔ (امداد المفتین ص ۳۳۷ ج ۲)

م:......ظاہر روایت میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ سنت مؤکدہ ہیں، اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک چھ رکعتیں ہیں، لہذا جمعہ کے بعد چار رکعتیں ایک سلام سے سنت مؤکدہ سمجھ کر پڑھے اور اس کے بعد دو رکعتیں سنت غیر مؤکدہ سمجھ کر پڑھی جائیں۔ جو چار رکعت پر اکتفا کرتا ہے وہ قابل ملامت نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۳۱۲ ج ۷)

م:......نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور نہ پڑھنے والا سنت کا تارک ہے۔

(نظام الفتاوی ص ۲۰۹ ج ۶ جز:۱)

م:...... پہلے چار پڑھے پھر دو۔ (کبیری ص ۳۷۳۔ عمدۃ الفقہ ص ۲۹۷ ج ۲)

م:...... (جمعہ کے بعد کی) چھ رکعات میں بھی ہمارے یہاں ترتیب یہ ہے کہ پہلے چار اور پھر دو، لیکن راجح یہ ہے کہ پہلے دو پڑھے اور پھر چار، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے عمل سے یہی ثابت ہے۔ (انعام الباری ص ۱۲۱ ج ۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے عمل کی روایت ''ترمذی شریف'' وغیرہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔

(ترمذی شریف، باب الصلاۃ قبل الجمعۃ و بعدھا، کتاب الصلاۃ)

پھر ان چھ رکعتوں کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے، بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے ہیں، یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے، کیونکہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آثار سے مؤید ہے۔ (درس ترمذی ص ۳۰۱ ج ۲)

م:...... بلا عذر صرف دو رکعت پڑھنے والا تارک سنت ہے۔ (خیر الفتاوی ص ۸۳ ج ۳)

م:...... جمعہ کی چار رکعت سنت کے قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد درود پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (خیر الفتاوی ص ۱۰۳ ج ۳)

م:...... جمعہ کے بعد کی چار رکعات کے قعدۂ اولی میں درود شریف پڑھ لینے سے سجدۂ سہو کا واجب ہونا مسلم نہیں، علامہ شامی رحمہ اللہ وغیرہ محققین کا اس میں اختلاف ہے۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۱۹۰ ج ۱)

م:...... جمعہ سے پہلے کی سنت رہ جائے تو نماز کے بعد ادا کی نیت سے چار پڑھی جائیں،

(قضا کی نیت نہ کرے) کیونکہ ظہر کا وقت باقی ہے، صرف ترتیب بدلی ہے۔

(خیر الفتاوی ص۱۱۳ ج ۳)

م:...... جمعہ کی اذان ثانی کے بعد گھر میں بھی جمعہ کی سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، یہ سنتیں بطریق غیر مشروع ادا کی گئی ہیں، اس لئے قاعدہ کا مقتضی یہ ہے کہ فرض جمعہ کے بعد کی چار رکعات پڑھنے کے بعد قبلیہ سنتیں دوبارہ پڑھے۔(احسن الفتاوی ص۱۲۱ ج ۴)

م:......خطیب کا خطبہ جمعہ سے پہلے محراب میں سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص۳۰۸ ج ۲)

مَجْمُوْعَةُ الْخُطَب

از

حضرت العلام مولانا عبدالحئی صاحب
کفلیتوی، سورتی، رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَفْحَمَ بِبَدِيْعِ فُرْقَانِهٖ مَصَاقِعَ الْخُطَبَآءِ ، وَاَذْهَبَ بِبَلِيْغِ قُرْاٰنِهٖ رُوَآءَ شَقَاشِقِ الْبُلَغَآءِ ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ طَلَعَ مِنْ مَّشْرِقِ الرِّسَالَةِ وَالاِصْطِفَآءِ ، فَتَلَأْ لَأَ بِشُعَاعِهٖ مَا بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ، وَعَلٰٓی اٰلِهِ الْاَزْكِيَآءِ ، وَاَصْحَابِهِ الْاَصْفِيَآءِ ، اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْقَوِیّ مُحَمَّدعَبْدُ الْحَیّ اَلسُّوْرَتِیُّ ، اِنَّهٗ قَدِاخْتَلَجَ فِیْ سَالِفِ الزَّمَانِ ، اَنْ اَنْظَمَ بِبَنَانِ الْبَيَانِ ، خُطَباً وَجِيْزَةً تَقْشَعِرُّ مِنْهَا الْجُلُوْدُ وَ تَذْرَفُ الْعَيْنَانِ ، وَتَوْجَلُ الْقُلُوْبُ وَتَتَذَكَّرُ الْاَذْهَانُ، وَتَكُوْنُ وُصْلَةَ الْفَلَاحِ يَوْمَ تَقَطَّعُ الْقُلُوْبُ بِتَعَاقُبِ الْاَشْجَانِ ، وَوَسِيْلَةَ النَّجَاةِ يَوْمَ تَشْخَصُ الْاَبْصَارُ بِنَوَآئِبِ النِّيْرَانِ ، بَيْدَ اَنَّ تَرَاكُمَ عَلَائِقِ الزَّمَانِ ، يُعَوِّقُنِیْ عَنِ الْاِنْتِصَابِ لِهٰذَا الْاَمْرِ الْعَظِيْمِ الشَّأْنِ ، وَ تَلَاطُمَ عَوَائِقِ الْحَدْثَانِ ، يُثَبِّطُنِیْ عَنْ اِيْقَاعِ مَاخَطَرَ فِیْ الْجَنَانِ، فَكُنْتُ اَتَرَدَّدُ حَيْرَانَ اِذْ قَادَتْنِیْ اِرَادَةُ الرَّحْمٰنِ ، وَسَاقَتْنِیْ مَشِيَّةُ الْمَنَّانِ ، اِلٰی بَلْدَةِ مُوْلَمِيْنَ حَرَّسَ اللّٰهُ مُسْلِمِيْهَا عَنِ الذِّلَّةِ وَ الْهَوَانِ ، فَنَفَضْتُ غُبَارَ الْاٰلَامِ فِيْهَا وَالْاَحْزَانِ ، وَانْتَهَزْتُ فِيْهَا فُرْصَةً لِّاقْتِنَاصِ الْمَرَامِ ، وَاغْتَنَمْتُ نُهْزَةً لِّتَحَرُّكِ الْاَصَابِعِ بِاَسَاوِدِ الْاَقْلَامِ ، فَصَرَفْتُ فِیْ اِنْشَآئِهَا بُرْهَةً مِّنَ الْاَيَّامِ ، فَجَآئَتْ فِیْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ بِحَمْدِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ، كَمَا تَرَاهَا مُتَّكِئَةً عَلٰی اَرِيْكَةِ الظُّهُوْرِ ، مَسْطُوْرَةً فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِا لْاِسْتِكَانَةِ وَالضَّرَاعَةِ ، بِبِضَاعَةِ الْاَمَلِ وَالطَّمَاعَةِ ، اَنْ تَجْعَلَهَا لَنَا اَجْراً وَذُخْراً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً لَّنَا يَوْمَ لَا تَنْفَعُ النَّدَامَةُ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَاظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا بِالْمَأْثَمَةِ ، فَاَغِثْنَا وَارْحَمْنَا بِرَحْمَةٍ عَامَّةٍ ،

اَغِثْنَا يَا غِيَاثَ الْعَالَمِيْنَا تَحَيَّرْنَا وَ كُنَّا ظَالِمِيْنَا
تَقَاعَسْنَا عَنِ الْحَقِّ الصَّرِيْحِ وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْاَمْرِ الْقَبِيْح
وَ اَخْفَرْنَا عُهُوْداً بِالْهَوَآءِ وَجَاوَزْنَا حُدُوْداً بِالشِّقَآء
فَسَامِحْ اَنْتَ اَوْخُذْ فِيْ عَذَابِكَ فَاِنَّا قَدْ اَتَيْنَا عِنْدَ بَابِكَ
مَدَدْنَا كَفَّ تَسْأَلٍ بِذُلٍّ وَنَرْجُوْا رَحْمَةً اَنْزِلْ بِفَضْل
فَاِنْ تَغْفِرْ لَنَا وَالْمُسْلِمِيْنَا فَاِنَّا مِنْ عِبَادٍ مُّجْرِمِيْنَا
وَاِنْ تَاْخُذْ بِسُخْطٍ فِيْ الْمَعَادِ فَلَا نَشْكُوْهُ يَا مَوْلَى الْعِبَادِ
وَسَهِّلْ يَا اِلٰهِىْ كُلَّ صَعْبٍ وَكَفِّرْ يَا اِلٰهِىْ كُلَّ ذَنْبٍ
بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْعَشَائِرْ شَفِيْعِ النَّاسِ اِذْ تُبْلَى السَّرَائِر
وَلَنْ يَّنْسَا شَفِيْعُ النَّاسِ اُمَّهُ اِذَااشْتَدَّتْ اُمُوْرٌ فِيْ الْقِيَامَهُ
اِذَا تَدْنُوْا ذُكَاءُ مِنْ رُّؤُوْسٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيْ صَعْبٍ وَّبُؤْسٍ
فَيَدْعُوْا رَبَّهُ سِراً وَّ جَهْراً لِتُنْجِى اُمَّةٌ يَّخْشَوْنَ ضَراً
عَلَيْكَ الْمُصْطَفٰى خَيْرَ الْبَرِيَّه صَلٰوةُ اللّٰهِ تَتْرٰى وَالتَّحِيَّهُ
وَانْجِ الطِّيْبَ مِنْ شَرِّ الْحُسُوْد وَمِنْ شَرِّ الْعِدٰى يَا رَبَّ جُوْدِ

وَالْمَرْجُوُّمِنْ اَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ وَفُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ ، اِنْ عَثَرُوْا عَلَى الْخَلَلِ ، اَوِاطَّلَعُوْا عَلَى الْخَطَلِ ، اَنْ يَسُدُّوْهُ وَيُصْلِحُوْا بِلَطَائِفِ الْحِيَلِ ، فَاِنِّىْ مَعَ قُصُوْرِ بَاعِىْ وَقِلَّةِ بِضَاعَتِى بَعَاعِىْ لَسْتُ اُزَكِّىْ نَفْسِىْ عَنِ الزَّلَلِ ، وَمَا اُبَرِّأُ كَلَامِىْ عَنِ الْعِلَلِ ، وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَجَلِّ ، وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ ،

الخطبة المنظومة

بسم الله الرحمن الرحيم

اَجُوْدُ بِدَمْعٍ وَهُوَ بِالْحَقِّ يَشْهَدُ عَلٰى حَرِّ عِشْقِیْ حَرُّهُ لَيْسَ نَحْمَدُ
وَقَدْ كُنْتُ قِدْماً فِی الْهَوٰى اَتَقَلَّبُ لَطِيْفٍ سَرٰى فِی الَّلَيْلِ اِذْ كُنْتُ اَرْقُدُ
اَيَا نَفْسُ مَهْلاً وَّاَتْقِی زُخْرُفَاتِهٖ فَمَنْ هَمُّهُ فِی السُّوْءِ يُلْقٰى وَيُطْرَدُ
وَلاَ تَرْغَبِیْ فِیْ زَهْرَةِ النَّشْأَةِ تُعَدُّ كَنَسْجِ الْعَنْكَبُوْتِ وَتَفْسُدُ
تُشَابِهُ ظِلًّا اَوْسَرَاباً م بِقِيْعَةٍ وَوَهْماً عَرٰى فِی الْقَلْبِ اٰناً فَيَفْقَدُ
وَكَمْ مُتْرَفٍ فِيْهَا سَعٰى مُتَبَخْتِراً وَقَدْ كَانَ عَبْدَ النَّفْسِ لِلشَّرِّ يُوْلَدُ
وَكَمْ مِنْ كَمِيٍّ غَرَّهُ قُوَّةٌ لَّهُ فَقَدْ كَانَ يُؤْذِیْ مَن يَّرٰى وَ يُهَدِّدُ
كَأَنَّ الْمَنَايَا لَن يُّمْتِنَ نُفُوْسَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدَّارِ تُخْلَدُ
اَدَارَتْ وَحٰى بُوْسٍ وَّ ذُلٍّ عَلَيْهِمْ فُكُلٌّ كَأَمْثَالِ الْاَذِلَّةِ يُعْهَدُ
وَذَاقُوْا مَذَاقَ الْمَوْتِ كُرْهاً وَّ شُكْرَةً وَفِی حُفْرَةٍ ذَاتِ الْمَصَائِبِ اُوْرِدُوْا
اَلَمْ تَدْرِ مَا خَانَتْ بِكِسْرٰى وَ قَيْصَرٍ وَفِرْعَوْنَ و شَدَّادٍ وَّمَنْ كَانَ يُلْحِدُوْا
فَتِلْكَ بُيُوْتٌ قَدْ خَوَتْ بَعْدَ مَوْتِهِمْ عَفَا مَا بَنَوْا قَصْراً مَّشِيْداً وَّ شَيَّدُوْا
اُوْلُو الْعَقْلِ عَنْهَا يَصْرِفُوْنَ وُجُوْهَهُمْ لِمَا اَنَّهَا زُوْرٌ تَغُرُّ فَتَشْرُدُ
وَكُنْ يَا اَخِیْ فِيْهَا غَرِيْباً وَّ عَابِراً وَنَفْساً كَاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ تَعَدَّدُ
تُخَالِفُ نَفْساً فِیْ هَوَاهَا مُدَاوِماً وَتَكْسِرُ سَوْرَاتٍ عَنِ الْحَقِّ تُبْعَدُ

عَلَيْکَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِىْ کُلِّ مَطْلَبٍ فَـاَطْيَبُ زَادٍ فَـى اغْتِـرَابٍ تَـزَوَّدُ
مَـخَـاوِفُ قَبْـرٍ کُـلَّ اٰنٍ تُـفَـکِّـرُ فَـاَوَّلُ مِـرْقَـاتِ الْقِيَـامَةِ مَـرْقَـدُ
فَمَنْ کَانَ يَنْجُوْا فِىْ تَرَاهُ فَقَدْ نَجٰى وَمَـنْ فِيْـهِ مَـقْهُـوْرٌ فَـفِى النَّارِ يُوْقَدُ
وَاِيَّـاکَ وَالـنِّيْـرَانَ فِىْ کُلِّ حَـالَةٍ فَـاُذْهٰى دَوَاهِـىْ لِـلْـعُـصَاةِ تَرَصَّدُ
وَرُمْ فِـىْ مَرَاضِى اللّٰهِ بِالْبِرِّ وَالتُّقٰى اِلٰـى جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ بِاللُّطْفِ تُرْشَدُ
مَـدَدْنَـا يَـدَىْ سُؤْلٍ اِلٰـى اللّٰـهِ رَبِّنَا لِيَـخْتِـمُ لَـنَـا بِـالْخَيْرِ اِيَّـاهُ نَقْصِدُ
صَـلٰوةٌ عَـلٰـى خَيْـرِ الْبَـرِيَّةِ دَائِمـاً وَمَـنْ هُـوَ فِـىْ دِيْـنٍ وَّ دُنْيَـا مُحَمَّدُ

القصيدة

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلَا اِنَّـنِـى کَـأْسَ الْـجَـوٰى اَتَجَرَّعُ وَنَـارُ الْهَوٰى فِىْ جَوْفِ قَلْبِىْ تَلْمَعُ
وَقَدْ ضَاقَ صَدْرِىْ مِنْ هُمُوْمٍ مُّلِمَّةٍ وَتَـجْـرِىْ عُيُـوْنِىْ بِالدِّمَاعِ وَتَهْمَعُ
قَـدْ اِمْتَـدَّ دَآئِـىْ بِالصَّبَابَةِ وَالْاَسٰى وَقَـدْ کَـادَ قَـلْبِـىْ بِـالْـفِـرَاقِ تَقَطَّعُ
وَمَـالِـىْ اِلَّا مِـنْ لِـقَـآءِ مُـحَـمَّـدٍ شِـفَـاءٌ يُّـزِيـلُ الْـغَـمَّ عَنِّى وَ يُقْشِعُ
فَـدَيْـتُ لَـهُ نَـفْسِىْ وَ وُلْدِى مَحبَّةً وَاُمِّىْ، اَبِىْ، جَدِّىْ وَمَا کُنْتُ اَجْمَعُ
هَـدَانَـا سَبِيْلاً مُّسْتَقِيْماً نَصِيْحَةً وَعَـلَّـمَـنَـا عِـلْـماً بِـهٖ الْعَقْلُ يُرْفَعُ
اَتَـانَـا بِـقُـرْاٰنٍ کَـرِيْـمٍ مُّبِيْـنٍ بِـنَـظْـمٍ بَـلِيْـغٍ عَـاجِـزٍ عَنْـهُ مُصْقَعُ
عَـلٰـى جَبَـلٍ لَّـوْ اَنَّـهُ کَـانَ يُنْـزِلُ فَتَـنْـشَـقُّ مِنْ خَوْفٍ تَرٰى اَوْ تَصَدَّعُ

لِإِعْلاَءِ دِيْنِ اللّٰــهِ قَاسٰى شَدَائِدَا وَاَذَاهُ قَوْم مِنْهُمُ الْخَيْرُ يُطْمَعُ

وَحَامِلُ كُلِّ كَاسَبٍ كُلَّ مَعْدِمٍ وَقَدْ شَدَّ اَحْجَاراً لِجُوْعٍ يُّصَرِّعُ

وَقَدْ كَانَ فِى الطَّاعَاتِ تَلْهَجُ نَفْسَهُ وَقَدْ كَانَ مَغْفُوْراً بِمَا كُنْتَ تَسْمَعُ

مَسِيْرَةَ شَهْرٍ رُعْبَهُ كَانَ ذَائِعاً وَكَانَتْ اُسُوْدُ هَيْبَةً مِّنْهُ تَفْزَعُ

وَاسْقَهم فِى الْحَرْبِ لَوْ عَنْ اَمْرِهِ وَاَثْبَتَهُمْ فِيْهِ اِذَا فَرَّ اَشْجَعُ

بِرِيْحِ الصَّبَا فِى الْحَرْبِ كَانَ مُؤَيِّداً كَمَا اَنَّ عَاداً بِالدُّبُور لَاُقْمِعُوْا

وَاَيَّدَهُ جُنْد نَزِيْل مِّنَ السَّمَاءِ اَذَاقُوْا وَبَالَ الْكُفرِ قَوْماً تَوَصَّعُوْا

وَحَاجَةُ مَاءٍ مَرَّةً قَدْ تَعَرَّضَتْ فَاِصْبَعُهُ قَدْ كَانَ بِالْمَاءِ يَنْبَعُ

وَسِيْلَةُ قَوْمٍ مُسْلِمِيْنَ بِاَسْرِهِمْ اِذَا اشْتَدَّ اَمْرُ فِى الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ

وَاَعْطَاهُ حَوْضاً كَوْثَراً خَالِقُ الْوَرٰى فَيَسْقِى شَرَاباً سَائِغاً لَايُصْدَّعُ

هُنَالِكَ نَرْجُوْ مِنْكَ يَا خَيْرَ مُرْسِلٍ شَفَاعَتُكَ الْعُلْيَا الَّتِىْ يَنْفَعُ

فَنَحْنُ عُصَاة هَائِمُوْنَ عَمَايَةَ اَطَعْنَا هَوَاءَ وَالْخَطِيْئَةَ نَجْمَعُ

جَمِيْعُهُمَا صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا طَارَ طَائِر وَصَلّٰى عَلٰى اٰلٍ سَجَايَاهُ اَسْنَعُ

وَسَامِحُ طَيِّباً فِىْ خَطَايَا جَمِيْعَهُ وَمَنْ كَانَ ذِىْ حَقٍّ لَهُ اللّٰهُ اَسْمَعُ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْمُحَرَّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَطُوْفُ الشَّمْسُ بِحِكْمَتِهٖ وَالْقَمَرُ يَدُوْرُ ، لِيَتَجَدَّدَ بِهِمَا الْاَعْوَامُ وَالْاَيَّامُ وَالشُّهُوْرُ ‘ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ سَجَدَ لَهُ النَّجْمُ وَالشَّجَرُ عَلٰی مَمَرِّ الدُّهُوْرِ ، وَزَيَّنَ السَّمَآءَ بِمَصَا بِيْحَ رُجُوْماً لِّلشَّيْطَانِ الْمَدْحُوْرِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَجْلُوْا صُدَاءَ الصُّدُوْرِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَجَارَنَا مِنْ اَخْطَارِ الشُّرُوْرِ ، وَهَدَانَا بِكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی يَوْمِ النُّشُوْرِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ قَوَّضُوْا خِيَامَ الْبَطَا لَةِ وَالْفُجُوْرِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اُوْلِی النُّهٰی وَالْحُبُوْرِ، اِعْلَمُوْا ! اَنَّهٗ تَتَجَدَّدُ الْاَعْوَامُ بِتَنَاوُبِ الشُّهُوْرِ ، وَلٰكِنَّكُمْ تَتَرَبَّصُوْنَ وَتَغُرُّكُمُ الْاَمَانِیُّ وَيَغُرُّكُمْ بِا للّٰهِ الْغَرُوْرُ ، وَلَا تَذْكُرُوْنَ قَلِيْلاً مَّا يُصِيْبُكُمْ فِیْ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ، وَتُسَوِّلُ لَكُمْ نُفُوْسُكُمْ مَّا يُوْرِثُ الصُّدُوْدَ عَنِ الْحَقِّ وَالنُّفُوْرَ، اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَاتُبْصِرُوْنَ ، اَلَمْ يَاْنِ لَكُمْ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُكُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ الْغَفُوْرِ ، وَقَدْ ضَا عَ اَعْمَارُكُمْ فِی الْمُخَادَعَةِ وَالْمُخَاتَلَةِ وَتَعَاطِی الزُّوْرِ ، وَ تَنَاهَيْتُمْ فِی التَّعَامِی وَالتَّوَانِیْ وَالْفُتُوْرِ

وَنَسِيْتُمْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ ، اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ، وَقَدْ مَضٰى عَامٌ فَمِنْكُمْ مَنْ وَدَّعَهٗ وَهُوَ فِى الْاٰثَامِ مَغْمُوْرٌ ، وَقَدْ دَخَلْتُمْ فِى الْعَامِ الْجَدِيْدِ فَمَا لَكُمْ لَا تَصُدُّوْنَ فِيْهِ عَنِ الْمَحْظُوْرِ، وَلَا تَزَوَّدُوْنَ فِيْهِ بِكَرَائِمِ الْاَفْعَالِ وَالْاِنَابَةِ اِلَى اللّٰهِ بِالْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ ، وَتَنَافَسُوْنَ بِالطَّاعَةِ فِى الْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ ، اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ، اَلَا قَدْ اَتىٰ عَلَيْكُمْ شَهْرٌ فِيْهِ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَضْلُهٗ مَشْهُوْرٌ نَجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسىٰ (عليه السلام) مِنْ عَذَابِ اٰلِ فِرْعَوْنَ الْمَقْهُوْرِ ، وَاَغْرَقَهُمْ فِىْ بَحْرٍ فَعَادُوْا اِلٰى بَوَارٍ وَّثُبُوْرٍ ، وَصَامَ فِيْهِ صلى الله عليه وسلم كَمَا فِى الْحَدِيْثِ مَسْطُوْرٌ فَمَا لَكُمْ لَا تَفْعَلُوْنَ الْخَيْرَ فِيْهِ وَتَسْعَوْنَ فِىْ تَجَشُّمِ التَّابُوْتِ وَشُرْبِ الْخُمُوْرِ ، اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ ' عَنِ النَّبِىِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ : ((هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ)) اَوْ كَمَا قَالَ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَايُحْصِىْ اَحَدٌ خَصَائِصَهٗ وَلَوْ كَانَ مِصْقَعَ الْاَوَانِ، وَلَا يُقْصِىْ مَحَامِدَهٗ وَلَوْكَانَ مُفْلِقًا فِى الْبَيَانِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى اَنْ جَعَلَ اللِّسَانَ تَرْجُمَانَ الْجَنَانِ ، وَجَعَلَ الْجَنَانَ مَظْهَرَ الْعِرْفَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ تَوَقَّدَتْ بِهٖ شُمُوْعُ الْحِكْمَةِ وَالْاِيْمَانِ ، وَنَصَبَ بِهٖ مَاءُ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَعْوَانِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ ، اِنَّ قُصَارٰى مَسْكَنِ الْاِنْسَانِ ، حُفْرَةٌ ذَاتُ اِمْتِحَانٍ، يَنْزِلُهَا مُسْتَنْزِلًا مِنْ قِبَابٍ مُّشَيَّدِ الْبُنْيَانِ، وَ مَغَارَةٌ يَنْسَابُ فِيْهَا صِفْرَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْاَمْوَالِ وَ الْاَثْمَانِ ، فَمَا اَرْدَعَكُمْ اَنْ تُفْعِمُوْا جِرَابَكُمْ مِّنْ اَزْوَادِ خَيْرَاتٍ حِسَانٍ ، وَتُكَفْكِفُوْا نُفُوْسَكُمْ مِّنْ جَلَائِلِ اَخْطَارِ النِّيْرَانِ ، اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ مِّنْ نَّوَازِلِ الْمِيْزَانِ ، اَمْ لَكُمْ عَوْنٌ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْاَقَارِبِ وَ الْخِلَّانِ ، اَمْ لَكُمْ ذِمَامٌ اَنْ لَّا يُنَاقِشَ الرَّحْمٰنُ ، كَلَّا ! وَاللّٰهِ لَا تُبْرَأُوْنَ وَلَا تُنْصَرُوْنَ وَيُنَاقِشُكُمْ بِلَا تَرْجُمَانٍ ، وَيَقُوْلُ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ بِاٰيَةٍ وَّبُرْهَانٍ ، وَلَمْ اُفَضِّلْكُمْ

بِـاَفْنَانِ الْاِمْتِنَانِ، فَتَكُوْنُوْنَ نَاكِسِىْ رُؤُوْسٍ عِنْدَ الْمَلِكِ الْدَّيَّانِ ، وَ تَشْـرَئِبُّـوْنَ رَائِـمِيْـنَ مَـنْ يَّـقُـوْمُ لِلْاَمَــانِ، فَـاتَّـقُوْا اللّٰـهَ عِبَادَ اللّٰـهِ وَاصْبِـرُوْاعَـلٰى مَا اَصَابَكُمْ مِّنْ نَوَائِبِ الْحَدُثَانِ ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْبُغَاةَ ظَلَـمُـوْا فِـىْ هٰـذِهِ الْاَيَّـامِ عَـلَى الْحُسَيْنِ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجِنَانِ ، فَـقَتَـلُـوْهُ وَمَـنْ وَّالَاهُ مِنَ الْاَ عْيَانِ ، فَحِيْنَئِذٍ بَكَتِ السَّمَآءُ وَضَجَّتِ الْـمَلَآئِـكَةُ وَنَـاحَ الْـجَـانُّ ، وَقَتَـلَ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا مِنْهُمْ سَبْعِيْنَ اَلْفاً وَّ سَبْعِيْنَ اَلْفاً بِذِلَّةٍ وَّهَوَانٍ ، وَاَغَارُوْا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَهَتَكُوْا حُرْمَتَهُمَا وَلَمْ يُبَالُوْا سَطْوَةَ الدَّيَّانَ ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا يَفْعَلُ بِهِمْ يَوْمَ يُنْشَرُ الدِّيْوَانُ اِنَّ فِـىْ ذٰلِكَ لَـذِكْرٰى لِاُوْلِى الْوِجْدَانِ ، عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَـعَالٰى عَـنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فِى النَّوْمِ ذَاتَ يَوْ مٍ نِصْفَ الـنَّهَـارِ اَشْـعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهٖ؟ قَالَ: دَمُ الْـحُسَيْـنِ وَاَصْـحَـابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ عِبَادَ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَـعَـالـٰى وَاِيَّـا كُـمْ مِـمَّنْ اُفِيْضَ عَلَيْهِ شَاٰبِيْبُ الْغُفْرَانِ ، وَتَجَنَّبَ عَنْ دَوَاعِـى الْـعِصْيَـانِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَجْلُوْا صُدَاءَ الْجِنَانِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْـعَـزِيْـزِ الْـمَـنَّانِ ، اَعُوْذُ بِا للّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّـذِيْـنَ قُتِـلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً ط بَـلْ اَحْيَـآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْن فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَسْتَشِمُّ الطَّبَائِعُ النَّقِيَّهُ اَزْهَارَ ذِكْرِ خَصَائِصِهِ الزَّوَاهِرِ ، وَتَسْتَنْشِقُ السَّلَائِقُ السَّوِيَّةُ عَبَاهِرَ فِكْرِ اٰيَاتِهِ الْبَوَاهِرِ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا نَظَمَنَا فِىْ سِمْطِ الْاِسْلَامِ السَّائِرِ، وَزَحْزَحَنَا عَنْ ظُلُمَاتِ لَيَالِ الْاِشْرَاكِ الدَّيَاجِرِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ خَيْرُ الْعَشَائِرِ ، طَلِقُ الْوَجْهِ مَطْلَعُ السَّرَائِرِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاطَارَ فِىْ الْجَوِّ طَائِرٌ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ خُصُّوْا بِمَطَائِبِ الْمَاٰثِرِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اَيُّهَا الْمَعَاشِرُ ، اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ، وَجَائِلَةٌ اِلٰى مَسَارِحِ النِّعَمِ الْبَوَاتِرِ ، وَمُسْتَنْكِفَةٌ عَنِ الْتِقَاطِ ذِكْرِ رَبِّهَا الْقَادِرِ، وَمُسْتَنْفِرَةٌ عَنِ اجْتِنَاءِ جَنَى الْكَمَالَاتِ الْعَوَاطِرِ، فَذَلِّلُوْهَا بِمُحَافَظَةِ الصَّلَوَاتِ لِتَقَرَّ النَّوَاظِرُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ

وَاَطْـرَافَ الـنَّهَارِ وَفِیْ حَرِّ الظَّهَائِرِ ، وَكُفُّوْا عَنِ النَّوَاهِیْ بِالْمَوَاعِيْدِ وَالـزَّوَاجِـرِ، لِتَـكُـوْنُـوْا فِـیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ يَّـوْمَ تُبْـلَـى السَّرَائِرُ، وَلَا يَـمَسُّـكُـمْ فِيْهِ مَا يَمَسُّ الْكَفَرَةَ وَالْكَوَافِرَ، وَارْحَمُوْا مَنْ فِى الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَّنْ فِى السَّمَاءِ الزَّاهِرِ ، وَانْتَهُوْا عَنِ التَّنَاجُشِ وَالِاحْتِكَارِ وَتَـلَـقِّ الْـجَـلَـبِ الـصَّـادِرِ ، وَلَا تُـجَالِسُوْا مُدْمِنَ الْخَمَرِ وَالْمُقَامِرَ وَالْـعَـاهِـرَ، وَاٰكِـلَ الـرِّبٰـواوَ اَمْوَالَ الْاَيْتَامِ وَقَاتِلَ النَّفْسِ وَالسَّاحِرَ، وَسَـائِـرَ الْـفَسَـقَةِ الَّـذِيْنَ يَخْفِرُوْنَ ذِمَّةَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَافِرِ، رُوِیَ فِی الْـخَبَـرِ عَنْ سَيِّدِ الْعَشَائِرِ: ((الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَـنْ فِـى الْاَرْضِ يَـرْحَـمُكُمْ مَنْ فِى السَّمَآءِ)) اَوْ كَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ، عِبَـادَ الـلّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْبَرَرَةِ الْاَخَـايِـرِ، وَاَجَـارَنَـا وَاِيَّـاكُمْ مِّنْ عَوَاطِفِ يَوْمَ تُكْشَفُ الدَّفَاتِرُ ، اِنَّ اَبْهٰى مَا يُقْرَأُ عَلَى الْمَنَابِرِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَافِرِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْـطَـانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَاهَتْ فِى اكْتِنَاهِ ذَاتِهٖ عُقُوْلُ النَّجَائِبِ ، وَهَامَتْ فِىْ اِدْرَاكِ صِفَاتِهِ النُّفُوْسُ الثَّوَاقِبُ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ بَعِيْدٌ عَمَّا يَتَخَيَّلُ بِمَرَاحِلَ وَ مَرَاتِبَ ، وَبَرِئٌّ عَنِ الْاَشْبَاحِ وَالْاَوْلَادِ وَالصَّوَاحِبِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ اَشَاعَ دِيْنَهٗ بِتَحَمُّلِ الْمَتَاعِبِ، وَاَضَاءَ مِلَّتَهٗ فِى الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَارَتِ الْكَوَاكِبُ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الَّذِيْنَ صَالُوْا فِى اللّٰهِ فِى الْكَتَائِبِ، وَقَلَعُوْا اُصُوْلَ الشِّرْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ تَاَمَّلُوْا بِاِمْعَانِ النَّظَرِ فِى الْمَصَارِفِ وَالْعَوَاقِبِ، وَاَعْرِضُوْا نُفُوْسَكُمْ عَنْ دَارِ الْفَنَاءِ وَالْمَصَائِبِ، فَكَمْ مِّنْ مُّتْرَفٍ عَاشَ فِى النِّعَمِ وَالْمَوَاهِبِ، وَتَقَضّٰى عُمْرُهٗ فَى الْمَلَاهِىْ وَالْمَلَاعِبِ، طَوٰى كَشْحًا عَنِ الْاَخْدَانِ بَغْتَةً وَّالْاَقَارِبِ، وَنَزَلَ فِىْ حُفْرَةٍ ذَاتِ فِتْنَةٍ وَغَيَاهِبَ، فَاَكَلَتْهُ الدِّيْدَانُ وَالْحَيَّاتُ وَنَهَشَتْهُ الْعَقَارِبُ، فَحِيْنَئِذٍ مَا رَثٰى لَهٗ الْاَقَارِبُ وَالْاَجَانِبُ اَلَا! فَطَهِّرُوْا قُلُوْبَكُمْ عَنِ الْاَدْنَاسِ وَالْمَعَائِبِ،

وَهَذِّبُوْا نُفُوْسَكُمْ بِالْعَقَائِدِ الاَطَايِبِ، وَتَبَتَّلُوْا بِشَرَاشِرِكُمْ اِلَى اللّٰهِ الْوَاهِبِ، وَمُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تمُوْتُوْا عَنْ دَارِالبَلِيَّةِ وَالنّوَائِبِ ، وَاِيّاكُمْ ثُمَّ اِيَّاكُمْ عَنِ السُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ فِى الصَّدَقَاتِ وَالْمَوَاهِبِ، وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ وَالْيَمِيْنِ الْكَاذِبِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى اَهْلِهَا وَلَا يُزَكِّيْهِمْ عَنِ الشَّوَائِبِ، وَلَبْسِ الْحَرِيْرِ وَاِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِى الْمَلَابِسِ وَالْمَاكِلِ وَالْمَشَارِبِ، فَمَنِ اسْتَعْمَلَهُمَا يَكُوْنُ فِى الْاٰخِرَةِ عَنْهُمَا مِنَ الْخَائِبِ، رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم : ((لَا تَلْبَسُوْا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاكُلُوْا فِىْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ)) اَوْ كَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ نَّالَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْلَى الْمَنَاصِبِ، وَحَرَسَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِّنَ الْمَثَالِبِ، اَنَّ اَبْلَغَ مَا يَرْقُشُهُ الْكَاتِبُ، كَلَامُ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْوَاهِبِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّاخَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓاءُ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِالْخَامِسَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُوْلِجِ النَّهَارِ فِی اللَّيْلِ وَاللَّيْلِ فِی النَّهَارِ ، هُوَ الْحَكِيْمُ الْقَدِيْرُ الَّذِیْ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرلَكُمُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ وَالسَّحَابَ الْمِدْرَارَ، وَاَنْزَلَ مِنْهُ غَيْثاً يُّخْرِجُ الثِّمَارَ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ تَاَلَّقَتْ مِنْ مَّشْرِقِ هِدَايَتِهٖ اَشِعَّةُ الْاِيْمَانِ فِی الْاَقْطَارِ، وَنَبَعَتْ مِنْ بَحْرِ فَيْضِهٖ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ فِی الْبَوَادِیْ وَالْاَمْصَارِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی يَوْمٍ عُطِّلَتْ فِيْهِ الْعِشَارُ، وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَشِدَّاءُ عَلَی الْكُفَّارِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اُوْلِی الْاَنْظَارِ ، اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاسْتَبَانَتْ لَهَا الْاٰثَارُ، وَاَنْتُمْ فِیْ مَهَامِهِ الْاَمَانِیِّ تَهِيْمُوْنَ فِی الْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ، وَفِیْ غَيَاهِبِ الْاٰمَالِ تَتِيْهُوْنَ بِالتَّبَارِ، وَاُشْرِبَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ حُبُّ الْقُصُوْرِ وَالْخُيُوْلِ وَالدَّرَاهِمِ وَالدِّيْنَارِ وَتَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ عُلُوًّاوفَسَاداً مُدَاعِبِی

اَلْاَبْكَارِ، اَفَلَا يَنْفَعُكُمُ الْاٰيَاتُ الْبَيِّنَاتُ وَالْاٰثَارُ، فَتَرْتَدِعُوْا مِنْ هٰذِهِ الْمَثَالِبِ وَالْاَخْطَارِ، عِبَادَ اللّٰهِ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعاً لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ فِيْ دَارِ الْقَرَارِ، وَفُكُّوا رِقَابَكُمْ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ مِّنَ النَّارِ، فَاِنَّ مَوَاعِيْدَ اللّٰهِ صَادِقَةٌ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ شَكُّ مُرْتَابٍ مُّخْتَارٍ، وَتَزَوَّدُوْا لِلْاٰخِرَةِ فَسَيَعِنُّ لَكُمُ التَّيْسَارُ، وَاشْكُرُوْا نِعَمَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ، وَحَافِظُوا عَلَى الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ، وَسَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَتَعْصَمُوْا عَنِ التَّخَالُفِ وَسُوْءِ الْاَفْكَارِ، رُوِيَ فِي الْاَخْبَارِ عَنْ سَيِّدِ الْاَخْيَارِ، اَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ)) وَعَنْهُ صلى الله عليه وسلم: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذْفِ)) اَوْكَمَا قَالَ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عِبَادَ اللّٰهِ! جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْاَبْرَارِ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَاقِعَ الْاَشْرَارِ، اِنَّ اَلَذَّ مَا يُتْلٰى فِي الْاَسْحَارِ كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِالْاُوْلٰى مِنْ صَفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُوَشَّحُ بِحَمْدِهٖ الْخُطَبُ وَسَائِرُ الْكَلَامِ ، وَيُتَيَمَّنُ بِوَصْفِهٖ فِى الْمَاٰرِبِ وَالْمَرَامِ فَسُبْحَانَ الَّذِىْ لَاتُحْصٰى خَصَائِصُهٗ بِالتَّمَامِ ، وَلَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا وَّ الْاَشْجَارُ هِىَ الْاَقْلَامُ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَشْفِىْ عَلِيْلَ الْكُفْرِ وَالْاٰثَامِ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ هُوَ خَاتِمُ الرُّسُلِ الْكِرَامِ وَشَفِيْعُ الْاُمَّةِ فِىْ يَوْمِ الْقِيَامِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الدَّوَامِ ، وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَابِيْحَ الظَّلَامِ ، اَمَّابَعْدُ ! فَيَاذَوِى الْاَحْلَامِ ، اِنَّ الْعَمَلَ كَثِيْرٌ وَّ الْعُمُرَ عَلٰى شَرَفِ التَّقَضِّىْ وَالْاِنْصِرَامِ ، وَالزَّادُ قَلِيْلٌ وَّالْمَسِيْرُ شَدِيْدُ الظَّلَامِ ، وَ الْحِسَابُ عَسِيْرٌ وَّالنَّاقِدُ بَصِيْرٌ لَايَعْزُبُ عَنْهُ مَا فِى الْاَنَامِ ، فَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِى اللَّيَالِىْ وَالْاَيَّامِ ، اَلَآ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ الْحُرُمَاتُ فَلَا تَحُوْمُوْا حَوْلَهَا يَاذَوِى الْاَفْهَامِ ، وَاِنَّ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ خَيْرِ الْاَنَامِ ، اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، اَلااتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالاً فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ

الْاَحْكَامِ ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا عَنْ شِرْعَةِ الْاِسْلَامِ ، وَجَعَلُوْا الْبِدْعَةَ سُنَّةً وَّالسُّنَّةَ مَهْجُوْرَةً لَّا تُرَامُ،وَجَعَلُوْا الْمَسْجِدَ دَارَ الْلَغَطِ وَالشَّغَبِ وَسُوْءِ الْكَلَامِ ، وَاِذَا وَعَدُوْا غَدَرُوْا وَاِذَا اُتُمِنُوْا خَانُوْا وَاَكَلُوْا اَمْوَالَ الْاَيْتَامِ ، وَاِذَا خَاصَمُوْا فَجَرُوْا وَاِذَا حَلَفُوْا كَذَبُوْا وَلَايُبَالُوْنَ فِى الْحَرَامِ ، اُولٰئِكَ عِنْدَاللّٰهِ شِرَارُ الْخَلْقِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْاِنْتِقَامِ، عِبَادَ اللّٰهِ! تَبَادَرُوْا اِلٰى حُسْنِ الْاِنْتِظَامِ ، فَاِنَّهٗ يَهْرَعُ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ حِسَامٌ ، فَيَصْرَعُ عَلٰى مَضَاجِعِكُمْ فَلَنْ يَّنْصُرَكُمْ حِيْنَئِذٍنِ الْفِئَامُ، وَيَنْقَطِعُ وَقْتَئِذٍ اَضَالِيْلُ الْاٰمَالِ وَالْاَوْهَامِ ، وَ تُنْقَلُوْنَ اِلٰى اَجْدَاثٍ يَخْتَلِفُ فِيْهَا الْاَضْلَاعُ وَيَفُتُّ الْعِظَامُ، رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ((اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرَفاً يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ ،وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِنْ عِبَادِهِ الْعِظَامِ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّنْ مَّسَاوِى اللِّئَامِ اَنَّ اَزْهَرَ مَايَنْمُقُهُ الْاَقْلَامُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَايَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّانِيَّةِ مِنْ صَفر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَسَلّٰى بِحَمْدِهِ الْبَلْبَالُ عَنِ الْبَالِ ، وَيَزُوْلُ بِشُكْرِ نِعَمِهِ الْمَفَاقِرُ وَالْاَمْحَالُ ، فَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ لَّايَرُدُّ التَّسْئَالَ ، وَرَحِيْمٌ يَّنْشُرُ فَوَا ئِحَ رَحْمَتِهٖ فِى الْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مِقْدَامُ الصُّفُوْفِ لَدَى اسْتِعَارِ الْقِتَالِ ، وَمِنْعَامٌ مَا خَابَ عِنْدَهٗ سَآئِلُ النَّوَالِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ شَقُّوْا عَصَا التَّفَارِيْقِ وَاَسْوَأَ الْجِدَالِ ، اِلٰى يَوْمٍ تَشْتَدُّ فِيْهِ الْهُمُوْمُ وَالْاَوْجَالُ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الرِّجَالِ ، اِلٰى كَمْ هٰذَا الدَّاءُ الْعُضَالُ ، وَالْاَنْفَةُ وَالْحَمِيَّةُ وَالْاِذْلَالُ وَالتَّعَامِىْ وَالتَّوَانِىْ وَاَبَاطِيْلُ الْاٰمَالِ ، وَقَدْ حَصْحَصَ لَكُمُ الْحَقُّ فَمَا تُشَيِّعُوْنَ اِلَّا الضَّلَالَ ، وَتَجَلَّتْ لَكُمُ الْعِبَرُ فَتَعَامَيْتُمْ عَنْ اَطَائِبِ الْاَعْمَالِ ، وَقَرَعَ اَسْمَاعَكُمُ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتُمْ عَنْ اُهْبَةِ التَّرْحَالِ وَمَا فَلَلْتُمْ شَبَاةَ الْاِعْتِدَاءِ وَالْاِخْتِيَالِ ، اَتَظُنُّوْنَ

اَنْ يُّنْقِذَكُمُ الْاَمْوَالُ ، اِذَا اَوْبَقَتْكُمْ مَسَاوِئُ الْاَعْمَالِ ، اَوْيُجْدِيْ لَكُمُ الْاَوْلَادُ اِذَا اُكْرِهْتُمْ فِى الْاِرْتِحَالِ ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِذَا اجْتَلَيْتُمْ خُفُوْقَ رَايَةِ الْاِخْفَاقِ فِيْ الْمَئَالِ ، وَعَوْنَ الْاِرْفَاقِ وَتَفَاقُمَ الْاَهْوَالِ ، فَحِيْنَئِذٍ زَفَرْتُمْ زَفَرَاتٍ وَّدَخَلْتُمْ فِيْ غَمَرَاتِ الْاَوْجَالِ ، وَتَشْهَدُ جَوَارِحُكُمْ عَلٰى مَااجْتَرَحْتُمْ فَوَقَعْتُمْ فِى الْخَبَالِ ، فَاتَّقُوْا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَاصْنَعُوْا مَا يُغْنِيْ عَنِ النَّكَالِ ، وَ يُفْضِيْ اِلٰى مُشَاهَدَةِ جَمَالِ ذِيْ الْجَلَالِ ، وَيُوْصِلُ اِلٰى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَااُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى الْبَالِ ، وَ حَاسِبُوْا نُفُوْسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا فِى الْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ، وَاَلِحُّوْا مَااسْتَطَعْتُمْ فِى الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ يَرُدُّ الْاٰجَالَ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الْمِفْضَالِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِى الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ فِيْ مَنْ صَعِدَ فِيْ مَرَاقِ الْكَمَالِ ، وَتَحَرَّزَ عَنِ الدَّاءِ الْعُضَالِ ، اِنَّ اَضْوَعَ مَا يُتْلٰى فِى النَّهَارِ وَاللَّيَالِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُتَعَالِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِالثَّالِثَةِ مِنْ صَفَر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُسَبِّحُ لَهٗ كُلُّ شَىْءٍ فِى الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ ، وَيَدُلُّ عَلٰى وُجُوْدِهٖ مَا فِى الْاَنْفُسِ وَالْاٰفَاقِ مِنَ الْاٰيَاتِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ سَآئِرِ الْمُكَوَّنَاتِ ، وَفِىْ قُدْرَتِهٖ اَزِمَّةُ اَرْزَاقِ الْمَخْلُوْقَاتِ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ قَدْ جَدَّ جَدُّهٗ فِىْ اِعْلَآءِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ الزَّاكِيَاتِ ، وَسَعٰى فِى انْطِمَاسِ الْكُفْرِ وَالْغَوَايَاتِ الْمُوْبِقَاتِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَنَّتِ الْحَمَائِمُ فِىْ رَوْضَاتٍ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْن بَذَلُوْا نُفُوْسَهُمْ فِى الطَّاعَاتِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، اَمَا حَانَ لَكُمْ اَنْ تُزَكُّوْا نُفُوْسَكُمْ مِّنْ شَوَائِبِ السَّيِّئَاتِ، وَتُحَلُّوْا قُلُوْبَكُمْ بِمَحَاسِنِ الْعَادَاتِ، وَقَدِ انْتَظَرَتِ الْمَنِيَّةُ اَنْ اَقْشَبَتْ اَظْفَارَهَا فِىْ اَعْمَارِكُمْ بِالْمُفَاجَاتِ، فَمَا هٰذِهِ الْغَفْلَةُ الَّتِىْ جَرَأَتْ بِهَا سَلَآئِقُكُمْ عَلٰى ارْتِكَابِ التَّبِعَاتِ ، وَبَيْنَ يَدَيْكُمْ عَالِمُ السِّرِّ وَالْخَفِيَّاتِ، اَمَا تَنْظُرُوْنَ

اَنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ رَحَلُوْا اِلٰى كِفَاتِ اَمْوَاتٍ رُفَاتٍ ، فَاَمَّا الَّذِيْنَ عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ، نَالُوا فِى الْقَبْرِ فُسْحَةً وَّنُوْراً وَّيَسْتَرِيْحُوْنَ فِىْ رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَسَآؤُوْا السُّوىٰ وَجَدُوْا فِى الْقَبْرِ ضَغْطَةً وَّظَلَامـاً وَّ يُقْحَمُوْنَ فِىْ مَخَاشِى الدَّرَكَاتِ، وَتَعَامَيْتُمْ عَنْ هٰذَا الْيَوْمِ بِاَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ ، وَغَرَّتْكُمْ زَهْرَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الْمُفْضِيَةِ اِلَى النَّدَامَةِ وَالْحَسَرَاتِ ، وَمَافَاتَ فَمَا هُوَ اٰتٍ ، وَاغْتَنِمُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ، فَتَبَتَّلُوْا فِيْهِ بِشَرَاشِرِكُمْ اِلٰى وَاهِبِ الْعَطِيَّاتِ، وَاتَّقُوْهُ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ، وَاَصْلِحُوْا قُلُوْبَكُمْ مِّنْ رَّذَائِلِ الصِّفَاتِ ، فَاِنَّهٗ اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ وَالْجَارِحَاتُ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ:((اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِىَ الْقَلْبُ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَهَالَكَ فِى الْعِبَادَاتِ، وَتَجَنَّبَ عَنْ نَّزَغَاتِ الشَّيْطَانِ وَالنَّزَوَاتِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الۡاُوۡلٰی لِلۡجُمُعَةِ الرَّابِعَةِ مِنۡ صَفَر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَخۡرَجَنَا مِنۡ مَّهَامِهِ الۡغَوَايَةِ اِلٰی مِلَّةٍ سَمۡحَاءَ ، وَهَدَانَا اِلٰی طَرِيۡقَةٍ غَرَّآءَ ، فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ بِيَدِهٖ يُؤۡتِی الۡفَضۡلَ مَنۡ يَّشَآءُ ، فَلَهٗ مَلَكُوۡتُ الۡغَبۡرَآءِ وَالۡخَضۡرَآءِ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ شُرِحَ صَدۡرُهٗ وَمُلِأَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ الۡحَقَّةِ وَالسَّنَاءِ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ السَّمَاءُ ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ هُمۡ نُجُوۡمُ الۡهِدَايَةِ الۡبَيۡضَآءِ ، اَمَّا بَعۡدُ ! فَيَا اُوۡلِی الۡاٰرَآءِ اِلٰی مَتٰی تَخۡبِطُوۡنَ فِی الدُّنۡيَا الدَّنِيَّةِ خَبۡطَ عَشۡوَآءَ ، وَتَسۡرَحُوۡنَ فِیۡ مَسَارِحِ الۡاٰثَامِ كَالۡعَمۡيَاءِ ، وَتَهِيۡمُوۡنَ فِیۡ تِيۡهِ الۡغَوَايَةِ السَّوۡدَآءِ ، وَتَحُوۡمُوۡنَ حَوۡلَ حِمَی النَّمِيۡمَةِ وَالۡحِقۡدِ وَالۡبُغۡضَآءِ ، وَبَيۡنَ يَدَيۡكُمۡ عَالِمٌ يَعۡلَمُ مَا فِیۡ صَخۡرَةٍ صَمَّآءَ ، وَحَتّٰی مَتٰی تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ مَا بَيۡنَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ وَتَسۡتَخِفُّوۡنَ الۡمَسَاكِيۡنَ وَالۡغُرَبَآءَ ، وَتَظۡلِمُوۡنَ عَلَی الۡاَجۡوَارِ وَتَقۡطَعُوۡنَ عَنۡ ذَوِی الۡقُرۡبٰی ، وَاَنۡتُمۡ تُقۡبَرُوۡنَ يَوۡماً فِیۡ حُفۡرَةٍ ظَلۡمَآءَ ،

وَمَا لَكُمْ اَنْ لَّا تُنْفِقُوْا فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ، وَتَفُكُّوْا رِقَابَكُمْ عَنِ النَّارِ فِى الدَّاهِيَةِ الدَّهْيَاءِ، وَمَآ اَدْرٰكُمْ مَا الدَّاهِيَّةُ الدَّهْيَآءُ، يَوْمَ تَشْخَصُ الْاَبْصَارُ فِيْهِ وَتَغْلِى الرُّءُ وُسُ فِىْ حَرِّ الذُّكَآءِ، وَتَرَوْنَ النَّاسَ فِيْهِ سُكَارٰى، وَمَاهُمْ بِسُكَارٰى، وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ قَدْ تَرَاكَمَ مِنْ كُلِّ اَرْجَاءٍ، عِبَادَ اللّٰهِ، فَاتَّقُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَ بُؤْسٍ وَّ رَخَاءٍ، وَحَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ فَاِنَّهَا تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ، وَ اِيَّاكُمْ ثُمَّ اِيَّاكُمْ عَنِ الْمَلَاهِىْ وَالْمَلَاعِبِ وَالْغِنَآءِ، وَسَآئِرِ مَا يُفْضِى فِى النَّشْأَةِ الْاُخْرٰى اِلَى الْعَنَآءِ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ، اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِىْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاَمَرَنِىْ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلْبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ)) اَوْكَمَا قَالَ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عِبَادَاللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْاَتْقِيَآءِ، وَحَرَسَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّنْ مَّطَارِحِ الْاَشْقِيَآءِ، اِنَّ اَطْيَبَ مَا يُتْلٰى فِى الصُّبْحِ وَالْمَسَآءِ، كَلَامُ اللّٰهِ الَّذِىْ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُواً ط اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ الخَامِسَةِ مِنْ صَفَر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَحَنَا جَلَآئِلَ النِّعَمِ، وَوَشّٰنَا بِسَوَاطِعِ الْعُلُوْمِ وَالْحِكَمِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰی مَااغْتَرَفْنَا مِنْ بِحَارِ لُطْفِهِ الْعِمَمِ ، وَكَرَعْنَا مِنْ يَنَابِيْعِ جُوْدِهٖ وَالْكَرَمِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ شَفِيْعُ الْاُمَمِ ، يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْأُ مِنْ اَخِيْهِ وَاَبِيْهِ وَالْعَمِّ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَابِيْحِ الظُّلَمِ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَاابْنَ اٰدَمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَبِالشَّهَوَاتِ جَهَنَّمُ ، فَمَنْ صَدَفَ عَنِ التَّكَالِيْفِ الشَّرْعِيَّةِ فِی الدُّنْيَا بَاءَ بِالْاٰلَمِ ، وَمَنِ اقْتَحَمَ فِیْ غَوْرِهَا فَيَنْضُرُ وَجُهُهٗ فِی الْاٰخِرَةِ بِنَوَاعِمِ النِّعَمِ ، وَمَنِ امْتَطٰی عَلٰی مَطَايَا الشَّهَوَاتِ فَقَدِ اضْطَرَمَ ، وَمَنِ انْصَلَتَ عَنْ رِّبَاءِ سِهَا فَقَدِ احْتَرَمَ ، اَوَمَا اٰنَ لَكَ اَنْ تُعَانِیَ تَكَالِيْفَ الشَّرْعِ وَتَهْتَمَّ ، وَتَكُفَّ نَفْسَكَ عَنِ الْحُرُمَاتِ وَتَزُمَّ ، وَتَغْرَوْرِقَ عَيْنَاكَ بِالْمَدَامِعِ بِالنَّدَمِ ، وَتَذْكُرُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَتَغْتَمَّ ، اَفَلَا تَعْتَبِرُ بِمَنِ انْحَطَّ مِنَ الْاَرَآئِكِ اِلَی الثَّرٰی وَرَمَّ

وَانۡقَضٰی اَمَلُـهُ غَیۡرُ الۡمُتَنَاهِیۡ وَاخۡتَتَمَ ، وَنَاٰی خُلُوَّ الذَّرۡعِ عَنِ الۡاَتۡرَابِ اِلَی الۡعَدَمِ ، وَاَطۡرَقَ عَلٰی رَأۡسِهٖ مَطَارِقُ الۡحَدِیۡدِ اَعۡمٰی وَاَصَمَّ ، تَرِبَتۡ یَدَاکَ مَاذَا یُلۡهِیۡکَ عَنۡ تَذَکُّرِ یَوۡمٍ یَّزۡلُقُ فِیۡهِ الۡقَدَمُ ، اِنۡ تَذَکَّرۡتَ کُرُوۡبَهٗ مَزَجۡتُ دَمۡعاً جَرٰی مِنۡ مُّقۡلَةٍ بِدَمٍ ، وَاِنۡ تَفَکَّرۡتُ فِیۡ خُطُوۡبِهٖ رَضِیۡعٌ یَنۡهَزِمُ، فَاعۡتَصِمُوۡا اَیُّهَا النَّاسُ بِحَبۡلٍ غَیۡرِ مُنۡفَصِمٍ، وَ عَضُّوۡا بِالنَّوَاجِذِ عَلٰی هَدۡیِ نَبِیِّ الۡعَرَبِ وَالۡعَجَمِ ، وَسَدِّدُوۡا وَ قَارِبُوۡا وَلَا تَبۡتَدِعُوۡا فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ الۡاَعۡظَمِ ، رُوِیَ فِی الۡخَبَرِ عَنِ السَّیِّدِ الۡاَکۡرَمِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَیُّهَا النَّاسُ اِبۡکُوۡا فَاِنۡ لَّمۡ تَسۡتَطِیۡعُوۡا فَتَبَاکَوۡا فَاِنَّ اَهۡلَ النَّارِ یَبۡکُوۡنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیۡلَ دُمُوۡعُهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ کَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنۡقَطِعَ الدُّمُوۡعُ فَتَسِیۡلَ الدُّمُوۡعُ فَتَقۡرَحُ الۡعُیُوۡنَ فَلَوۡ اَنَّ سُفُناً اُجۡرِیَتۡ فِیۡهَا لَجَرَتۡ)) اَوۡ کَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمۡ مِّمَّنِ اسۡتَبَدَّ فِی الدِّیۡنِ وَاسۡتَقَمَ ، وَلَا یَکُوۡنُ فِی الۡاٰخِرَةِ کَلَحۡمٍ عَلٰی وَضَمٍ ، اِنَّ اَحۡسَنَ کَلَامٍ یُّنۡظَمُ ، کَلَامُ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡاَرۡحَمِ ، اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ﴿ فَلۡیَضۡحَکُوۡا قَلِیۡلاً وَّ لۡیَبۡکُوۡا کَثِیۡراً ط جَزَآءً م بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡن ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ الاُوْلیٰ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَفَاضَ ذَوَارِفَ الْعَوَارِفِ عَلَی النُّفُوْسِ الْقَادِسَاتِ، وَاَبْـرَزَ حَـقَائِقَ الْمَعَارِفِ عَلٰی الْقَرَا ئِحِ الصَّافِیَاتِ ، نَحْمَدُهٗ عَلیٰ مَا اَسْبَغَ عَـلَیْنَـا الـنِّعَمَ الـزَّاکِیَـاتِ ، وَاَغْـرَقَنَـا فِـیْ بِحَـارِ الْجُوْدِ وَالْمَکْرُمَاتِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَـا وَمَـوْلَانَـا مُـحَـمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَاتٌ بَیِّـنَـاتٌ، وَاُلْهِمَ بِلَوَامِعِ الْاِیْمَاضَاتِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاظَلَّتِ السَّـمٰـوَاتُ ، وَعَـلـیٰ اٰلِـهٖ وَصَـحْبِــهِ الَّـذِیْـنَ اقْتَتَلُوْا دُوْنَ اَمْرِهٖ فِی الْـغَـزَوَاتِ ، اَمَّـابَعْدُ ! فَیَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، لَقَدْکَانَ لَـکُـمْ فِـیْ رَسُـوْ لِ الـلّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِی اقْتِنَآءِ الْخَیْرَاتِ ، وَاقْتِدَاءٌ طَیِّبٌ فَی الْتِقَاطِ مَحَاسِنِ الْعَادَاتِ، فَمَا لَکُمْ اَنْ تَقَاعَسُوْا عَنْ مَّهْیَعِهٖ رَائِـمِیْـنَ مَـنَـاهِـجَ الطُّغَاةِ، وَتَجَانَبُوْا عَنْ شِرْعَتِهٖ زَائِغِیْنَ اِلٰی شَوَارِعِ الْـعُتَـاةِ، اَلَا اِنَّ مَنْ شَیَّعَ اٰثَارَهٗ نَالَ الْفَوْزَ وَالنَّجَاةَ ، وَاتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ فَیَـدْخُـلُ فِـیْ رَوْضَـاتِ الْـجَنَّاتِ، اَلَا اِنَّ شَهْرَکُمْ هٰذَا شَهْرُ سَوَاطِعِ الْبَـرَکَـاتِ ، وُلِـدَ فِیْـهِ نَبِیُّنَا صَاحِبُ الْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ ، وَامْتَلَأَ الْوَرٰی

بِـوِلَادَتِــهٖ بِـالْاَنْـوَارِ وَالْاِشْـرَاقَـاتِ ، وَكُبَّـتِ الْاَوْثَـانُ عَلٰى رُؤُسِهَا وَارْتَـفَـعَـتْ غَيَاهِبُ الشِّرْكِ وَالْغَوَايَاتِ ، وَرُجِمَتِ الشَّيَاطِيْنُ مِنْ اِسْتِـرَاقِ السَّـمْـعِ عَـنِ السَّـمٰـوَاتِ ، وَكُـنْتُمْ بِـهٖ خَيْرَ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ الْـمَـاضِيَـاتِ ، وَاُمَّةً وَّسَـطـاً لِّتَـكُـوْنُـوْا شُهَدَآءَ عَلَـى النَّـاسِ يَوْمَ الْمُجَازَاتِ، فَشَمِّرُوْا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فِيْهِ الْاِجْتِنَآءِ جَنَى الْحَسَنَاتِ، وَاسْتَـغْـفِـرُوْا رَبَّـكُمْ عَنِ الْعَثَرَاتِ وَالتَّبِعَاتِ، فَاِنَّ رَبَّكُمْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قَبْـلَ الْـغَـرْغَرَةِ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ ، وَمَنْ تَنَا هٰى فِى الْغَفْلَةِ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْـرِ فَيَـكُوْنُ فِىْ حَسَرَاتٍ، وَيَعُضُّ عَلٰى يَدَيْهِ عَلٰى مَا فَـاتَ ، رُوِىَ فِـى الْـخَبَـرِ عَـنْ سَيِّـدِ السَّادَاتِ، فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَاُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ : ((قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِيَّـاكُـمْ مَـنِ اسْتَـغْـفَـرَ فِى الْعَشِيِّ وَالْغَدَاةِ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ شَـوَائِـبِ السَّيِّئَاتِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا زَمْزَمَ الْحُدَاةُ ، كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الـصِّـفَـاتِ ، اَعُـوْذُ بِـالـلّٰـهِ مِـنَ الشَّيْـطَانِ الرَّجِيْم ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمْعَةِ الثَّانِيَّةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَاحْتَجَبَ عَنْ نَّوَاظِرِ الْجِنِّ وَاَبْصَارِ الْبَشَرِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ خَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ بِقَدَرٍ، وَيُنَفِّذُ الْاُمُوْرَ عَلٰى حَسْبِ مَافِى الْكِتَابِ مُسْتَطَرٌ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ اَوْعَدَ بِالنَّارِ مَنْ كَفَرَ ، وَوَعَدَ مَنْ دَخَلَ فِى الْاِسْلَامِ و اسْتَقَرَّ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَابِيْحِ الْغُرَرِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا ابْنَ اٰدَمَ خَلِّ طَبْعَكَ عَنِ الْغَوَاشِىْ وَتَفَكَّرْ ، وَاقْطَعِ النَّظَرَ عَنِ الْاَبَاطِيْلِ وَتَذَكَّرْ ، اَنَّ الْعَالَمَ بِقَضِّهٖ وَقَضِيْضِهٖ يَتَغَيَّرُ، وَفَانٍ لَا يَبْقٰى وَلَا يَتَقَرَّرُ ، كَمْ مِّنْ غَبِيٍّ تَأَلَّهَ فِيْهِ وَتَنَبَّأَ وَاسْتَكْبَرَ، وَكَمْ مِّنْ مُّتْرَفٍ نَشَأَ فَنَمَا فِىْ عِيْشَةٍ وَّظَهَرَ ، وَكَمْ مِنْ كَمِيٍّ صَرَعَ مَنِ اقْتَدَرَ ، اِذَا فَاجَئَتْهُمُ الْمَنِيَّةُ وَصَدَعَتْ رِدَآءَ حَيٰوتِهِمْ بِا لْغَرَرِ ، فَكُلٌّ شَخَصَتْ اَبْصَارُهٗ وَتَحَيَّرَ ، وَتَأَسَّفَ عَلٰى مَا صَنَعَ وَتَحَسَّرَ ، وَوَدَعَ مَا اكْتَنَنَ وَوَذَرَ ، اِلَّا جَزَآءَ مَا عَمِلَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، وَدُفِنَ تَحْتَ تُرَابٍ وَّمَدَرٍ ، وَشُدِخَ رَأْسُهٗ بِمَطَارِقِ

الۡـحَـدِیۡـدِ فَـلَـنۡ یُّنۡصَرَ ، هُنَالِکَ لَا یَنۡفَعُ الۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ وَالۡمَعۡشَرُ ، اَفَلَا تَـعۡتَبِـرُ ، اَنَّ خـاَتَـمَ فَـصِّ الرِّسَالَةِ وَالنَّبِیِّ الۡمُعۡتَبَرَ ، اَلَّذِیۡ کَلَّمَهُ الۡـحَـجَـرُ رَجَـاءَ لِـدَعۡوَتِهٖ الشَّجَرُ ، وَاُمۡطِرَ بِاِسۡتِغَاثَتِهٖ الۡمَطَرُ وَانۡشَقَّ بِـاِشَـارَتِهٖ الۡقَمَرُ ، لَوۡکَانَتِ الدُّنۡیَا دَارَ الۡخُلُوۡدِ وَلَمۡ تَتَغَیَّرۡ، لَمَا اخۡتَارَ الـرَّفِیۡـقَ الۡاَعۡلٰی یَوۡمَ الۡاِثۡنَیۡنِ الثَّانِیۡ عَشَرَ ، مِنۡ هٰذَا الشَّهۡرِ الۡاَزۡهَرِ ، وَلَـمَّـا طَـارَ رُوۡحُـهٗ الۡـمُـعَـلّٰـی اِلَی الۡجَنَابِ الۡاَکۡبَرِ ، وَلَمَّا تَرَاکَمَتِ الـظَّلَّامُ بِـاِنۡتِـقَـالِـهٖ فِـی الۡـوَرٰی وَضَـجَّ الۡـجِنُّ وَالۡبَشَرُ ، وَلَمَّا وَقَعَتِ الزَّلَازِلُ فِی الۡبَـحۡـرِ وَالۡبَرِّ ، فَکَیۡفَ اَنۡتَ یَا مِسۡکِیۡنُ فِیۡهَا تُوۡذَرُ، تُبۡ اِلَـی الـلّٰـهِ قَبۡـلَ الۡـغَـرۡغَرَةِ عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ، فَاِنَّکَ فِی الۡقَبۡرِ وَیَـوۡمَ الۡـحَشۡـرِ تُـخۡتَبَـرُ، وَجُـدَّ فِیۡ مَرَاضِی اللّٰهِ بِالۡمَالِ فِی الۡعَشِیِّ وَالۡبُـکَـرِ، وَکَسِّرۡ سَوۡرَةُ النَّفۡسِ بِقِیَامِ اللَّیۡلِ وَصِیَامِ النَّهَارِ وَالصُّدُوۡدِ عَـنِ الۡـمُـنۡـکَرِ ، رُوِیَ فِی الۡخَبَرِ عَنِ الصَّادِقِ الۡاَبَرِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اِنَّ الـلّٰـهَ یَقۡبَلُ تَوۡبَةَ الۡعَبۡدِ مَا لَمۡ یُغَرۡغِرۡ)) صَدَقَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِیَّـاکُـمۡ مِّـمَّـنۡ تَذَکَّرَ وَ تَدَبَّرَ ، وَحَرَسَنَا وَاِیَّاکُمۡ مِمَّنۡ بَذَّرَ وَقَتَّرَ، اِنَّ اَجۡلٰی کَلَامٍ یُّنۡثَرُ ، کَلَامُ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡاَکۡبَرِ ، اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ ، اَلَّذِىْ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ وَيُضِلُّ مَنْ يُّرِيْدُ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ اَنْشَأَكُمْ وَفِىْ النَشْأَةِ الْاُخْرٰى يُعِيْدُ ، وَيُجَازِىْ بِمَا عَمِلْتُمْ وَمَا هُوَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ طَارَ رُوْحُهُ الْمُعَلّٰى بِجَسَدِهٖ اِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ ، ثُمَّ اِلٰى حَضْرَةِ الْوَاحِدِ الْوَحِيْدِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ قَاوَمُوْا كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ، اَمَّا بَعْدُ ! اِبْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ تَخُوْضُ فِىْ غِمَارِالْمَعَاصِىْ وَتَكِيْدُ ، وَتَغْتَرُّ بِاالْاَثْمَانِ وَالْاَمْوَالِ وَالْوَلِيْدِ ، وَالْهَتْكَ النِّسَآءُ وَقَصْرٌ مَّشِيْدٌ ‘ وَاِذَا جَآءَ تْ سَكْرَتُ الْمَوْتِ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ، وَاِنَّكَ تُسِرُّ الْخَطَايَا عَمَّنْ لَّدَيْكَ قَعِيْدٌ ، وَتَخَطّٰى خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ الْمَرِيْدِ ، وَتَحْتَالُ فِى الصَّفَقَاتِ وَتَهِيْمُ غَيْرَ رَشِيْدٍ ، وَاِنَّ اللّٰهِ اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ، وَتَتَّخِذُ وَرَائَكَ ظِهْرِيًّا مَّا يُفِيْدُ ، وَتَمِيْلُ بِطِيْبِ النَّفْسِ اِلٰى مَا يُبِيْدُ ،

وَتَخْطُرُ فِيْ قَلْبِكَ اَمَانٍ غَيْرُ مُتَأَصِّلَةٍ فِيْ كُلِّ اٰنٍ جَدِيْدٍ ، وَتَقَوَّلُ بَطَالَةَ الْكَلَامِ الْغَيْرِ السَّدِيْدِ ، وَقَدْ جَاءَ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا اُعِدَّ لِلْمُجْرِمِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ، طَعَامُهُمْ مِّنْ ضَرِيْعٍ وَّشَرَابُهُمْ مِّنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ، اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْاَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَرَدَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الدُّرِّ الْفَرِيْدِ ، اَنَّهٗ قَالَ : فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ يُسْقٰى مَنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴾ يَتَجَرَّعُهٗ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْماً فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴾ وَيَقُوْلُ : ﴿ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ، بِئْسَ الشَّرَابُ ﴾ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ خَافَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَتَجَنَّبَ عَنْ شَوَائِبِ الضَّلَالِ الْبَعِيْدِ ، اِنَّ اَنْشَطَ مَا يُتْلٰى بِالتَّرْتِيْلِ وَالتَّجْوِيْدِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ : ﴿ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ الرَّابِعَةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ فِی الْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ، وَيُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَّ يُنْشِئُی السَّحَابَ الثِّقَالِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ يُصِيْبُ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ ، وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَالٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تُنْقِذُ قَآئِلَهَا مِنَ الشِّرْكِ وَ الضَّلَالِ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ بِالْيَتِيْمِ دَرَّ وَبِالْغَرِيْبِ بَرَّ وَفِی الْحَرْبِ جَالَ، وَاِذَا جَادَ اَجَادَ وَاِذَا وَعَدَ وَفٰی وَاَبْلَغَ اِذَا قَالَ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعَاقَبَ ا للَّيَالُ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اُوْلِی الْفَضْلِ والْكَمَالِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اَيُّهَا الرِّجَالُ ، اَمَا بَانَتْ لَكُمْ بَرَاهِيْنُ حُلُوْلِكُمْ فِیْ دَارِ الْحَسْرَةِ وَالْوَبَالِ، اَمَا حَانَ لَكُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ اَطَائِبِ الْاَعْمَالِ ، وَقَدْ دَارَتْ كُؤُسُ الْمَنُوْنِ عَلَی الْاَقْرَانِ وَالْاَمْثَالِ، وَمَا هٰذَا التَّغَابِیْ وَالتَّعَامِیْ بِاَكَاذِيْبِ الْاٰمَالِ ، وَمَا هٰذَا التَّمَادِیْ فِی الْعُمْةِ وَالضَّلَالِ ، اَظَنَنْتُمْ اَنَّكُمْ لَا تُحْشَرُوْنَ يَوْمَ تَصَادُمِ الْاَوْجَالِ ، اَمْ لَا

تُـنَـاقَشُوْنَ فِيْ سَقَطَاتِ الْعَقَآئِدِ وَالْاَفْعَالِ، اَمْ يَنْفَعُكُمُ الْاٰبَآءُ وَالْبَنُوْنَ وَالْاَمْوَالُ ، كَلَّا اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِكُمُ الْاَقْفَالُ ، اَلَا فَشَمِّرُوْا لِمَا يُجْدِىْ يَوْمَ سُنُوْحِ التَّرْحَالِ، وَيَوْمَ يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتاً لِّاِجْتِلَاءِ الْاَعْمَالِ ، وَتَتَرَاكَمُ عَلَيْهِمْ فُؤُجُ الْكُرُوْبِ وَالْاَهْوَالِ، فَمَنْ كَـانَ لَهٗ حَسَنَاتٌ فَنَجَا فِيْهِ عَنِ الْبَلْبَالِ، وَمَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِـهٖ خَـطِيْـئَتُـهٗ فَـمِسْـكِيْـنٌ لَّا يُجْدِيْهِ التَّسْئَالُ ، وَاتَّقُوْا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَاَفَـاضَ عَـلَيْـكُمْ شَاٰبِيْبَ الْاَفْضَالِ، وَلَا تُخَالِفُوْا فِيْ مَا اَمَرَ وَابْذُلُوْا نُـفُـوْسَـكُـمْ فِى الْاِمْتِثَالِ ، وَلَا تَحُوْمُوْا حَوْلَ مَا نَهٰكُمْ وَاشْتَغِلُوْا عَنْهُ غَـايَةَ الْاِشْتِـغَـالِ، وَرَدَ فِـى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الْمِفْضَالِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَمَّـا بَعْدُ ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم وَشَـرَّ الْاُمُـوْرِ مُـحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) صَـدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَحَلّٰى بِالْكَمَالِ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ اَصْحَابَ الْخَبِّ وَالْخَبَالِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يُـرَصَّعُ بِالْلَاٰلِ ،كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُتَعَالِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الـرَّجِيْـمِ ، ﴿ وَاَطِيْـعُـوْا الـلّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوآ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمْعَةِ الْخَامِسَةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا سَوَآءَ السَّبِيْلِ ، وَحَمَانَا عَنْ مَّشَارِعِ كُلِّ غَوِيٍّ وَضَلِيْلٍ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ يَخْتَصُّ مَنْ يَّشَآءُ بِفَضْلٍ جَزِيْلٍ، فَهُوَ مَالِكُ نَوَاصِىْ كُلِّ كَبِيْرٍ وَّ بَئِيْلٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تُرْوِىْ قَآئِلَهَا مِنْ مِّيَاهِ السَّلْسَبِيْلِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ شَفَا صُدُوْرَ كُلِّ عَلِيْلِ الْكُفْرِ الضَّئِيْلِ، وَاَطْفَأَ اُوَامَ كُلِّ غَلِيْلِ الْحَقِّ الْاَصِيْلِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اقْتَبَسُوْا مِنْهُ اَنْوَارَالتَّنْزِيْلِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا ابْنَ اٰدَمَ كُنْ فِىْ الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ، وَ هَيِّأْاُهْبَةً لِسَفَرٍ طَوِيْلٍ ، فَاِذَا ضُرِبَ عَلَيْكَ طَبْلُ الرَّحِيْلِ وَحَضَرَ لَدَيْكَ عِزْرَائِيْلُ، وَاخْتَلَسَكَ عَنِ الْقَرِيْنِ وَالْمَثِيْلِ، وَفِىْ حُفْرَةٍ ذَاتِ الْغَيَاهِبِ كُنْتَ اَنْتَ النَّزِيْلُ، وَسُئِلْتَ عَنِ الْكَثِيْرِ وَالْقَلِيْلِ ، فَالدَّمْعُ عَلٰى مَا فَاتَ يَسِيْلُ ، وَلَوْ نُوْقِشْتَ فَكُنْتَ اَنْتَ الذَّلِيْلُ ، هُنَالِكَ يَخْذُلُكَ الْقَرِيْبُ وَالْخَلِيْلُ ، فَالسَّعِيْدُ مَنْ تَشَبَّثَ بِا لْحَقِّ وَمَا اقْتَفَى الْقَالَ وَالْقِيْلَ ، وَطَوٰى كَشْحاً عَنْ طَلَاوَةِ الدُّنْيَا وَرَكَنَ اِلَى اللّٰهِ الْجَلِيْلِ ،

وَلَمْ يَجْعَلْ لِسَانَهٗ مِهْذَاراً وَّمِكْثَاراً بِاَبَاطِيْلِ الْاَقَاوِيْلِ ، وَصَيَّرَ نَفْسَهٗ مِطْوَاعاً بِكُلِّ اَمْرٍ جَمِيْلٍ، وَطَهَّرَ نَفْسَهٗ عَنِ الْحِقْدِ والْحَسَدِ وَالنَّمِيْمَةِ وَسَائِرِ الْخَزَعْبِيْلِ ، وَالشَّقِيُّ مَنْ سَوَّلَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ الْاَغَالِيْطَ الْاَضَالِيْلَ وَصَدَّهٗ عَنِ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ بِسُوْءِ التَّأمِيْلِ ، اَلَا فَوَدِّعُوْا شَهْرَكُمْ هٰذَا بِالتَّكْرِيْمِ وَالتَّبْجِيْلِ ، وَلَا تُسَوِّفُوْآ اَمْرَ الْيَوْمِ اِلَى الْاٰخِرِ بِالتَّمْهِيْلِ ، وَشَمِّرُوْا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ لِاِكْتِسَابِ الْخَيْرِ الْجَزِيْلِ، وَعَضُّوْا بِالنَّوَاجِذِ عَلٰى سُنَّةِ النَّبِيِّ النَّبِيْلِ ‘ وَاتَّقُوْا عَنِ الْبِدْعَةِ الْمُفْضِيَةِ اِلَى الْعَذَابِ الْوَبِيْلِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الْعَدِيْمِ السَّوِيْلِ ، اَنَّهٗ قَالَ:((كُنْ فِى الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ ، وَعُدَّنَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ)) اَوْكَمَا قَالَ ‘ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‘ عِبَادَ اللّٰهِ ‘ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِيَّاكُمْ مِّمَّنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ فِى الْبُكْرَةِ وَ الْاَصِيْلِ، وَ اَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ عَنْ غَيَابَاتِ الْاَبَاطِيْلِ ، اِنَّ اَجْوَدَ مَا يُقْرَأُ بِالتَّرْتِيْلِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْوَكِيْلِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿وَسَارِعُوْآ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ‘ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ‘ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِلْجُمُعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ رَّبِیْعِ الْاٰخِرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَرَّدْنَا مَوَارِدَ نِعَمِهِ الْمُتَتَالِیَاتِ، وَاغْتَرَفْنَا مِنْ مَّشَارِعِ صِلَاتِهِ الْوَاصِلَاتِ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ یَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ فِی الْاَرْضِ وَ السَّمٰوَاتِ، وَیُفِیْضُ شَاٰبِیْبَ الْغُفْرَانِ عَلَی الْعُصَاةِ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ، اَلَّذِیْ اسْتَنَارَتْ بِشَمْسِ هِدَایَتِهٖ قُلُوْبُ الْعُصَاةِ وَالْغُوَاةِ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَابِیْحِ الظُّلُمَاتِ، وَمَفَاتِیْحِ النُّصْرَةِ فِی الْغَزَوَاتِ، اَمَّا بَعْدُ! فَیَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اِلٰی مَتٰی هٰذَا النِّفَارُ وَالتُّرَّهَاتُ، وَحَتّٰی مَتٰی هٰذَا الْاِنْثِنَآءُ اِلَی الْهَنَافِ، وَالتَّصَابِیْ وَمُغَادَاةُ الْغَادَاةِ، وَالتَّغَابِیْ وَمُقَانَاةُ الْقَیْنَاتِ، اَمَا اَنْذَرَکُمْ وَخْطُ الْمَشِیْبِ اَنْ یَّنْکَمِشَ اِلَیْکُمْ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ، وَاَحَلَّکُمْ اِلٰی وِهَادِ کِفَاتِ اَمْوَاتٍ رُّفَاتٍ، فَوَاحَسْرَتَا عَلٰی مَنْ یَّقْتَحِمُ بِاکْتِنَازِ الْحَجَرَیْنِ فِی الدَّرَکَاتِ، وَیَنْکَفِأُ بِخَزْنِ النَّشَبِ اِلٰی

مَغْنَى الْحَسَرَاتِ ، لَوْيَعْلَمُ ابْنُ اٰدَمَ مُجَازَاةَ الْحَسَنَاتِ ، لَتَدَارَكَ مُسْرِعاً مَّا فَاتَ ، وَلَوْ تَفَكَّرَ فِيْ مَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ اَمْرُ السَّيِّئَاتِ ، لَبَكَى الدَّمَ مَوْضِعَ العَبَرَاتِ ، حَذَارِ اِبْنَ اٰدَمَ حَذَارِ عَنْ نَّزَوَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَالنَّزَغَاتِ ، وَاحْسُرْ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ لِاِقْتِطَافِ قُطُوْفِ الصَّالِحَاتِ وَكُفَّ الذَّيْلَ لِاِسْتِعْفَآءِ الْمُوْبِقَاتِ ، وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِا لْعَشِيِّ وَالْغَدَاةِ ، وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحيٰوةِ الدُّنْيَا الْمُلْغَاتِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ ، اَنَّهُ قَالَ ((وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً ، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ عَلَى الْفُرُشَاتِ ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ ، تَجَاوَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ)) قَالَ اَبُوْذَرٍ :" يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ " اَوْكَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ كَفَّ نَفْسَهٗ عَنِ اللَّذَّاتِ ، وَاَفْعَمَ وِطَابَهٗ بِالْخَيْرَاتِ ، اَنَّ اَطْيَبَ مَايَدْرَأُ الْكُرُبَاتِ ، كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الصِّفَاتِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَاباً قَرِيْباً يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْأُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَاباً ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّانِيَّةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاٰخِرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يَعْلَمُ دَبِيْبَ النَّمْلِ عَلٰى صُدُوْرِ الصُّخُوْرِ ، وَيَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ يُسَبِّحُ لَهٗ كُلُّ شَىْءٍ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِى الْبُحُوْرِ، وَيُنَزِّهُهٗ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِحَضْرَتِهٖ مِنَ النَّقَآئِصِ وَالشُّرُوْرِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ اَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَدَعَانَا اِلَى الظِّلِّ مِنَ الْحُرُوْرِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَبَّتِ الْقَبُوْلُ وَالدَّبُوْرُ ، وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ فِى الْعَشِىِّ وَالْبُكُوْرِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا ذَوِى الْاَحْلَامِ وَالْحُبُوْرِ ، قَدْ تَخَوَّلْتُ لَكُمْ بِا لْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فِىْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ مِّنَ الشُّهُوْرِ ، وَمَحَضْتُ لَكُمُ النُّصْحَ النَّصِيْحَ الْمَسْطُوْرَ فِىْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ، فَهَلْ مِنْكُمْ مَّنِ ادَّكَرَ فَاَنَابَ اِلَى اللّٰهِ الْغَفُوْرِ ، مُقِرّاً بِا لذُّنُوْبِ وَمُعْتَرِفاً بِالْقُصُوْرِ ، وَقَامَ مُشَمِّراً عَنْ سَاقِ الْجِدِّ لِجِهَازِ يَوْمِ النُّشُوْرِ وَهَلْ مِنْكُمْ مَّنِ اتَّعَظَ فَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْفُجُوْرِ ، وَتَلَا كِتَابَ اللّٰهِ مُخْبِتاً فِى السُّحُوْرِ ، وَصَامَ نَهَاراً وَقَامَ لَيْلاً بِالْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ ، فَوَا اَسَفَا عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَ الْحَقَّ وَصَدَّ عَنْهُ بِا لنُّفُوْرِ ، وَتَجَاسَرَ كَاَنَّهٗ

غَيْرُ مَبْعُوْثٍ وَمَحْشُوْرٍ ، وَوَاحَسْرَتَا عَلٰى مَنْ فَرَّطَ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ الشَّكُوْرِ، وَنَسِيَ اَنَّ مَا يَقْتَرِفُ عَلَى اللّٰهِ غَيْرُ مَسْتُوْرٍ ، وَمَنْ تَوَرَّدَ مِثْلَ هٰذِهِ الْمَوَارِدِ الْمَطْرُوْقَةِ فَهُوَ يَبُوْرُ ، وَطُوْبٰى لِمَنْ اَصْغٰى اِلَى الْحَقِّ وَصَدَفَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَمَسَّكَ بِالْمَأمُوْرِ ، وَرَجَا رَحْمَتَهٗ وَخَافَ عَذَابَهٗ فِى الْحَشْرِ وَالْقُبُوْرِ ، وَبُشْرٰى لِمَنْ تَنَدَّمَ عَلَى الذُّنُوْبِ وَتَاَمَّلَ فِيْ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ ، وَتَحَلّٰى بِاَنْوَارِ الْمَعَارِفِ وَتَخَلّٰى عَنِ الشُّرُوْرِ ، اَلَا فَاتَّقُوْا اللّٰهَ فِى السِّرِّ وَالظُّهُوْرِ ، وَاعْتَصِمُوْا بِا الْكِتَابِ وَ الْحَدِيْثِ الْمَأْثُوْرِ ، رُوِىَ فِى الْخَبرِ عَنِ النَّبِيِّ مُلْتَمِعِ الضِّيَاءِ وَالنُّوْرِ ، اَنَّهٗ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ:((يَاحَامِلَ الْقُرْآنِ اكْحَلْ عَيْنَيْكَ بِا لْبُكَاءِ اِذَا ضَحِكَ الْمُبْطِلُوْنَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ اِذَا نَامَ النَّآئِمُوْنَ وَصُمْ اِذَا اَكَلَ الْاٰكِلُوْنَ وَاعْفُ عَنْ مَّنْ ظَلَمَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ، وَوَقَاهُمْ فَيْحَ النَّارِ ذَاتَ الثُّبُوْرِ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَجْلُوْا صُدَآءَ الصُّدُوْرِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفُوْرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ رَّبِيْعِ الْاٰخِر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَيَّتْ فِىْ حَلْبَةِ ثَنَآئِهٖ عُقُوْلُ الْوَاصِفِيْنَ ، وَمَلَّتْ فِىْ مِضْمَارِ وَصْفِهٖ اَوْهَامُ الْمُطْرِيْنَ ، فَسُبْحَانَهٗ مَا اَعْظَمَ شَأْنُهٗ يَتَطَوَّرُ فِىْ كُلِّ اٰنٍ وَّحِيْنٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ شَهَادَةً يَهْتَدِىْ بِهَا قَوْمٌ عَمِيْنٌ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ كَانَ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ مُنْجَدِلٌ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ ، وَافْحَمَ مَصَاقِعَ الْخُطَبَآءِ الْمُفْلِقِيْنَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ، فِىْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ، مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرط قَالُوْآ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ، وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ، وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ، حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ ، فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ، فَتَنَبَّهُوْا عَنْ رُّقَادِ الْغَفْلَةِ وَالضَّلَالِ الْمُهِيْنِ، وَتَفَكَّرُوْا مَا تَلَوْنَا مِنْ اٰيَاتِ قُرْآنٍ مُّبِيْنٍ، فَاِنَّهَا يُوْقِظُ قُلُوْبَ النَّآئِمِيْنَ ، اَلَمْ يَأْنِ لَكُمْ اَنْ تَمَسَّكُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ ، وَعَضُّوْا بِالنَّوَاجِذِ عَلٰى سُنَّةِ سَرِىِّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَقَدْ اَوْضَحَتْ اَشْرَاطُ يَوْمِ الدِّيْنِ ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْساً جَاهِلِيْنَ ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا عَنْ شَرَآئِعِ الرَّاشِدِيْنَ ، وَاَصْبَحَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْعَالَةُ فِى الْبُنْيَانِ مُتَطَاوِلِيْنَ ، وَاتَّخَذُوْا الْاَمَانَةَ مَغْنَماً

وَالزَّكٰوةَ مَغْرَماً مُتَجَاوِزِيْنَ ، وَفَشَى الْجَهْلُ وَالرِّيَاءُ وَالْمِرَاءُ وَالْحِقْدُ وَالْعَدَاوَةُ فِى الْاَقْرَبِيْنَ ، وَتَوَافَرَ الزِّنَاءُ وَالرِّبٰى وَطَنْطَنَةُ مِزْمَارِ الشَّيَاطِيْنِ ، وَلَوْ لَا اُرْسِلَتْ اِلَيْنَا رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ، وَاُسْوَةٌ لِّلْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ ، لَكُنَّا عِبَادَاللّٰهِ الْمُعَذَّبِيْنَ ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَلَا تَكُوْنُوْا مُفْرِطِيْنَ، وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ عَنْ حَصَآئِدِ الْاَلْسُنِ فِىْ كُلِّ حِيْنٍ ، وَحَاسِبُوْا نُفُوْسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا يَوْمَ الدِّيْنِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، اَنَّهٗ قَالَ: ((اِذَااتُّخِذَ الْفَىْءُ دَوْلاً ، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَماً ، وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَماً ، وَّ تُعَلِّمُ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ، وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِى الْمَسَاجِدِ ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ ، وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحاً حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفاً وَّمَسْخاً وَّ قَذْفاً وَّ اٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِّنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الظَّالِمِيْنَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَرْقُشُهٗ يَرَاعُ الْمَاهِرِيْنَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُعِيْنِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، ﴿فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاالسَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآئَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْ﴾

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاٰخِرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذَنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ ذِى الشَّأْنِ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْبَرِیِّ عَنْ وَصْمَةِ النُّقْصَانِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَکَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ مِنَ الْعِصْيَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سيِّدَنَا وَمَوْلَا نَا مُحمَداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ نَسَخَتْ مِلَّتُهٗ سَائِرَ الْاَدْيَانِ ، وَقَلَعَ اُصُولَ الشِّرْکِ وَالْغَيِّ وَالطُّغْيَانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَ سَلَّمَ مَا لَمَعَ اٰلٌ فِىْ فِيْعَانٍ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ، اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْ خَشْيَةِ الرَّحْمٰنِ، وَمِنَ الْحِيْتَانِ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ فِىْ اَغْوَارِ الْبِحَارِ وَالدِّيْدَانِ ، وَمِنَ النَّجْمِ وَالشَّجَرِ اَيْنَمَا كَانَا يَسْجُدَانِ، بَيْدَ اَنَّ قُلُوْبَكُمْ قَاسِيَةٌ لَا تَتَأَثَّرُ وَلَوْ ذُكِرَتْ دَوَاهِي النِّيْرَانِ ، وَعُيُوْنُكُمْ لَاتَدْمَعُ وَلَوْبُيِّنَتْ خَطَاطِيْفُ الصِّرَاطِ وَمَنَازِعُ الْمِيْزَانِ ، وَاَسْمَاعَكُمْ صُمٌّ وَّاَبْصَارُكُمْ عُمْیٌ لَا تُدْرِکُ الْحَقَّ وَلَوْ اُقِيْمُ الْبُرْهَانُ ، اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّاتُحْشَرُوْنَ اِلَى الدَّيَّانِ، اَمْ خِلْتُمْ اَنَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ وَمَتَاعُكُمْ غَيْرُ فَانٍ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فِىْ قَلِيْلٍ مِّنَ الزَّمَانِ،

وَتـرَوْنَ مَا اُعِدَّ لِمَنْ طَغٰى مِنَ النِّيْرَانِ ، وَيُسْئَلُ النَّاسُ عَنِ الْعُمُرِ فِىْ مَـا اَفْـنَـوْهُ وَفِـىْ مَـا اَنْـفَـقُـوْا الْاَثْـمَـانَ ، وَيُخْتَمُ عَلَى الْاَفْوَاهِ وَيَنْطِقُ الْجَوَارِحُ مَا خَفِىَ وَمَا بَانَ ، فَيُقْحِمُ الْمُجْرِمُوْنَ فِىْ تَبَارِيْحِ النِّيْرَانِ ، فَيَـوْمَـئِـذٍ لَا تَـنْـفَـعُ الشَّـفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ، حَذَارِ ابْنَ اٰدَمَ حَذَارِ عَنْ نَّوْمٍ يُّوْقِعُ فِى الْخُسْرَانِ ، وَاَعِدَّ ما اسْتَطَعْتَ مِنْ خَيْرٍ يُّثْقِلُ كِـفَّةَ الْـمِيْـزَانِ ، وَتَـمْـرَحُ نَفْسُكَ فِىْ بُحْبُوْحَةِ الْجِنَانِ، وَتَظْفَرُ بِهٖ مُشَاهَدَةَ الرَّحْمٰنِ ، وَجَنِّبْ نَفْسَكَ عَنِ اللِّدَادِ وَالتَّجَبُّرِ وَالطُّغْيَانِ، وَالْبَغْضَآءِ وَ الْخُيَلَآءِ وَخُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاِنْـسِ وَالْـجَآنِّ ، اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَـمْسٍ: عَنْ عُمْرِهٖ فِىْ مَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِىْ مَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْـنَ اكْتَسَبَـهٗ وَفِـىْ مَـا اَنْـفَـقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِىْ مَا عَلِمَ)) عِبَادَ اللّٰهِ ، جَـعَـلَـنَـا الـلّٰـهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ لَّانَ قَلْبُهٗ وَرَانَ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّـمَّـنْ قَسَـا قَـلْبُـهٗ وَزَانَ ، اِنَّ اَحْسَـنَ مَا يُوَشَّحُ الْخُطَبُ وَالدِّيْوَانُ ، كَلَامُ اللّٰـهِ الْعَزِيْزِ الْمَنَّانِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ كَلَّا سَـوْفَ تَـعْـلَـمُـوْنَ ، ثُـمَّ كَلَّا سَـوْفَ تَـعْلَمُوْنَ ، كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَـقِيْنِ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ، ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ، ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاٰخَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يَسْتَأْنِسُ بِحَمْدِهٖ الْحَامِدُوْنَ ، وَيَسْتَنْمِىْ نِعَمَهٗ بِشُكْرِهٖ الشَّاكِرُوْنَ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يُيْئَسُ مِنْ رَّحْمَتِهٖ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ، وَلَا يَأْمَنُ عَذَابَهٗ اِلَّاالضَّآلُّوْنَ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ يَسْتَشْفِعُ مِنْهُ فِى الْقِيَامَةِ الْعَاصُوْنَ ، وَيُسَارِعُ اِلَى الْحَوْضِ اُمَّتُهُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اِلى الْخَيْرَاتِ سَابِقُوْنَ اَمَّا بَعْدُ ! فَيَااَيُّهَا الْحَاضِرُوْنَ ، اَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّفَاجِئَكُمُ الْمَوْتُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ، وَاَطِيْعُوْهُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ، وَاِلَّا فَاِنَّكُمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ تَفْضَحُوْنَ ، وَتَذْهَبُ عَلٰى نُفُوْسِكُمْ حَسَرَاتٌ وَّاَنْتُمْ هَآئِمُوْنَ ، وَتَلَهَّفُوْنَ عَلٰى مَا عَمِلْتُمْ وَعَلٰى اَيْدِيْكُمْ تَعَضُّوْنَ ، وَتُسَاقُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَفِيْهَا تُقْمَحُوْنَ ، ثُمَّ قِيْلَ لَكُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِىْ كُنْتُمْ

بِـهٖ تُـكَـذِّبُـوْنَ ، فَيَـوْمَـئِـذٍ لَّا يَـنْـفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ، فَالنَّجَاةَ النَّجَاةَ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ ، وَاتَّقُوْهُ فَاِنَّهُ خَيْرُ ذُخْرٍ لِّلَّـذِيْـنَ هُـمْ اِلٰـى رَبِّهِـمْ يُـحْشَرُوْنَ ، وَلَا تَقْتَفُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ الْـمَـلْـعُوْنِ ، وَلَا تَغُرُّوْا فِيْ الصَّفَقَاتِ وَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمَوَازِيْنِ اِذَا مَـا تُـقَدِّرُوْنَ ، وَلَا تُـحَا سِدُوْا وَلَا تُبَاغِضُوْا وَتَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَّا بِـهٖ اَرْحَـامَـكُـمْ تَـصِـلُـوْنَ ، وَوَاسُـوْا بِـالْجِيْرَانِ وَاذْهَبُوْا اِلٰى عِيَادَةِ الْـمَرْضٰى وَلَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَا تَتَبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَمَنْ فَعَلَ فَهُوَ مَلْـعُـوْنٌ ، وَلَا تَـقْـرَبُـوْا الْبِـدْعَةَ السَّيِّـئَةَ وَعَـضُّـوْا بِـالنَّوَاجِذِ عَلَى الْـمَسْـنُـوْنِ ، رُوِىَ فِـى الْـخَبَـرِ عَنِ النَّبِيِّ الدُّرِّ الْمَكْنُوْنِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَـلْـعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِناً اَوْمكَرَ بِهٖ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَـعَـلَنَا اللّٰهُ تَعَالىٰ وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِـنْ شُـرُوْرِالَّـذِيْـنَ هُـمْ عَـلٰى اَنْفُسِهِمْ يَظْلِمُوْنَ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَتْلُوْهُ التَّـالُـوْنَ ، كَلَامُ الـلّٰـهِ الَّـذِىْ يَهْـتَـزُّ مِـنْـهُ السَّامِعُوْنَ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْـطَـانِ الـرَّجِيْمِ ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِاحْتَمَلُوْا بُهْتَاناًوَّاِثْماً مُّبِيْناً ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِشَهْرِ الْجَمَادِی الْاُوْلٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ، وَلَا يَفُوْتُ عَنْهُ شَیْءٌ فَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ مَنْ تَعَنَّتَ يُحِيْطُ بِهٖ غَضَبُهٗ وَالْعِتَابُ ، وَمَنِ انْقَادَ نَالَ مِنَحَهٗ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ تَبَتَّلَ بِشَرَاشِرِهٖ اِلَی اللّٰهِ الْوَهَّابِ ، وَيَكُوْنُ عِنَايَتُهٗ بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا اِلٰی اُمَّتِهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَالْاَصْحَابِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اُوْلِی الْاَلْبَابِ ، اِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاَنْتُمْ خُلِقْتُمْ لِعِبَادَةِ رَبِّ الْاَرْبَابِ ، فَمَا لَكُمْ تَتَقَدَّمُوْنَ مَرَّةً وَّتَاَخَّرُوْنَ فِیْ شَاْنِهَآ اُخْرٰی كَالْمُرْتَابِ ، اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّكُمْ تُتْرَكُوْنَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، اَمْ ظَنَنْتُمْ اَنَّكُمْ لَا تُبْعَثُوْنَ عَقِيْبَ مَا رَمَمْتُمْ فِی التُّرَابِ ، اَلَا فَاغْتَنِمُوْا الصِّحَّةَ قَبْلَ الْمَرَضِ وَقَبْلَ الشَّيْبِ الشَّبَابَ ، فَرَطِّبُوْا لِسَانَكُمْ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَ تَحَلُّوْا بِمَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ وَالْاٰدَابِ ، وَذَلِّلُوْا نُفُوْسَكُمْ فَاِنَّهَا اَمَّارَةٌ تَقْضِیْ اِلٰی مَوَارِدِ الْعَذَابِ ،

وَتُوبُوا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعاً فَاِنَّهُ يَتُوبُ اِلٰى مَنْ تَابَ ، وَاسْتَغْفِرُوهُ عَنِ الذُّنُوبِ فَاِنَّهُ يَغْفِرُ ذُنُوبَ مَنْ اَنَابَ ، وَاعْتَبِرُوْا بِمَنْ صَرَفَ عُمْرَهُ بِالْمُلاعَبَةِ وَالْاِخْتِلابِ ، وَاَلْهَتْهُ كَوَاعِبُ اَتْرَابٌ ، فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُ عَىَّ عَنِ الْحَرْكَةِ وَالْاِضْطِرَابِ ، وَحَمَلَ عَلٰى اَعْنَاقِهِمُ الْاَقَارِبُ وَالْاَحْبَابُ ، وَدَفَنُوْهُ فِىْ حُفْرَةٍ ذَاتِ مَدَرٍ وَّتُرَابٍ ، كَاَنَّهُ شَرٌّ وَّضَعُوْهُ عَنِ الرِّقَابِ، وَتَتَرَاكَمُ فِيْهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ تَبَابٌ ، هُنَالِكَ لَا يُجْدِيْهِ الْاَقَارِبُ وَالْاَصْحَابُ ، اِلّا جَزَآءَ الْعَمَلِ الْمُصَابِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَن رِّقَابِكُمْ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ اَصَابَ ، وَمَا اَظَلَّنَا مِمَّنْ نُوْقِشَ فِى الْحِسَابِ ، اِنَّ اَهْنٰى مَا يَقْرَأُهُ ذُوْالْاَلْبَابِ كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوْا السَّيِّئَاتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ، مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ج كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعاً مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِماً ط اُوْلٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ لِشَهْرِ الْجُمَادَى الْاُوْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَبْدَعَ نِظَامَ الْعَالَمِ بِالْحِكْمَةِ الْعَمَلِيَّةِ ، وَاَوْجَدَهٗ مِنْ غَيْرِ سَبَقٍ مَادَّةٍ وَّ صُوْرَةٍ قِيَاسِيَّةٍ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ لَا نُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ النُّوْرِيَّةِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يُّرْجٰى بِهَا النِّعَمُ الْاَبَدِيَّةُ ،وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ كَانَ ذَاالْقُوَّةِ الْقُدْسِيَّةِ وَصَاحِبَ الْمَقَامَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَيِّنَةِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ تَجَلَّتْ قُلُوْبُهُمْ مِنْ شَمْعَةِ الْهِدَايَةِ النَّبَوِيَّةِ ، وَاسْتَفَاضُوْا مِنْ عُيُوْنِ الْمُكْرِمَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَااَيُّهَا النَّاسُ' اِنَّ الدُّنْيَا كَالظِّلَالِ غَيْرُ مُتَاصِّلَةٍ بَتِيْهٍ ، اَوْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ غَيْرِ وَاقِعِيَّةٍ ، فَمَنْ شَغَفَهَا حُبّاً فَقَدْ وَقَعَ فِىْ وَرْطَةٍ ظُلْمَانِيَّةٍ ، وَيَعُضُّ عَلٰى يَدَيْهِ تَاَسُّفاً وَتَلَهُّفاً اِذَا اخْتَلَبَتْهُ الْمَنِيَّةُ ، وَيُوْقِعُهُ الْاَقَارِبُ فِىْ مَغَارَةٍ غَيْرِ سَوِيَّةٍ ، وَالْاٰخِرَةُ فَاِنَّهَا مُسْتَقِرَّةُ الذَّاتِ بَاقِيَةٌ اَبَدِيَّةٌ ،

وَحَقِيْقَتُهَا وَاقِعِيَّةٌ سَرْمَدِيَّةٌ ، فَمَنْ رَّغِبَهَا بِالْاَعْمَالِ الْعَلِيَّةِ ، وَرَكَنَ اِلَيْهَا بِالْعَقَآئِدِ الْجَلِيَّةِ ، نَالَ جَنَّةً عَالِيَّةً قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ شَهِيَّةٌ ، وَعَاشَ بِحُوْرٍ عِيْنٍ كَاَمْثَالِ اللَّاٰلِئِ الْبَهِيَّةِ ، وَطَافَ عَلَيْهِ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِنْ عُيُوْنٍ هَنِيَّةٍ وَلَبِسَ ثِيَابًا خُضْرًا سُنْدُسِيَّةً ، وَاتَّكَأَ عَلٰى اَرِيْكَةٍ لَّا يَرٰى شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا وَّلَا بَلِيَّةً ، وَنَضَرَ وَجْهُهٗ مِنْ لِّقَاءِ وَجْهِ رَبِّ الْبَرِيَّةِ وَاِنَّهَا نِعْمَةٌ لَّا يَكَادُ يُشْبِهُهَا شَيْءٌ مِّنَ النِّعَمِ الْاُخْرَوِيَّةِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْبَرِيَّةَ ، اِنَّهٗ قَالَ : ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَصَدّٰى لِاُهْبَةِ جَنّٰتٍ عَدَنِيَّةٍ ، وَرَامَ مُشَاهَدَةَ الْاَنْوَارِالْاِلٰهِيَّةِ ، اِنَّ اَهْنٰى مَا يُنْشِطُ بِهِ النُّفُوْسُ الزَّكِيَّةُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْمُفْحِمُ الْفُصَحَاءُ الْعَرَبِيَّةُ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ﴿ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ط وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهْرِ الْجُمَادَى الْاُوْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مِنْهُ الْبِدَايَةُ وَاِلَيْه الرُّجْعٰى ، وَلَهُ الْحُكْمُ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا اَرْشَدَنَا اِلٰى طَرِيْقِ الْهُدٰى، وَجَنَّبَنَا شَوَائِبَ الْغَوَايَةِ وَالْهَوٰى ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ دَنٰى فَتَدَلّٰى ، فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَامَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ الْعُلٰى ، وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ نُجُوْمُ الْهُدٰى ، مَنِ اقْتَدٰى بِهِمْ فَهَدٰى ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اُوْلِى النُّهٰى ، اِنَّ الدُّنْيَا قَرَارَةُ الْاَكْدَارِ وَمَعَانُ الرَّدٰى ، وَشَرَكُ الْاِغْتِرَارِ وَالتَّوٰى ، فَمَنِ انْثَنٰى اِلَيْهَا تُضْحِكُ مَرَّةً وَتُبْكِىْ اُخْرٰى، وَتُسْعِدُ حِيْناً وَّ تَصُوْلُ طَوْراً كَالْعِدٰى ، فَوَيْلٌ لِّمَنْ مَا لَ اِلَيْهَا وَعَنِ الْاٰخِرَةِ تَوَلّٰى ، وَرَامَ طُلَاوَتَهَا وَخُبْثَ بَاطِنِهَا مَارَاٰى ، وَوَيْحَ مَنْ اَخْفٰى الْمَسَاوِىَ عَنِ الْجَلِيْسِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَالِمُ السِرِّ وَالْاَخْفٰى ، وَتَمَادٰى فِى الطُّغْيَانِ وَالزَّهْوِ وَاِلٰى رَبِّهِ الْمُنْتَهٰى ، وَطُوْبٰى لِمَنْ صَرَفَ مَسَاعِيَهُ الْجَمِيْلَةَ فِىْ مَرَاضِىْ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ، وَاقْعَنْسَسَ عَمَّا يُسْخِطُهٗ وَارْعَوٰى،

وَبُشْرٰى لِمَنْ اَعْرَضَ صَفْحاً عَنِ الْمَعَاصِى وَاتَّقٰى ، وَتَوَشَّحَ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَتَحَلّٰى ، وَاِيَّاكُمْ ثُمَّ اِيَّاكُمْ مِّنْ اَنْ تَخَلَّلَ فِى اَعْمَالِكُمْ رِيَاءٌ لِلْوَرٰى ، وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ بِا لْمَنِّ وَالْاَذٰى، اَلَآ اِنَّهٗ فَازَ مَنْ تَخَلَّقَ بِا لْاَخْلَاقِ الْاَنِيْقَةِ وَصَامَ وَصَلّٰى ، وَاَدَّى الزَّكٰوة وَحَجَّ الْبَيْتَ وَاَحسَنَ بِذِى الْقُرْبٰى، وَرَثٰى عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَالْاَرَامِلَةِ وَالْيَتٰمٰى، وَتَحَرَّزَ عَنِ الْخِدَاعِ وَالْمِرآءِ وَالْكِذْبِ وَالرِّبٰى وَيَكُوْنُ نَصْبُ عَيْنَيْهِ مَايُمْلٰى، وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ، ثُمَّ يُجْزٰهُ الْجَزآءَ الْاَوْفٰى ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ ' عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ:((اَلا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِىْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ' فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّىْ فَيَزِيْدُ صَلَاتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَّظَرِ رَجُلٍ)) اَوْكَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ،اِنَّ اَحْسَنَ مَايُتْلٰى ، كَلَامُ الَّذِىْ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهْرِ الْجُمَادَى الْاُوْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ ، ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ تَجَلَّتْ اٰثَارُ صِفَاتِهٖ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ ، وَتَطَوَّرَتْ شُيُوْنُهٗ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ هَدَانَآ اِلٰى دِيْنٍ مَّتِيْنٍ ، وَاَنْقَذَنَا مِنَ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ الْمُبِيْنِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا وَقُوْتِلُوْا لِاِعْلَآءِ كَلِمَةِ الدِّيْنِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ، مَا هٰذَا التَّمَادِىْ وَالتَّقَاعُدُ عَنْ تَاَهُّبِ اَزْوَادِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ، ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ، يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ فِيْهِ مِنَ الْبَنَاتِ وَالْبَنِيْنَ ، وَيُنَاقَشُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ اِلَّا اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ ، وَيُؤْتٰى كِتَاباً مُّحْتَوِياً عَلٰى كُلِّ غَثٍّ وَّسَمِيْنٍ ، فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ عَلٰى كَاهِلِ الْمَرَاحِ

غَيْـرَ حَـزِيْـنٍ ، وَاَمَّـا مَـنْ اُوْتِـىَ كِتَـابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْراً وَّيَـصْـطَلِىْ فِى النَّارِ ذَاتِ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ، وَلَمَّا يُوْزَنُ الْاَعْمَالُ فِى الْـمَـوَازِيْـنِ ، فَـمَـنْ ثَـقُـلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُوْلٰٓئِكَ يَطُوْفُوْنَ فِى الْجَنَّاتِ اٰمِـنِيْـنَ ، وَيَتَعَيَّشُوْنَ فِيْهَا بِحُوْرٍ عِيْنٍ ، وَيُسْقَوْنَ مِنْ مَّآءٍ مَهِيْنٍ ، وَاَمَّا مَـنْ خَـفَّـتْ مَـوَازِيْـنُهٗ فَيُقْحَمُوْنَ فِى النَّارِ خَاسِرِيْنَ، وَتَشْرَأَبُّوْنَ فَلَا يَـجِـدُوْنَ اَحَـداً مِّنْ نَّاصِرٍ وَّمُعِيْنٍ ، فَابْتَدِرِابْنَ اٰدَمَ اِلَى الطَّاعَاتِ فِىْ كُـلِّ حِيْـنٍ ، وَتَـحَـرَّزْ عَنْ كُلِّ اَمْرٍ يَّشِيْنٍ ، اِنَّ اللّٰهَ يُدِيْنُ كَمَا تُدِيْنُ ، رُوِىَ فِـى الْـخَبَرِ عَنْ سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُـنْعَمُ وَلَا يُبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‘ عِبَـادَ الـلّٰـهِ ‘ جَـعَلَنَاا للّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْفَائِزِيْنَ الْاٰمِنِيْنَ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الظَّالِمِيْنَ ، اِنَّ اَحْلٰى مَا يَسْتَلِذُّ بِهٖ مَسَامِعُ السَّامِعِيْنَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْمُعِيْنِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَلَا هُـمْ عَـنْهَـا يُـنْـزَفُـوْنَ ‘ وَ عِـنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ‘ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْن ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ جَمَادِى الْاُوْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى يُفِيضُ شَابِيْبَ الْغُفْرَانِ عَلٰى مَنْ اِلَيْهِ يُنِيْبُ ، وَيَغْمِرُهٗ فِىْ بِحَارِ الْفَضْلِ وَدَعْوَةَ الدَّاعِ يُجِيْبُ ، فَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَّحِيْمٍ يَّعُمُّ رَحْمَتُهُ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَ ، وَغَفُوْرٍ مَّنْ بَاءَ اِلَيْهِ لَا يَخِيْبُ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ لَا يُحْرِزُ مَجْدَهُ الْبَلِيْغُ الْاَرِيْبُ وَلَنْ يَّسْعٰى فِىْ مِضْمَارِ وَصْفِهٖ الْمُطْرِىُ النَّجِيْبُ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وصَحْبِهِ الَّذِيْنَ رَتَّبُوْا قَوَانِيْنَ الْاِسْلَامِ بِحُسْنِ التَّرْتِيْبِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِنْتَهِزُوْا الصِّحَّةَ قَبْلَ الْمَرْضِ وَالشَّبَابَ قَبْلَ الْمَشِيْبِ ، فَاَنِيْبُوْا فِيْهِ اِلٰى رَبِّكُمْ بِالضَّرَا عَةِ وَا لنَّحِيْبِ ، فَاِنَّ الْحِمَامَ سَيَلْحَقُكُمْ عَنْ قَرِيْبٍ ، وَيُغِيْرُ عَلٰى اَرْوَاحِكُمْ فَاِنَّهٗ عَلَيْكُمْ رَقِيْبٌ ، فَيَوْمَئِذٍ اِنْ صَدَدْتُّمْ عَنِ الْبِرِّ تُقَلِّبُوْنَ الْاَكُفَّ غَايَةَ التَّقْلِيْبِ ، وَتَلُوْمُوْنَ عَلٰىٓ اَنْفُسِكُمْ بِالتَّبْكِيْتِ وَالتَّثْرِيْبِ ،

بـاَدِرِابْنَ اٰدَمَ بَادِرْ اِلٰى تَزَوُّدِ اُهْبَةِ يَوْمٍ عَصِيْبٍ، يَوْمٌ يَّسْتَغِيْثُ الْكَفَرَةُ فِيْـهِ اَنْ يُّعَـادُوْا اِلَـى الـدُّنْيَـا لِيُـوَشِّـحُوْا النُّفُوْسَ بِالتَّهْذِيْبِ ، فَيُقَالُ اِخْسَـئُوْا فِىْ النَّارِ وَيُرْهَبُوْنَ غَايَةَ التَّرْهِيْبِ ، وَلَا يَنْجُوْامِنْ كُرَبِهٖ اِلَّا مَـنْ كَـانَ لَـهٗ عَـمَـلٌ مُّـطِيْـبٌ، اَوْ يُـنْـقِـذْهُ اللّٰهُ بِلُطْفِهٖ عَنِ التَّعْذِيْبِ ، وَارْتَـقِبِ التَّقْوٰى فَاِنَّهٗ بَصِيْرٌ حَسِيْبٌ ، وَلَا تَغُرَّنَّكُمْ زَهْرَةُ الدُّنْيَا اَيُّهَا الـلَّبِيْـبُ ، فَـمَنْ غَرَّتْهُ فَهُوَ فِىْ الْاٰخِرَةِ كَئِيْبٌ ، وَاِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ عَـنْ زَجْـرِ الْيَتِيْـمِ وَقَهْرِ الْعَافِى الْغَرِيْبِ ، وَالتَّجَبُّرِ وَالسَّرِقَةِ وَالزِّنَاءِ وَكُـلِّ مَـا يَـعِيْبُ رُوِىَ فِى الْخَبَرِ ' عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ لِـرَجُـلٍ وَّهُـوَ يَـعِظُـهٗ : ((اِغْتَـنِمْ خَمْساً فِىْ خَمْسٍ : شَبَابَكَ قَبْلَ هَـرَمِكَ وَ صِـحَّتَكَ قَبْلَ سُقْـمِكَ وَغِـنَـاكَ قَبْلَ فَـقْـرِكَ وَفَـرَاغَكَ قَبْـلَ شُـغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ ' عِبَـادَ الـلّٰـهِ ' جَـعَـلَنَا اللّٰهُ تَعَالىٰ وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اتَّعَظَّ بِالتَّرْهِيْبِ وَالتَّـرْغِيْـبِ ، وَفَـازَ فِـى الْاٰخِـرَةِ بِالنَّصِيْبِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَقْرَأُ الْـخَـطِيْـبُ كَلَامُ الـلّٰـهِ الْـعَزِيْزِ الْمُجِيْبِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِغَيْرِ الْمَنْقُوْطَةِ لِشَهْرِ جَمَادَى الْاُخْرٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ عَلٰى مَا سَمَكَ السَّمَاءَ وَسَوّٰى ، وَدَحَى الْمِهَادَ لِحُلُوْلِ الْوَرٰى ، اَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا اَعْطٰى كَرَآئِمَ الْاٰلَآءِ وَهَدَا اِلَى الْمَسَالِكِ السَّمْحَآءِ ، هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْعَلَّامُ ، صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ اَكْرَمِ الْكِرَامِ ، اَلْمُوَطِّدِ اَسَاسَ الْاِسْلَامِ ، الْمُوْصِلِ سَائِرَ الْاَحْكَامِ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ مَرَاسِمِ الْهُدٰى مَا طَارَ الْحَمَامُ ، يَا وُلْدَ اٰدَمَ ! اَلدَّارُ الْاُوْلٰى دَارُ الْمَكْرِ وَالْكَسَادِ ، مَاحَصَلَ عَلٰى سَطْحِهَا لِاَحَدٍ سَائِرُ مَرَامِهٖ وَالْمُرَادِ ، اَلْهَلَاكُ كُلُّ الْهَلَاكِ عَلَى امْرَأٍ صَرَمَ عُمُرُهٗ عَلٰى مَمَرِّ الْهَوٰى ، وَعَلٰى مَسْلَكِ الْهُدٰى مَا سَعٰى ، وَدَارَ حَوْلَ حِمَى الْحَرَامِ كَالْاَعْمٰى ، وَعَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَاارْعَوٰى ، وَالرَّدٰى كُلُّ الرَّدٰى عَلٰى مُسْلِمٍ مَّا

صَلّٰـى وَمَا صَامَ ، وَمَالَ اِلَى الْهَرَآءِ وَالْمِرَآءِ وَحَاوَلَ الرَّهْطَ اللِّـئَامَ ، ورَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَرَمَ عُمْرُهٗ رَائِماً مَّكَارِمَ الْاَعْمَالِ ، وَصَاعِداًمَصَاعِدَ الْكَمَالِ ، وَاَعَدَّ اَمْرًا لِّلْمَعَادِ ، وَحَصَلَ عَمَلاً مُوْصِلاً اِلَى الْمُرَادِ ، وَرَاعٰى حُدُوْدَ اللّٰهِ وَمَرَّ عَلٰى صِرَاطِ السَّدَادِ ، اَوْصَلَكُمُ اللّٰهُ اِلَى الْمَرْكَامِ ، وَاَمَرَّكُمْ عَلٰى مَسَالِكِ الصُّلَحَآءِ الْكِرَامِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ ، عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ، اَنَّهٗ قَال : ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثاً وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابَ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اِنَّ اَسْنَى الْكَلَامِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةٌ ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِاللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيّةُ لِشَهْرِ الجُمَادَى الْاُخْرٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا تَنْفَدُ كَلِمَاتُهٗ وَلَوْ جُعِلَ الْمِدَادُ مِنْ مَّآءِ الْبِحَارِ ، وَلَا يَنْقَطِعُ مَحَامِدُهٗ وَلَوْ كَانَتِ الْاَقْلَامُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَشْجَارِ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ يَنْطَوِىْ كُلُّ شَىْءٍ عَلٰى عِرْفَانِ وُجُوْدِهِ الْمَحْفُوْفِ بِالْاَنْوَارِ ، وَيَدُلُّ عَلٰى صِفَاتِهِ الْقَدِيْمَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْآثَارِ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ انْكَسَفَتْ بِشَمْسِ رِسَالَتِهٖ سَآئِرُ مِلَلِ الْاَنْبِيَآءِ الْاَخْيَارِ ، وَتَنَوَّرَتْ بِهَا قُلُوْبُ الْغُوَاةِ الْاَشْرَارِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ' اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اُوْلِى الْاَنْظَارِ ، اَمَا يَكْفِىْ لِلْاِعْتِبَارِ، اِنْتِقَالُ مَنْ كَانَ فِىْ عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَّ يَسَارٍ ، مُتَّكِئًا عَلٰى فُرُشٍ بِالسُّرُوْرِ وَالْوَقَارِ ، وَمُتَعَمِّماً عَلٰى رَأْسِهٖ بِعَمَآئِمِ الْاِسْتِكْبَارِ ، وَارْتِحَالُهٗ مُتَفَرِّداً مِّنَ الْاَعْوَانِ وَالْاَنْصَارِ، وَمُتَأَسِّفاً عَلَى اِعْتِزَالِهٖ مِنَ الْاَوْلَادِ وَالْعِقَارِ ، اِلٰى حُفْرَةٍ ذَاتِ ظُلُمَاتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَّدِمَارٍ، وَذَاتِ ضُغْطَةٍ

يَّخْتَلِفُ بِهَا الْاَضْلاَعُ وَ الْفِقَارُ ، وَاَنْتُمْ تُهِيْلُوْنَ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَالْاَحْجَارَ ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً عَظِيْمَةً لِاُوْلِى الْاَفْكَارِ ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى مَنْ يُّحْكَمُ لِحَبْسِهٖ فِىْ هٰذِهِ الدّارِ ، فَيَتَجَسَّسُ لِفِكَاكِهٖ اُلُوْفُ الْحِيَلِ وَالْاِعْتِذَارِ ، بِاِنْفَاقِ الْاَثْمَانِ وَاِهْدَاءِ الثِّمَارِ ، وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ فِى الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ مِنْ قَرَارٍ ، وَيُسْحَبُوْنَ يَوْماً فِىْ حُفْرَةٍ ذَاتِ بَوَارٍ ، فَمَا لَكُمْ لَاتُعِدُّوْنَ مَا يَكُوْنُ جُنَّةً عَنِ الْمَصَآئِبِ الْمُتَتَالِىْ الشِّرَارِ ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَخْيَارِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَمَرَنِىْ رَبِّىْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِى الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِى الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِىْ وَاُعْطِىَ مَنْ حَرَمَنِىْ وَاَعْفُوَ عَنْ مَّنْ ظَلَمَنِىْ وَاَنْ يَّكُوْنَ صُمْتِىْ فِكْراً وَّ نُطْقِىْ ذِكْراً وَّنَظَرِىْ عِبْرَةً وَّاٰمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اعْتَبَرَ فِى الْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ، وَتَجَنَّبَ عَنِ الْمَلَاهِىْ وَالْاِهْذَارِ اِنَّمَا يُوْرِثُ السَّكِيْنَةَ وَ الْوَقَارَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُوْلِى الْاَبْصَارِ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهۡرِ الجُمَادَى الۡاُخۡرٰى

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدَانَا سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ، وَعَصَمَنَا مِنۡ طَرِيۡقِ الۡخَبِّ وَالۡفَسَادِ ، فَسُبۡحَانَ الَّذِىۡ بَرِىۡءٌ عَنِ الصَّوَاحِبِ وَالۡاَوۡلَادِ ، وَجَلِيۡلٌ عَنِ الۡاَضۡدَادِ وَالۡاَنۡدَادِ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّحۡصُلُ بِهَا الۡمُرَادُ ، وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ الَّذِىۡ قَطَعَ دَابِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِالشِّرۡكِ وَالۡاِلۡحَادِ ، وَشَيَّدَ اَرۡكَانَ الۡاِسۡلَامِ بِالنُّصۡحِ وَالۡجِهَادِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ هُمۡ نُجُوۡمُ الۡهِدَايَةِ وَالسَّدَادِ اَمَّا بَعۡدُ! فَيَاابۡنَ اٰدَمَ اُذۡكُرۡ نِعۡمَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ عَلَيۡكَ بِاَنۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الۡجَمَادِ ، فَخَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِىۡ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّآ اَرَادَ ه وَجَعَلَ لَكَ الۡاَرۡضَ مَهۡداً وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً مِّنۡ غَيۡرِ عِمَادٍ ، وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡبِلَادَ ، وَبَيَّنَ لَكَ سَبِيۡلَ الۡحَقِّ وَالۡكَسَادِ ، فَعَلَيۡكَ اَنۡ تَشۡكُرَ غَآئِبَهٗ بِالۡاِطَاعَةِ وَالۡاِنۡقِيَادِ ، كَيۡفَ لَا وَاِنَّ النَّعۡمَآءَ تَتَكَثَّرُ بِالشُّكۡرِ وَتَزۡدَادُ ، وَلَئِنۡ كَفَرۡتَ فَاِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ، اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ

رَبُّکَ بِعَادٍ ، اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ، الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ، وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوْا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ، وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ، الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ، فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ، فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ ، اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ، فَاعْتَبِرْ فَهٰذِهٖ عِبْرَةٌ لِّمَنْ لَّهٗ ذِهْنٌ وَّقَّادٌ ، وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ طَغٰی فِی الْفَسَادِ وَاللِّدَادِ ، وَرَاقِبِ التَّقْوٰی فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ فَاِنَّهٗ خَیْرُ زَادٍ ، وَاَنْظِرْ مُعْسِراً اَوْضَعْ عَنْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَضَعُ عَنْکَ یَوْمَ التَّنَادِ ، وَاِیَّاکَ ثُمَّ اِیَّاکَ عَنْ کَثْرَةِ الْیَمِیْنِ وَالْاِرْتِشَآءِ عَنِ الْعِبَادِ ، رُوِیَ فِی الْخَبَرِ ' عَنْ سَیِّدِ الْاَمْجَادِ ، اَنَّهٗ قَالَ ((ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ)) قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ : " خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ " صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالیٰ وَاِیَّاکُمْ مِّمَّنِ انْتَبَهَ مِنَ الرُّقَادِ ، وَصَلّٰی وَالنَّاسُ نِیَامٌ مَّااَرَادَ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا یَتَأَثَّرُ بِهِ الْفُؤَادُ ، کَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْجَوَّادِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهۡرِ الجَمَادِیِ الۡاُخۡرٰی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡغَنِیّ الۡحَمِیۡدِ الۡاَجَلِّ ، اَلَّذِیۡ اسۡتَبَدَّ بِرُبُوبِیَّتِهٖ وَاسۡتَقَلَّ ، فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَجَلٍ ، وَعَلَّمَهٗ مِنَ الۡبَیَانِ وَکَمَّلَ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ شَهَادَةً تَهۡدِیۡ مَنۡ ضَلَّ ، وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ اِلَی اللّٰهِ تَبَتَّلَ ، وَلَمَعَ بِهِ الۡاِسۡلَامُ وَتَهَلَّلَ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ مَا دَارَتِ الشَّمۡسُ وَالزُّحَلُ ، اَلَا تَرَی ابۡنَ اٰدَمَ اِلٰی مَنۡ کَانَ ذَا بَطۡشٍ فِیۡ دَارِ الۡغُرُوۡرِ وَالۡحِیَلِ ، قَدِ انۡتَقَلَ عَنۡ اَعۡیُنِ النَّاسِ وَارۡتَحَلَ ، وَفِیۡ دَارِ وَحۡشَةٍ وَّ ظُلۡمَةٍ وَّ هَیۡبَةٍ قَدۡ نَزَلَ ، وَیُقَلِّبُ کَفَّیۡهِ عَلٰی مَا کَنَزَ وَبَخِلَ ، وَلَمۡ یَتَزَوَّدُ مَا یَکُوۡنُ جُنَّةً مِّنَ الۡعَذَابِ الۡمُؤَجَّلِ ، وَلَمۡ یُهَیِّءُ مَا یَکُوۡنُ رِدَءً مِّنَ الۡحَرِّ بِهٖ یُظَلِّلُ ، وَاِذَا اَتَاهُ الۡمَلَکَانِ الۡاَزۡرَقَانِ فَیُسۡئَلُ ، فَیُقَالُ مَا کُنۡتَ تَقُوۡلُ فِیۡ هٰذَ الرَّجُلِ الۡاَجَلِّ ، فَاِنۡ کَانَ الۡمُنَافِقُ فَیَقُوۡلُ هَا هَا لَا اَدۡرِیۡ مَنِ الرَّجُلُ ، فَیُفۡتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنَ النَّارِ فَتَلۡفَحُ وَجۡهَهُ السَّمُوۡمُ وَالشُّعَلُ ، وَیَضِیۡقُ قَبۡرُهٗ فَتَخۡتَلِفُ

اَضْلاعُهُ وَتَتَحَوَّلُ ، وَيُضْرَبُ بِمَطَا رِقِ الْحَدِيْدِ يَسْمَعُهُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ فِىْ مَا اَقَلَّ وَاَظَلَّ ، اَفَلاَ تَكُوْنُ هٰذِهٖ عِبْرَةً لِمَنْ تَعَقَّلَ ، وَلَا تَكُوْنُ مَوْعِظَةً لِّمَنْ تَاَمَّلَ اَمَا وَاللّٰهِ لَا تُؤَخَّرُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُ اِذَا جَآءَ الْاَجَلُ ، فَاقْنَعْ بِمَآ اُوْتِيْتَ وَتَوَكَّلْ ، وَفِيْمَا يُنْجِىْ فِى الْاٰخِرَةِ تَوَغَّلْ ، وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ بِالْاِخْبَاتِ وَتُبْ عَنِ الزَّلَلِ وَكُنْ فِى الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سُبُلٍ ، اَلَآ اِنَّ هٰذَا زَمَانٌ يَّمُوْجُ فِيْهِ الْفِتْنَةُ وَالْجَدَلُ ، يَصُوْنُ الْمَرْءُ مِنْهَا لَوْ كَانَ عَلٰى قُلَّةِ الْجَبَلِ ، فَاِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ عَنْ مُّخَالَةِ اَهْلِ الْهَوٰى وَالْهَزَلِ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الرُّسُلِ ، اَنَّهُ قَالَ : ((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصاً وَّ تَرُوْحُ بِطَاناً)) اَوْ كَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَوَكَّلَ ، وَحَرَسَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْجَدَلِ وَالْخَطَلِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا بِهٖ يُتَوَسَّلُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعْدَلِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْئٍ قَدْراً ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الخَامِسَةُ لِشَهۡرِ الجُمَادِی الۡاُخۡرٰی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ تَخِرُّ لَدَيۡهِ جِبَاهُ الۡاَنَاسِیِّ وَالۡجِنَّاتِ ، وَتَحۡتَرِقُ دُوۡنَ سَرَادِقَاتِهٖ قَوَادِمُ الۡمَلَآئِكَةِ الۡمُسَبِّحَةِ فِیۡ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوَاتِ ، فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَهۡلَكَ قَبۡلَ اِرۡتِدَادِ الطَّرۡفِ اَعۡيَانَ الۡاَكَاسِرَةِ الۡعُصَاةِ ، فَصَارُوۡا كَاَنَّهُمۡ لَمۡ يَبۡقَ لَهُم رَسۡمٌ وَّلَا سِمَاتٌ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ وَنَشۡهَدُ اَنَّ لَهٗ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ فَلَقَ بِذَوَابِلِ الۡاَسِنَّةِ اَكۡبَادَ الۡكَفَرَةِ الۡبُغَاةِ ، وَبَدَّدَ شَمۡلَهُمۡ بَقَوَاضِبَ بَارِقَاتٍ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا تَهَدَّرَتِ الۡبَلَابِلُ فِی الرَّوۡضَاتِ، وَعَلٰیٓ اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ بَلَغُوۡا فِیۡ الۡبِرِّ اَقۡصَی الۡغَايَاتِ ، اَمَّا بَعۡدُ ! فَيَا مَعۡشَرَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ ، اِنَّ الدُّنۡيَا مَزۡرَعَةُ الۡاٰخِرَةِ فَمَنۡ غَرَسَ فِيۡهَا الصَّالِحَاتِ، فَيَجِدُ فِیۡ الۡاٰخِرَةِ ثَمَرَاتٍ طَيِّبَاتٍ ، وَيَتَبَوَّأُ بِعِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ فِیۡ الۡجَنَّاتِ الۡعَالِيَاتِ ، وَيَهۡتَزُّ بِمُشَاهَدَةِ اَنۡوَارِ رَبِّهٖ فِیۡ الۡعَشِیِّ وَ الۡغَدَاةِ ،

وَيَغْتَرِفُ مِنْ اَنْهَارٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الرَّوْضَاتِ وَيَعِيْشُ بِحُوْرٍ عِيْنٍ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهٗ وَالْجِنَّاتُ ، وَلَا يَمَسُّهٗ فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا آفَاتٌ ، وَمَنْ عَطَّلَهَا وَاقْتَضٰى اِثْرَ الشَّهَوَاتِ ، اِكْتَنَفَتْهُ الْمَكَارِهُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَّ الْكُرُبَاتِ ، وَيُسْحَبُ بِسَلَاسِلَ وَاَغْلَالٍ اِلٰى جَهَنَّمَ ذَاتِ الْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ ، وَيُقْحَمُ فِيْهَا فَمَالَهٗ فِيْهَا اِلَّا الزَّفَرَاتُ ، وَيَغْشَاهُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ غَوَاشِى ا لزَّرَايَا الْمُوْبِقَاتِ ، فَتَنَبَّهُوْا عِبَادَ اللّٰهِ ' اِنَّ الدُّنْيَا مَغَارِسُ الْخَيْرَاتِ ، وَلَا تُنْبِتُوا فِيْهَا مَا تَكُوْنُ شَوْكَتُهٗ عَائِقَةً عَنِ الْجَنَّاتِ، وَيُثْمِرُ بِثَمَرَاتٍ مُّرَّةٍ تُكَدِّرُ اللَّذَّاتِ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالىٰ وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَابَ عَنِ الْعَثَرَاتِ ، وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ عَنِ الزَّلَّاتِ وَالتَّبِعَاتِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَقْرَأُ هُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ ، كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الصِّفَاتِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴾

اَلْخُطْبَةُالْاُوْلٰى لِشَهْرِ رَجَب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَكَرَّمَ ، وَعَلَّمَهٗ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ يَعْلَمْ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يُحْصَى امْتِنَانُهٗ بِالْبَيَانِ وَلَايُرْقَمُ ، وَمَنْ سَعٰى فِىْ مِضْمَارِهٖ فَيَسْتَحْسِرُ وَ يَتَأَلَّمُ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ اُوْتِىَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَكَرَائِمَ الْحِكَمِ ، وَمَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَجَمِيْلَ الشِّيَمِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ نُجُوْمِ الطَّرِيْقِ الْاُمَمِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا وُلْدَ اٰدَمَ ، تَبَتَّلُوْا بِشَرَاشِرِكُمْ اِلَى اللّٰهِ الْاَكْرَمِ ، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ مُدْبِرِيْنَ عَنْ زَخَارِفِ دَارِ الْعَدَمِ ، مُقْبِلِيْنَ اِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ رَاجِيْنَ طَرَائِفَ النِّعَمِ ، وَحَرِّسُوْا نُفُوْسَكُمْ عَنْ حَبَآئِلِ الدُّنْيَا فَمَنْ وَّقَعَ فِيْهَا فَقَدْ بَآءَ بِالْاَلَمِ ، وَمَنِ اغْتَرَّ بِتَلَوُّنِ سَحْنَتِهَا فَسَوْفَ يَغْتَمُّ ، وَتَمَسَّكُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّ لَا تَتَفَرَّقُوْآ اِلٰى صِرَاطِ الظُّلَمِ ، وَلَا تَقْتُلُوْا

لِـنَّـفْـسَ اِلَّا بِـالْحَقِّ وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تَفْتَرُوْا وَمَنْ فَعَلَ فَـقَـدْ ظَـلَـمَ ، وَلَا تَسُوْمُوْا عَلٰى سَوْمِ اَخِيْكُمْ وَلَا تَغُرُّوْا فِى الْبَيْعِ الْاَعَمِّ ، وَلَا تَتَّخِذُوْا الْهَوٰى اِلٰهاً وَّ مَنِ انْثَنٰى اِلَيْهِ فَفِى النَّارِ يُقْحَمُ ، وَقُصُّوْا الشَّـوَارِبَ وَاَعْـفُـوْا لِلِّحْيَةَ وَصِلُوْا الرَّحِمَ ، وَاِيَّاكُمْ ثُمَّ اِيَّـاكُـمْ عَـنِ الْاِغْتِيَابِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَهَتْكِ مَنْ اَسْلَمَ، وَعَـلَيْـكُمْ قَصْرَ الْاَمَلِ وَالزُّهْدَ عَنِ الدُّنْيَا وَحُسْنَ الشِّيَمِ ، رُوِىَ فِىْ الْـخَبَـرِ عَـنْ سَيِّـدِ الْـعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّـنُـوْنَ لَيِّـنُـوْنَ كَـالْـجَـمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِـمَّـنْ تَـفَـقَّـهَ فِىْ الدِّيْنِ فَعَلَّمَ ، وَوَقَانَا وَاِيَّاكُمْ عَذَابَ جَهَنَّمَ ، اِنَّ اَحْسَـنَ دُرَرٍ يُـنْثَـرُ وَيُنْظَمُ كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَرْحَمِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِـنَ الشَّيْـطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَـظًّـاً غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُـمْ وَشَاوِرْهُمْ فِىْ الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ لِشَهْرِ رَجَب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ، اَلَّذِىْ يُسْتَدَرُّ فَيْضَانُهُ الْعَمِيْمُ ، وَيُسْتَفَاضُ فَضْلُهُ الْوَسِيْمُ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا اَغْرَقَنَا فِىْ بِحَارِ النَّعِيْمِ ، وَاَفَاضَ عَلَيْنَا اَهَاضِيْبَ لُطْفِهِ الْقَدِيْمِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْحَرَمِىُّ الْعَرَبِىُّ الدُّرِّيُّ الْيَتِيْمُ ، وَنِبْرَاسُ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اسْتَنْهَجُوا النَّهْجَ الْقَوِيْمَ ،يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلٰى مَتٰى فِىْ تِيْهِ الْهَوٰى تَهِيْمُ ، وَحَتّٰى مَتٰى تَحُوْمُ فِىْ مَفَاوِزِ الْعِصْيَانِ كَالْبَهِيْمِ اَتَظُنُّ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى كُلُّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ، اَوَ لَا يَغْشَاهُ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، اَوْ يُغْنِىْ عَنْهُ نَصِيْرٌ حَمِيْمٌ ، كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يَنْفَعُ يَوْمَئِذٍ صَامِتٌ وَّلَا نَاطِقٌ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ، فَالنَّجَا اَلنَّجَا ابْنَ اٰدَمَ اِلٰى مَا يَكُوْنُ جُنَّةً مِّنْ عَذَابِ الْجَحِيْمِ ، وَبُلْغَةً اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ، وَ بَاعِثاً اِلٰى مُشَاهَدَةِ سُبُحَاتِ

وَجْـهِ اللّٰـهِ الْكَـرِيْمِ ، فَـارْحَـمُوْا الصَّغِيْرَ وَوَقِّرُوْا الْكَبِيْرَ وَوَاسُوْا الْيَتِيْمَ ، وَصَاحِبُوْا الْوَالِدَيْنِ فِي الدُّنْيَا بِالتَّكْرِيْمِ ، وَلَا تَـنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ وَلَا تَمْشُوْا بِنَمِيْمٍ ، وَلَا تتكَلَّمُوْا بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِي الْـمَسْجِدِ وَلَاتُزَكُّوْا نُفُوْسَكُمْ عَنِ التَّأْثِيْمِ ، وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، وَلَايَغُرَّنَّكُمْ نَعِيْمُ الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ غَيْرُ مُقِيْمٍ ، وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ عَنِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ، رُوِيَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ : ((لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ اِلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَ اللهِ ، جَعَلَنَا اللهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ فَازَ بِحَظٍّ جَسِيْمٍ ، وَتَحَرَّفَ مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ، اِنَّ اَزْهَرَمَا يُقْرَاُ بِالتَّرْتِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ ، كَلَامُ اللهِ الْعَزِيْزِ الْقَدِيْمِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰـهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهۡرِ الرَّجَبِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ، ذِى الطَّوۡلِ لَآاِلٰـهَ اِلَّاهُوَ اِلَيۡهِ الۡمَاٰبُ ، فَسُبۡحَانَ الَّذِىۡ سَبَقَتۡ رَحۡمَتُهٗ عَلٰى غَضَبِهٖ بِلَا ارۡتِيَابٍ ، فَلَا يَئِسَ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖٓ اِلَّا الۡمُرۡتَابُ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِىۡ اُوۡتِىَ فَصۡلَ الۡخِطَابِ ، وَاُعۡطِىَ كَوۡثَراً عَلٰى حَافَتَيۡهِ دَرَارٌ مُجَوَّفَةٌ كَالۡقِبَابِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ الَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ يَوۡمَ الصِّعَابِ ، اَمَّا بَعۡدُ! فَيَا اُولِى الۡاَلۡبَابِ، لَا تَغُرَّنَّكُمۡ زَهۡرَةُ الدُّنۡيَا فَاِنَّهَا هَالِكَةُ الذَّاتِ مُعَرَّضَةٌ عَلَى التِّيَابِ، اَوۡ كَخَطٍّ يُرۡتَسَمُ عَلَى الۡمَآءِ اَوۡ كَسَرَابٍ ، فَمَنۡ تَصَدّٰى لَهَا فَلَا يَكُوۡنُ فِىۡ كَفِّهٖ اِلَّا ثَلٰثَةٌ اَوۡخَمۡسَةُ اَثۡوَابٍ، وَيَأۡوِىۡٓ اِلٰى حُفۡرَةٍ يَّكُوۡنُ مِهَادُهَا تُرَاباً وَّغَوَاشِيۡهَا هُوَ التُّرَابُ ، وَيُسۡئَلُ عَنۡ دِيۡنِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَعَنۡ رَّبِّ الۡاَرۡبَابِ ، فَاِنۡ قَالَ هَاهَا لَآ اَدۡرِىۡ وَحَصَرَ فِىۡ الۡجَوَابِ ، فَيَأۡتِهٖ مِنۡ فَوۡقِهٖ وَمِنۡ تَحۡتِهٖ عَذَابٌ فَوۡقَهٗ عَذَابٌ ، وَيَسۡوَدُّ وَجۡهُهٗ مِنۡ

فَيْحِ جَهَنَّمَ كَالْغُرَابِ ، هُنَالِكَ لَا تَنْفَعُ مَعْذِرَةٌ وَّلَا يُعِيْنُ الْاَقَارِبُ وَالْاَتْرَابُ ، وَيَتَاَسَّفُ عَلٰى صُدُوْدِهٖ عَنِ الْحَقِّ وَنُفُوْرِهٖ عَنِ الصَّوَابِ، فَالنَّجَاةَ النَّجَاةَ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ الْعُمُرَ قَصِيْرَةٌ وَّالْاَمَانِيَّ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، وَالْحِسَابَ عَسِيْرٌ وَّالنَّاقِدَ بَصِيْرٌ يَّعْلَمُ مَا بَدَا وَمَا غَابَ ، وَبَيْنَ يَدَيْكُمْ مَدَاحِضُ كَثِيْرَةٌ وَّلَمْ يَكُنْ مَا يُسَهِّلُ مِنَ الْاَسْبَابِ، وَالْمَسَافَةُ غَوِيْصَةٌ وَّالْاَزْوَادُ قَلِيْلَةٌ مَكْسُوْرَةٌ اَقْتَابٌ ، فَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَاِنَّهٗ تَوَّابٌ ، وَيُقِلُّ الْاَوْزَارَ عَنِ الرِّقَابِ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْٓءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْٓءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ اَصَابَ وَاَطَابَ ، وَحَرَسَنَا وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ خَسِرَ وَخَابَ ، اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ وَاَبْلَغَ الْكِتَابِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

اَلْخُطْبَةُالرَّابِعَةُ لِشَهْرِ رَجَب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْراً ، وَدَعَا اِلٰى مُعَارَضَتِهٖ مَصَاقِعَ الْخُطَبَآءِ فَلَمْ يَجِدْ بِهَا قَدِيْراً ، نَحْمَدُهٗ عَلٰىٓ اَنْ اَنْزَلَهٗ بِا لْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْراً ، فَمَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ يَعِشْ ذمِيْماً وَّسَيَصْلٰى سَعِيْراً ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْٓ اُرْسِلَ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ بَشِيْراً وَّ نَذِيراً ، وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجاً مُّنِيْراً ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَخَافُوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ يَوْماً عَبُوْساً قَمْطَرِيْراً ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا غَرَّكُمْ بِرَبِّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ فَسَوّٰكُمْ فَتَعْتُوْنَ عُتُوّاً كَبِيْرًا ، وَتَخْبِتُوْنَ غَيَاهِبَ الْمَاْثَمِ خَبْطًا كَثِيْرًا ، وَتَحُوْمُوْنَ فِىْ غَيَابَاتِ الْغَوَايَةِ وَلَاتَخَافُوْنَ شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ، كَلَّا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا عَنْهُ فَسَتَصْلَوْنَ سَعِيْراً ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَلَا تُبَذِّرُوْا تَبْذِيْراً ، فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَاتَعْمَلُوْنَ خَبِيْراً ، وَحَاسِبُوْا نُفُوْسَكُمْ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ

فَيَـكُوْنُ الْحِسَابُ عَسِيْراً ، اَلَآ اِنَّهٗ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْـرِيْـنَ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ عَلٰى قَوْلٍ كَانَ شَهِيْراً ، شُقَّ صَدْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَطُهِّرَ بِمَاءِ زَمْزَمَ تَطْهِيْراً ، وَمُلِأَ حِكْمَةً وَّ اِيْـمَاناً مُّسْتَنِيْراً ، ثُمَّ عُرِجَ اِلَى السَّمٰوَاتِ فَبَشَّرَهُ الْاَنْبِيَاءُ تَبْشِيْراً ، ثُمَّ تَخَلّٰى اِلٰى حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ فَاَسَرَّى النَّجْوٰى بِرَبِّهٖ كَثِيْراً ، وَرَاٰى فِيْهَا مَا رَأٰى مِنَ التَّعَاجِيْبِ وَبَيَّنَهَا لِلنَّاسِ نَذِيْراً وَّبَشِيْراً ، فَاغْتَنِـمُوْا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهَا ذِكْراً غَزِيْراً ، وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ لَعَلَّهٗ يُكَفِّرُ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ تَكْفِيْراً ، رُوِىَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ : ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ ' فَقُلْتُ : يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ ؟ قَالَ : هٰٓؤُلَآءِ خُطَبَآءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ يُّحَاسَبُ حِسَاباً يَّسِيْراً ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْراً ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يُقْرَأُ تَذْكِيْراً ، كَلَامُ اللّٰهِ الَّذِىْ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْراً ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ، كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ رَجَب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَيَّتْ فِیْ اكْتِنَاهِ ذَاتِهٖ عُقُوْلُ النَّجآئِبِ ، وَمَلَّتْ فِیْ اِدْرَاكِ حَقَآئِقِ صُنْعَتِهٖ فُهُوْمٌ ثَوَاقِبُ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ تَنَزَّهَتْ ذَاتُهٗ عَنْ وَّخِيْمِ الْمَثَالِبِ ، وَتَقَدَّسَتْ صِفَاتُهٗ عَنْ وَّصْمَةِ الْمَعَآئِبِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ مِنْ لُّؤَیِّ ابْنِ غَالِبٍ، اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَارَتْ كَوَاكِبُ ، وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ شَدُّوْا مِيْزَرَهُمْ فِیْ بَئِيْسِ الْمَوَاجِبِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اَيَّتُهَا الْعَصَائِبُ ، اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ غَشِيَتْكُمْ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ ، خلَقَكُمْ مِّنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ، وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنْ اَطَآئِبِ الْمَوَاهِبِ ، لِتَعْبُدُوْهُ وَتَزَوَّدُوْا لِيَوْمٍ تَرَاكُمْ فِيْهِ كَتَائِبُ الْمَصَآئِبِ ، وَتَلَاطَمُ فِيْهِ نَوَازِلُ الصَّعَآئِبِ ، وَاَنْتُمْ اغْتَرَرْتُمْ

بِزَخَارِفِ الدُّنْيَا وَنَسِيْتُمُ الْمَطَالِبَ ، وَخَفَرْتُمْ مَوَاثِيْقَ الْعُهُوْدِ وَصِدْتُمْ فِيْ حَبَائِلِ الْاَمْوَالِ وَالْحَبَآئِبِ ، وَوَرَآئَكُمْ يَوْمٌ يَّشِيْبُ فِيْهِ الذَّوَائِبُ ، وَلَوْ نُوْقِشْتُمْ بِمَا اشْتَطَطْتُّمْ فَتَقَعُوْنَ فِي الْمَتَاعِبِ ، حَذَارِ ابْنَ اٰدَمَ حِذَارِ مِنَ النَّارِ ذَاتِ الْغَيَاهِبِ ، وَلَوَاسِعِ الْحَيَّاتِ وَنَوَاهِشِ الْعَقَارِبِ ، بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ زَيْنُ زَادٍ يُّدَّخَرُ لِلنَّوَائِبِ ، وَيُتَوَسَّلُ بِهٖ اِلٰى حَوْزَةِ الْمَعَالِيْ وَ الْمَنَاصِبِ ، وَلَا تَغْتَرُّوْا بِالْعَيْشِ الْحَقِيْرِ فَاِنَّهٗ غَادٍ وَّ رَائِحٌ وَجَاءٍ وَّذَاهِبٌ ، رُوِيَ فِي الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَعَاجِمِ وَالْاَعَارِبِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ نَالَ اَعْلَى الْمَرَاتِبِ ، وَفَازَ فِي الْجَنَّةِ بِمَطَآئِبِ الرَّغَآئِبِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَظْفُرُ بِهِ الطَّالِبُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَالِبِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ، مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴾

اَلْخُطْبَةُالْاُوْلٰی لِشَهْرِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يَهَبُّ نَسِيْمُ رَحْمَتِهٖ فِیْ الْعَشِيِّ وَالْبُكُوْرِ ، وَوَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ حَتَّی الْحِيْطَانِ فِیْ الْبُحُوْرِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ نَسْتَكْفِیْ بِکَ الْاِفْتِنَانَ بِطُلاوَةِ دَارِ الْغُرُوْرِ ، وَ نَسْتَغْفِرُکَ مِنْ نَّقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰی خِطَطِ شَيْطَانٍ مَّدْحُوْرٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ انْفَجَرَتْ اَصَابِعُهٗ بِالْمَآءِ كَيَنَابِيْعَ تَفُوْرُ ، وَظَلَّلَهُ الْغَمَامُ فِیْ يَوْمٍ مَّحْرُوْرٍ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ انْتَهَجُوْا مَحَجَّةَ الْهِدَايَةِ وَالنُّوْرِ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اُوْلِی النُّهٰی وَالْحُبُوْرِ ، لَاتَغُرَّنَّكُمْ هٰذِهِ النِّسَآءُ وَالْاَوْلَادُ وَالدُّوْرُ وَلَا تَفْتِنَنَّكُمُ الْقَنَاطِيْرُ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَسَائِرِ دَوَاعِی الْفُجُوْرِ ، ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الْوَاقِعُ عَلٰی شَرَفِ الْمَرُوْرِ، وَمَنِ اقْتَفٰی اَثَرَهٗ فَقَدْ وَقَعَ فِیْ مَخَاوِفِ الثُّبُوْرِ، وَخَسِرَ فِیْ الدَّارِالْاٰخِرَةِ عَنِ النَّعِيْمِ الْمَوْفُوْرِ ، فَخُذُوْا مِنْهَا مَا يُعْضِدُكُمْ فِیْ اِقْتِنَآءِ مَحَاسِنِ الْاُمُوْرِ ، فَاِنَّهَا وُصْلَةٌ

اِلٰـى تَــزَوُّدِ اَزْوَادِ يَـوْمِ الـنُّشُـوْرِ ، فَلَا تُـخَيِّـلُـوْهَــا غَـايَةً مَّقْصُوْدَةً كَاَصْحَابِ الْغُرُوْرِ ، وَلَا تَغْتَرُّوْا بِزَهْرَتِهَا فَمَنْ غَرَّتْهُ فَاقْتَحَمَ فِىْ ثُبُوْرٍ فَـا تَّقُوْا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ فِىْ السِّرِّ وَ الظُّهُوْرِ ، وَشَمِّرُوْا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فَـاسْتَـقْبَـلَكُمْ رَمَضَانُ بِرحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ ، وَكُفُّوْا نُفُوْسَكُمْ عَنِ الْـمَسَـاوِىْ وَتَنَبَّهُوْا عَنْ سِنَةِ الْغفْلَةِ وَالْفُتُوْرِ، وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعاً لَـعَـلَّـكُـمْ تُـفْـلِـحُـوْنَ يَـوْمَ مُـجَازَاةِ الْاُجُوْرِ ، وَاجْتَهِدُوْا فِىْ الدُّعَآءِ وَالْاِسْتِـغْـفَـارِ فِـىْ الـسُّـحُـوْرِ فَـاِنَّ رَبَّـكُـمُ الَّذِىْ تَسْتَغِيْثُوْنَهٗ يُسَامِحُ الْـقُـصُـوْرَ ، وَتَـعَـاهَـدُوْا عَـلَى الصَّدَقَةِ فَاِنَّهَا يَرُدُّ الْبَلَآءَ وَالشُّرُوْرَ ، وَتُـطْـفِـئُ غَضَبَ اللّٰهِ الَّذِىْ يَفُوْرُ ، وَجَآءَ اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمرَةٍ فِىْ الْحَدِيْثِ الْمَأْثُوْرِ ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَـالَ : ((اِنَّ الـصَّـدَقَةَ تُـطْـفِـئُ غَضَبَ الرَّبِّ وتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْٓءِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالىٰ وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ دَعَا اللّٰهَ بِالْاِبْتِهَالِ وَالْـحُـضُـوْرِ، وَجَـنَّـبَـنَـا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ مَنِ انْهَمَكَ فِىْ الْغُرُوْرِ ، اِنَّ اَجْـوَدَ مَـا يُوْرِثُ الْوَقَارَ وَالسُّرُوْرَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفُوْرِ ، اَعُوْذُ بِـاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَمَا تُنفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ لِشَهْرِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَطْمَئِنُّ بِذِكْرِهٖ قُلُوْبُ الْاَخْيَارِ، وَتَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فِىْ الْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ يَضَعُ عَنَّا الْاَوْزَارَ وَالْاٰصَارَ ، وَ يَكْنُفُ بِكَنَفِ رَحْمَتِهٖ مَنِ اسْتَجَارَ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَبُّ الْفَصَاحَةِ يَوْمَ يَلْثَغُ الْبَلِيْغُ الْمِكْثَارُ ، وَصَاحِبُ الشَّفَاعَةِ يَوْمَ يَفُوْرُ غَضَبُ الْجَبَّارِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ ، مَا تَعَاقَبَتِ اللَّيَالِىْ وَالنَّهَارُ اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اُولِى الْاَبْصَارِ، قَدْسَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَكَاذِيْبَ الْاَفْكَارِ ، وَيَقُوْدُ الشَّيْطَانُ اِلٰى مَسَارِحِ الْخَطَايَا وَالْاَوْزَارِ، وَيَذُوْدُ اِلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ، فَلَا تَقْتَفُوْا اِثْرَهُمَا فَتَفَرَّقُوْا عَنْ سَبِيْلٍ مُّخْتَارٍ ، وَاحْسُرُوْا عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ لِلَيْلَةِ نِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ اللَّامِعَةِ الْاَنْوَارِ ، وَهِىَ لَيْلَةٌ يَّنْزِلُ فِيْهَآ اِلَى السَّمَآءِ رَحِيْمٌ غَفَّارٌ ،

فَيَـقُـوْلُ: اَلاَ مِـنْ مُّسْتَـرْزِقٍ فَـاَرْزُقَـهٗ وَمُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ عَنْهُ الْاَوْزَارَ ، فَيَـغْـفِـرُ لِجَمِيْعِ خلْقِهٖ اِلَّا لِمُشَاحِنٍ اَوْمُشْرِكٍ خَتَّارٍ ، وَفِيْهَا يُكْتَبُ كُـلُّ مَنْ يُّوْلَدُ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَيَهْلِكُ مِنْ صِغَارٍ وَّكِبَارٍ وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُـمْ وَتُـرْفَـعُ اَعْـمَـالُهُـمْ بِلاَ اغْتِرَارٍ ، وَوَرَدَ فِيْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَبْـرَارِ ، اَنَّـهٗ قَالَ : ((اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ مِّنْ نِصْفِ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُـوْمُـوْا الـنَّهَارَ)) وَاسْتَغْفِرُوْا ذُنُوْبَكُمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ بِا لِاخْبَاتِ وَالْاِنْكِسَارِ ، وَاَلِحُّوْا فِيْ الْمَسْئَلَةِ بَاسِطِى الْاَكُفِّ لَعَلَّ اللّٰهَ يُسْعِفُ الْاَوْطَـارَ ، وَلَا تَـقْـنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِهٖ فَاِنَّهَا وَسِعَتْ كَلَّ شَيْءٍ حَتّٰـى الْـحِيْتَـانِ فِيْ الْبِحَارِ ، عِبَادَ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْـمُسْتَغْفِرِيْنَ بِا لْاَسْحَارِ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الْكَفَرَةِ الْفُجَّارِ ، اِنَّ اَحْسَـنَ مَـا يُـوْرِثُ السَّـكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ، اَعُـوْذُ بِـالـلّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِمَّا فِيْ الْاَرْضِ حَلَالاً طَيِّبـاً وَلَا تَتَّبِـعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط اِنَّـهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهْرِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُقَدَّسِ عَنْ حِيْطَةِ مَطَارِحِ الْاَوْهَامِ وَالْمُنَزَّهِ عَنْ حِمٰى مَسَارِحِ الْاَنْظَارِ وَالْافْهَامِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ يُزَحْزِحُ عَمَّنْ نَّزَّهَهٗ غَوَاشِىَ الْاٰثَامِ ، وَيَذْكُرُ مَنْ ذَكَرَهٗ فِىْ مَلَاٍ كِرَامٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ذُوالْكَوْثَرِ وَالْمَقَامِ ، وَصَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَا بِيْحِ الظَّلَامِ ، مَا تَهَدَّرَ حَمَامٌ وَ هَمَرَغَمَامٌ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اَيُّهَا الْفِئَامُ ، بَيْنَ يَدَيْكُمْ يَوْمٌ تَتَفَاقَمُ اَهْوَالٌ جِسَامٌ ، وَتَتَلَاطَمُ فِيْهِ اَمْوَاجُ الْاَوْجَالِ وَالْاٰلَامِ ، وَتَتَرَجْرَجُ دُوْنَهٗ اَقْدَامُ اَكَاسِرَةٍ عِظَامٍ ، وَيُرٰى كُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ط وَتُدْعٰىٓ اِلٰى كِتَابِهَا لِلْاِنْتِقَامِ ، فَيَوْمَئِذٍ يُّكْشَفُ السَّرَآئِرُ لَدَى الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ، وَتُسَعَّرُ الْجَحِيْمُ وَيُقْحَمُ فِيْهَا الْكَفَرَةُ وَالْفَجَرَةُ اللِّئَامُ وَتُزْلَفُ الْجَنَّةُ لِلْاَتْقِيَاءِ فَيَدْخُلُوْنَ فِيْهَا بِسَلَامٍ ، وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَيَهْجُسُ فِىْ الْاَفْهَامِ حَذَارِ ابْنَ اٰدَمَ حَذَارِ عَنْ تَخَلُّقِ

اَلْاٰثَامِ ، وَاَعِدَّ مَا يَكُوْنُ جُنَّةً مِّنْ اَزْمَةِ الرِّجَامِ ، وَ بُلْغَةً اِلٰى حُوْرٍ مَقْصُوْرَاتٍ فِىْ الْخِيَامِ ، وَلَا تَهِنْ فِىْ اقْتِنَآءِ الْحَسَنَاتِ فِىْ هٰذِهِ اللَّيَالِىْ وَالْاَيَّامِ ، فَاِنَّ النَّبِىَّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ، فِىْ شَهْرِ شَعْبَانَ يُكْثِرُ الصِّيَامَ ، فَاِنَّ الْاَعْمَالَ تُرْفَعُ فِيْهِ اِلٰى رَبِّ الْاَنَامِ ، وَلَا تُسَوِّفُ اَمْرَ الْعَامِ اِلٰى اٰخِرِ الْعَامِ ، فَاِنَّهٗ يَهْرِبُ عَلٰى اِثْرِكَ الْحِمَامُ ، فَاِذَا جَآئَكَ فَلَا تَنْتَهِزُ فُرْصَةً لِلْاِنْتِظَامِ ، وَتَنَاىٰ صِفْرَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْعَصَبَاتِ وَذَوِى الْاَرْحَامِ ، نَازِلاً اِلٰى دَارِ فِتْنَةٍ وَّ ظَلَامٍ ، وَهِىَ اَوَّلُ مِرْقَاتٍ مِّنْ مَّرَاقِىْ يَوْمِ الْقِيَامِ ، فَاِنْ نَجَا فِيْهَا نَجَا عَنْ سَآئِرِ دَوَاهِى الْاٰخِرَةِ وَ فَازَ الْمَرَامَ ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الرُّسُلِ الْكِرَامِ ، اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ ، قَالَ : ((هُوَ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَّ اَنَا صَآئِمٌ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِنْ اَصْحَابِ دَارِ السَّلَامِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ لِئَامِ الْفِئَامِ ، اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰىٓ اِلٰى كِتَابِهَا ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهْرِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ، وَيَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ مِنْ رَحِيْمٍ يَّرْزُقُ عِبَادَهٗ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ ، وَيُرَبِّيْهِمْ بِنَوَاعِمِ النِّعَمِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَيْرُ مَنْ اَظَلَّتْهُ السَّمٰوَاتُ وَاَقَلَّتْهُ الْاَرْضُوْنَ ، وَ سَيِّدُ مَنْ دَارَتْ عَلَيْهِ الشُّهُوْرُ وَالسِّنُوْنَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الَّذِيْنَ كَانُوْا لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَآ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ ، اِنَّ اللّٰهَ يَدْعُوْكُمْ اِلَى الْمَغْفِرَةِ وَاَنْتُمْ اِلَى الْعِصْيَانِ جَانِحُوْنَ ، وَهُوَ يُفِيْضُ نِعَمَهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّ اَنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ، وَاِنَّ الرَّسُوْلَ اٰخِذٌ بِحُجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ فِيْهَا تَقْحَمُوْنَ ، وَهُوَ قَائِلٌ اَلنَّجَا اَلنَّجَا اِلَى الطَّاعَةِ وَاَنْتُمْ فِى الْمَعْصِيَةِ تَرْغَبُوْنَ ، اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّ الدَّآءَ يَتَزَايَدُ وَاَنْتُمْ عَنِ الدَّوَآءِ مُعْرِضُوْنَ وَاِنَّ اَعْمَارَكُمْ بِصَدَدِ التَّنَاقُصِ وَاَطْنَابَ الْاٰمَالِ اَنْتُمْ تُطِيْلُوْنَ ، وَالتَّرْحَالُ غَيْرُ بَعِيْدٍ وَّاَنْتُمْ

فِیْ اَعْدَادِ الْمَزَاوِدِ تَرَدَّدُوْنَ ، وَاِخْوَانُکُمْ قَدْ قَضَوْا نَحْبَهُمْ وَفِیْ الْاَجْدَاثِ يُقْبَرُوْنَ ، وَرَمُّوْا فِيْهَا كَاَنَّهُمْ عَلٰى صَفْحَةِ الْبَرِيَّةِ مَا كَا نُوْا يُوْجَدُوْنَ ، وَاَنْتُمْ فِیْ ذٰلِکَ سَوَآءٌ فَبِمَ كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ، اَمَا وَاللّٰهِ مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا هِیَ تَذُوْقُ طُعْمَ الْمَنُوْنِ ، وَمَا مِنْ اُمَّةٍ اِلَّااِلَى اللّٰهِ يُحْشَرُوْنَ ، وَيُحَاسَبُوْنَ بِمَا كَسَبُوْا وَلَا هُمْ يُظْلَمُوْنَ ، ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ اِمَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ فِیْ الْغُرُفَاتِ اٰمِنُوْنَ ، وَاِمَّا يُسَاقُوْنَ اِلَى النَّارِ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ، عِبَادَ اللّٰهِ ' هٰذَا شَهْرُ التَّسْبِيحِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنِ افْتَخَرَ بِهِ الْمُرْسَلُوْنَ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ : ((نَقُّوْآ اَبْدَانَكُمْ بَصَوْمِ شَعْبَانَ لِصِيَامِ رَمَضَانَ فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ مِنْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّاغُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ)) اَوْكَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ يَّقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَصُوْمُوْنَ ، وَاَعَاذَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ يَمْنَعُ الْمَا عُوْنَ ، اِنَّ اَعْلَقَ مَايَذْرَفُ بِهِ الْعُيُوْنُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الشُّؤُوْن ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ط وَيُبَيِّنُ اٰيَاتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَ نَوْعَ الْاِنْسَانِ عَلٰى سَائِرِ الْبَرِيَّةِ بِالْكِرَامِ ، وَسَلَّطَهٗ عَلَيْهَا بِاَنْوَاعِ التَّدَابِيْرِ وَعَوَالِى الْهِمَمِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ خَصَّصَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالشَّرَافَةِ مِنْ م بَيْنِ الْاُمَمِ ، وَجَعَلَهَا اُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلٰى مَنْ تَقَدَّمَ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الْاَعَزُّ الْاَفْخَمُ ، وَسَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمَعْقُوْدُ فِىْ نَوَاصِيْهِمُ الْخَيْرُ الْعِمَمُ ، مَا دَامَ الْحَمَامُ فِىْ الرِّيَاضِ يَتَرَنَّمُ ، اِبْنَ اٰدَمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ فِىْ تَحَمُّلِ الْاَذٰى مِنَ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ ، وَهُوَ يُرَبِّيْكَ بِصُنُوْفِ النِّعَمِ ، وَاَنْتَ فِىْ مَهَامِهِ الْعِصْيَانِ تَجُوْلُ اَعْمٰى وَاَصَمَّ ، وَيُعَلِّمُكَ فُنُوْنَ الْعُلُوْمِ وَاَنْتَ تَنْكُصُ عَلَى الْعَقِبَيْنِ عَمَّا حَكَمَ وَسَلَّطَ عَلَيْكَ مُعَقِّبَاتٍ يُّحَرِّسُوْنَكَ مِنْ م بَلَآءٍ اَلَمٍ وَاَنْتَ لَاتَحْمِىْ نَفْسَكَ عَنْ حِمَاهُ وَهُوَ الْمُحَرَّمُ ، اِبْنَ اٰدَمَ لَوِاخْتَلَّ عِرْقٌ مِنْ عُرُوْقِكَ فَتَقْعُدُ كَلَحْمٍ عَلٰى وَضَمٍ ، وَاِنْ زَالَتْ

كَـرِيْـمَتَـاكَ فَتَخْبِطُ مَحْصُوْراً فِیْ غَايَةِ الْاَلَمِ فَاَنْتَ مُفْتَقِرٌ اِلَى اللّٰهِ مِـنَ الـرَّأْسِ اِلَـى الْـقَـدَمِ ، فَبِـمَ تَـفْتَـخِـرُ وَتَرْفُلُ فِیْ سُوْقِ الْهَضَمِ ، اَلسَّـعِيْـدُ مَـنِ اِعْتَـرَفَ بِـالْـقُصُوْرِ وَتَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَنَدَّمَ ، وَبَذَلَ نَـفْسَـهٗ وَمَـالَـهٗ فِـیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ ، وَالشَّقِیُّ مَنِ اغْتَرَّ بِزَخَارِفِ الـدُّنْيَـا وَلَـمْ يُبَـالِ مِـنَ الْـكَبَـائِرِ وَاللَّمَمِ ، وَفَعَلَ مَا فَعَلَ رِيَآءً لِلنَّاسِ وَعَـلٰـى نَفْسِهٖ ظَلَمَ ، عِبَادَ اللّٰهِ سَيَنْصَرِمُ شَعْبَانُ وَسَيُظِلُّكُمْ شَهْرُ اللّٰهِ الْـمُـعَظَّمُ ، شَهْرٌ يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، فَبَادِرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِلٰى قِرَا ءَ ةِ الْقُرْآنِ وَالدُّعَآءِ بِالسَّدَمِ ، وَكُفُّوْا نُفُوْسَكُمْ عَـنِ الْمُحَرَّمِ ، وَنَقُّوْا اَبْدَانَكُمْ بِصِيَامِ شَعْبَانَ لِصِيَامِ رَمَضَانَ الْمُعَظَّمِ رُوِیَ فِـیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهٗ قَالَ : ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَـلٰـیٓ اَذًی يَّسْـمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)) صَـدَقَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ تَفَقَّهَ فِیْ الدِّيْنِ وَعَـلَّمَ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَايُنْثَرُ وَيُنْظَمُ كَلَامُ الـلّٰـهِ الْعَزِيْزِ الْاَحْكَمِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ ۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِيْزُ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِشَهْرِ رَمَضَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يَتَضَوَّعُ مِنْ نَّفَاحَاتِ ذِكْرِهِ الْاَذْهَانُ ، وَيَتَفَوَّحُ مِنْ فَوْحَاتِ تَكَرُّرِهٖ مَشَامُ الْجَنَانِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا اَمْطَرَ سَحَابَ سَيْبِهٖ عَلٰى قَاصٍ وَّدَانٍ ، وَاَسْكَبَ عَلٰى مَاطَابَ شَابِيْبَ الْغُفْرَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَجْلُوْا صُدَآءَ الْجَنَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ يَتَعَطَّرُ مَطَافُهٗ بِتَارُّجِ عَرْفِ عَرْقِهِ الْجُمَانِ ، وَيَلْتَمِعُ مِنْ اَسَارِيْرِ جَبِيْنِهٖ وَمِيْضُ الْهِدَايَةِ وَ الْاِيْمَانِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ قُصَارٰى اَمْرِهِمْ رِضَى الرَّحْمٰنِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْاِخْوَانِ ، قَدِانْقَرَضَ عَآمَّةُ اَعْمَارِكُمْ وَيَتَجَدَّدُ الْاَزْمَانُ ، وَيَقْذِفُكُمْ شَهْرٌ اِلٰى شَهْرٍ حَتّٰى اٰنَ سَيِّدُ الشُّهُوْرِ رَمَضَانُ ، وَاَنْتُمْ تُسَوِّفُوْنَ فِىْ الْمَزَاوِدِ بِلَيْتَ وَلَعَلَّ وَتَخْبِطُوْنَ فِىْ غَيَاهِبِ الْعِصْيَانِ ،

وتُـمَـرِّغُـوْنَ عَـلٰـى تُرْبِ الْهَوَآءِ وَالطُّغْيَانِ ، اَلاَ اِنَّ شَهْرَكُمْ هٰذَا شَهْـرٌ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجِنَانِ ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ ، وَفِيْهِ لَيْـلٌ خَيْـرٌ مِّـنْ اَلْفِ شَهْـرٍ تَتَعَـاوَرُ فِيْـهِ الْـمَلَآئِكَةُ بِـالـرَّحْمَةِ وَالـرِّضْـوَانِ ، وَيُـنَـادِىْ مُـنَـادٍ فِيْهِ يَا بَاغِىَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَيَا بَاغِىَ الْـخَيْرِ اَقْبِلْ عَلَى الْاِحْسَانِ ، وَمَنْ صَامَ نَهَارَهٗ وَقَامَ لَيْلَهٗ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْعِصْيَانِ ، فَالشَّقِىُّ مَنْ اَضَلَّهٗ وَهُوَ مَحْرُوْمٌ عَنِ الْغُفْرَانِ وَسَعٰى فِىْ الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا فَوَاللّٰهِ لَا يَغْفَلُ الدَّيَّانُ ، لَا تُهْمِلْ يَا اِنْسَانُ ، بَلْ سَيُوْضَعُ لَكَ الْمِيْزَانُ ، وَكَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ، رُوِىَ فِىْ الْـخَبَـرِ عَـنِ الـنَّبِـىِّ الـصَّـادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّـهٗ قَالَ : ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَـاطِيْـنُ)) صَـدَقَ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّـاكُمْ مِّمَّنِ اسْتَكَانَ ، وَبَآءَ بِرَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ الْمَنَّانِ ، اِنَّ اَحْسَنَ الْـكَلَامِ يُنَوِّرُ الْجَنَانَ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحْمٰنِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْـطَـانِ الـرَّجِيْـمِ ﴿ يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّةُ لِشَهْرِ رَمَضَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَسْجُوْدِ الْمَلآئِكَةِ فِىْ السَّمَآءِ ، وَمَعْبُوْدِ مَا فِىْ صَخْرَةٍ صَمَّآءَ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ تَجَلَّتْ اٰيَاتُهٗ فِىْ الْاَنْفُسِ وَالْاَرْجَآءِ، وَتَكَثَّرَتْ اٰثَارُ صِفَاتِهٖ فِىْ كُلِّ اَنْحَآءٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مُتَهَلِّلُ الْوَجْهِ مُلْتَمَعُ الضِّيَآءِ خَاتَمُ فَصِّ الرِّسَالَةِ وَالْاِصْطِفَآءِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ نُجُوْمُ الْمِلَّةِ الْغَرَّآءِ ، مَاطَارَ طَآئِرٌ فِىْ الْهَوَآءِ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْاَخِلَّآءِ، قَدْ غَشِيَكُمْ شَهْرٌ تَتَضَاعَفُ فِيْهِ اُجُوْرُ الْحَسَنَاتِ بِلَا اِمْتِرَآءٍ ، وَتَتَنَاثَرُ فِيْهِ الْاٰثَامُ كَتَسَاقُطِ اَوْرَاقِ شَجَرَةٍ صَفْرَآءَ ، فَهَلْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ فِىْ السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ ، وَكَسَّرَ سَوْرَةَ نَفْسِهٖ بِا لصِّيَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَهَلْ مِنْكُمْ مَنِ اسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ بِا لضَّرَاعَةِ وَالْبُكَاءِ ، وَاجْتَنَبَ عَنِ الرَّفَثِ وَالْفُسُوْقِ وَالْفَحْشَآءِ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَجْوَدَ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ فِىْ هٰذَا الشَّهْرِ الْمَحْفُوْفِ بِا لْبَهَاءِ ،

وَيُدَارِسُهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ سَآئِرَ الْقُرْآنِ فِيْهِ بِلَا اِرْتِيَآءٍ ، فَمَنْ يَتْلُوْا تِلْوَهٗ فِىْ هٰذِهِ السُّنَّةِ السَّمْحَآءِ ، وَيَقْفُوْا اِثْرَهٗ فِىْ جَوَازِ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ الْبَيْضَآءِ ، فَقَدْ فَازَ فِى الْاٰخِرَةِ بِمَنَاصِبَ وَمَرَاتِبَ عُلْيَآءِ ، وَجَنَّبَ نَفْسَهٗ الدَّاهِيَةَ الدَّهْيَآءَ ، وَمَا اَدْرٰكَ مَاالدَّاهِيَةُ الدَّهْيَآءُ ، يَوْمَ تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَاَبْصَارُ الْكُبَرَآءِ ، وَتَرَجْرَجُ فِيْهِ اَقْدَامُ فُحُوْلِ الْعُقَلَآءِ ، هُنَالِكَ لَا يَنْجُوْ مِنْ اَزْمَتِهَا اِلَّا مَنْ اَتٰى بِمَحَاسِنِ اٰلَاتِ الْاِتِّقَآءِ ، فَاتَّقُوْا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ فِىْ شِدَّةٍ وَّ رَخَآءٍ ، وَتَعَاهَدُوْا عَلَى الصَّوْمِ وَالتَّجَنُّبِ عَنِ الْهَوَآءِ ، وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ ذَاتِ الْبَلَآءِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِىْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، عِبَادَاللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنَ الْاَتْقِيَآءِ الْاَصْفِيَاءِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الطُّلَحَآءِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يَجْلُوْا الْقُلُوْبَ عَنِ الْغَوَايَةِ السَّوْدَاءِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الَّذِىْ اَفْحَمَ مَصَاقِعَ الْخُطَبَآءِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهۡرِ رَمَضَان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَبۡدَعَ الۡاِنۡسَانَ فِیۡ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ، وَاَعۡطَاهُ قُوَّةً قَوِيَّةً لِّلتَّهۡذِيۡبِ وَالتَّنۡظِيۡمِ فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَحَاطَ كُلَّ شَیۡءٍ نَعِيۡمُهُ الۡعَمِيۡمُ ، وَفَضَّلَ بَعۡضَهٗ عَلٰی بَعۡضٍ بِلُطۡفِهِ الۡوَسِيۡمِ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ذُوۡالۡقَلۡبِ الرَّحِيۡمِ ، وَذُوۡا الشَّفَاعَةِ يَوۡمَ تَقَطَّعَتۡ اَسۡبَابُ الۡمَوَدَّةِ بَيۡنَ الۡحَمِيۡمِ وَالۡحَمِيۡمِ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا هَبَّ النَّسِيۡمُ ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ قَاوَمُوۡا كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ ، اَمَّا بَعۡدُ! فَيَا مَعۡشَرَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ هٰذَا شَهۡرُ الۡمُوَاسَاةِ بِالۡفَقِيۡرِ وَالۡيَتِيۡمِ ، وَشَهۡرُ الصَّبۡرِ وَثَوَابُهٗ جَنّٰتُ النَّعِيۡمِ ، وَشَهۡرٌ يُّزَادُ فِيۡهِ رِزۡقُ الۡمُؤۡمِنِ الۡكَرِيۡمِ ، مَنۡ فَطَّرَ فِيۡهِ صَائِماً كَانَ لَهٗ مَغۡفِرَةٌ وَعِتۡقٌ مِّنۡ عَذَابِ الۡجَحِيۡمِ ، وَكَانَ لَهٗ اَجۡرُهٗ مِنۡ غَيۡرِ اَنۡ يَّنۡقُصَ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ ، وَجَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرۡضاً عَلٰی

كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ ، وَمَنْ صَامَ نَهَارَهُ وَقَامَ لَيْلَهُ غُفِرَ لَهُ مَا فَرَطَ مِنْهُ مِنَ الذَّنْبِ الْحَدِيْثِ وَالْقَدِيْمِ ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ وَجْهِ رَبِّهِ الرَّحِيْمِ ، وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ الرِّيْحِ الْمِسْكِ الشَّمِيْمِ ، فَلَا يَغُرَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الْحَظِّ الْجَسِيْمِ ، وَلَا يَخْلِبَنَّكُمْ عَنِ اقْتِنَآءِ مِثْلِ هٰذَا الْفَضْلِ الْعَمِيْمِ ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ' اَنَّهُ قَالَ : ((الصِّيَامُ وَالْقُرآنُ يَشْفَعَانِ ' يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيَشْفَعَانِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا لِلّٰهُ تَعَالىٰ وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ سَعٰى عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يُتْلٰى بِالتَّرْتِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضاً اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهْرِ رَمَضَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ شَامِخَاتٍ ، وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فُرَاتاً وَّ اَخْرَجَ بِهٖ اَنْوَاعَ الثَّمَرَاتِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَانَوَّرَ قُلُوْبَنَا مِنْ اَشِعَّةِ اللَّمْعَاتِ ، وَهَدَانَا اِلٰى طَرِيْقِ الْفَلَاحِ وَالنَّجَاةِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ جَآءَتْ لِدَعْوَتِهِ الشَّجَرَةُ لِقَضَآءِ الْحَاجَاتِ ، وَنُكِسَتْ عَلٰى رُؤُسِهَا اَصْنَامُ الْغُوَاةِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرجُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّهِمْ فِىْ الْعَشِيِّ وَالْغَدَاةِ ، مَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ الْعَاصِفَاتُ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، قَدْ اٰذَنَ شَهْرُكُمْ هٰذَا بِالْاِنْقِضَآءِ وَالْاِنْصِلَاتِ ، وَقَدْجَآءَ اٰخِرُهٗ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ مُكْتَنِفَةٌ م بِالْبَرَكَاتِ ، وَفِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ مِنْ رَّبِّ الْبَرِيَّاتِ ، وَتَنَزَّلُ الْمَلآئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَآ اِلَى الْغَدَاةِ ، وَيَنْزِلُ جِبْرِيْلُ فِىْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ بِالْاَنْوَارِ وَالْفُيُوْضَاتِ ، وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَآئِمٍ اَوْقَاعِدٍ يَذْكُرُاللّٰهَ بِالْاِخْبَاتِ ، وَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ

بِهِمَا فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِهِ الْغُزَاةِ ، فَقَالَ : خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِهَا فَتَلَاحَيَا فَكَانَتْ مِنَ الْمُبْهَمَاتِ ، وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْراً لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِيْ الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ بِالطَّاعَاتِ ، وَاَبُوْ الْمُنْذِرِ قَدْ اَذْعَنَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ بِالْعَلَامَاتِ الَّتِىْ اُخْبِرَ بِهَا اَنَّهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ بِلَا لَمْعَاتٍ ، عِبَادَ اللّٰهِ ' فَشَمِّرُوْا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ لِلْاِعْتِكَافِ فِيْ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنَ الْعَشَرَاتِ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْهَا حَتّٰى نَالَهُ الْوَفَاتُ وَاعْتَكَفَ بَعْدَهٗ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَاتٌ ، وَرَدَ فِيْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اَلْمُعْتَكِفُ يَعْتَكِفُ السَّيِّئَاتِ ' وَيُجْزٰى لَهُ الْحَسَنَاتُ ' كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ كَسَّرَ بِا لصِّيَامِ شَهَوَاتٍ ، وَاعْتَكَفَ عَنْ سَآئِرِ السَّيِّئَاتِ الْمُوبِقَاتِ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يَّجْلُوْا الْغَوَايَاتِ ، كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الصِّفَاتِ ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ' وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ' لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ' تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ' سَلَامٌ ' هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ رَمَضَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخاً لَايَبْغِيَانِ فَسُبْحَانَ الَّذِىْ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَأْنٍ ، وَلَا تُحْصٰى تَعَاجِيْبُهٗ وَلَوْ تَعَاهَدَ الثَّقَلَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَجْلُوْا الْغَيَاهِبَ عَنِ الْجَنَانِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ وُلْدِ عَدْنَانٍ ، اَلَّذِىْ نَسَخَ مِلَّتُهٗ سَآئِرَ الْاَدْيَانِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ فِىْ الْبَوَادِىْ وَالْعِمْرَانِ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ مَفَاتِيْحِ النُّصْرَةِ اِذَا مَا الشَّرُّ عُرْيَانٌ ، اَمَّا بَعْدُ! اِنَّ اللّٰهَ زَيَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ ، اَلَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ، هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ، وَزَيَّنَهٗ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِىْ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ بِلَاكِتْمَانٍ ، اَلَآ اِنَّهٗ كَادَ اَنْ يَّنْسَلِخَ عَنْ قَرِيْبٍ مِّنَ الزَّمَانِ ، وَعَسٰىٓ اَنْ يَتْرُكَكُمْ فِىْ مَهَامِهِ الْفِرَاقِ وَالْهِجْرَانِ ..... فَالرَّزِيَّةُ كُلُّ الرَّزِيَّةِ لِمَنْ اَصَابَهٗ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ اَوْزَارُ الْعِصْيَانِ ، وَاَضَلَّهٗ وَهُوَ يُمَرِّغُ عَلٰى تُرْبِ الْبُغْيِ وَالْعُدْوَانِ...... وَالْفَوْزُ كُلُّ الْفَوْزِ لِمَنْ سَبَقَ فِىْ مِضْمَارِ الْاِحْسَانِ ، فَتَوَشَّحَ بِحُلِيِّ .... خَيْرَاتٍ حِسَانٍ وَتَزَيَّنَ بِوِشَاحِ الْجُوْدِ وَالْاِمْتِنَانِ ، وَمَالِلْعُيُوْنِ اَنْ

تَسۡكُبَ وَلِلۡقُلُوۡبِ اَنۡ تَخۡشَعَ وَقَدۡ جَدَّ الۡبَيۡنُ لِشَهۡرِ رَمَضَانَ ، وَهُوَ شَهۡرٌ صَوۡمُ نَهَارِهٖ جُنَّةٌ مِّنَ النِّيۡرَانِ، وَقِيَامُ لَيۡلِهٖ رَحۡمَةٌ وَ غُفۡرَانٌ .... شَهۡرٌ يَجۡزِىۡ بِصِيَامِهِ الۡمَلِكُ الدَّيَّانُ ، وَتُصَفَّدُ فِيۡهِ الۡمَرَدَةُ مِنَ الۡجِنِّ وَالشَّيۡطَانِ......... شَهۡرٌ اِذَا جَاءَ هَبَّتۡ رِيۡحٌ مِنۡ تَحۡتِ عَرۡشِ الرَّحۡمٰنِ، فَتُصَفِّقُ حِلَقَ الۡمَصَارِيۡعِ وَاَوۡرَاقِ اَشۡجَارِ الۡجِنَانِ ، فَتَبۡرُزُ الۡحُوۡرُ الۡعِيۡنُ فَيَقُلۡنَ يَا حَنَّانُ اِجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ عِبَادِكَ اَزۡوَاجاً تَقَرُّبِهِمُ الۡعَيۡنَانِ .... شَهۡرٌ لِلصَّائِمِ فِيۡهِ فَرۡحَتَانِ فَرۡحَةٌ عِنۡدَ فِطۡرِهٖ وَفَرۡحَةٌ عِنۡدَ لِقَآءِ الرَّحۡمٰنِ ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ فِىۡ كُلِّ يَوۡمٍ مِّنۡهُ مِنَ النِّيۡرَانِ.......... اَلاَ فَوَدِّعُوۡا شَهۡرَكُمۡ هٰذَا بِالۡاِسۡتِغۡفَارِ عَنِ الذُّنُوۡبِ وَالۡعَيۡنَانِ تَدۡمَعَانِ ، وَالتَّبَتُّلِ اِلَى اللّٰهِ فِىۡ كُلِّ اٰنٍ فَاِنَّهٗ كَضَيۡفٍ طَارِقٍ اَوۡحَبِيۡبٍ يَّفۡتَرِقُ عَنۡ صَبٍّ حَيۡرَانٍ ، رُوِىَ فِى الۡخَبَرِ عَنۡ سَيِّدِ الۡاِنۡسِ وَالۡجَآنِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((كُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الۡحَسَنَةُ بِعَشۡرِ اَمۡثَالِهَا اِلٰى سَبۡعِ مِاَةِ ضِعۡفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلّا الصَّوۡمُ فَاِنَّهٗ لِىۡ وَاَنَا اَجۡزِىۡ بِهٖ يَدَ عُ شَهۡوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنۡ اَجۡلِىۡ)) صَدَقَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمۡ مِّمَّنۡ دَخَلَ الرَّيَّانَ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمۡ مَّصَارِعَ اَهۡلِ الطُّغۡيَانِ ، اِنَّ اَحۡسَنَ كَلامٍ يَّجُوۡلُ بِهٖ اللِّسَانُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡمَنَّانِ ، اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ ﴿ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِشَهْرِ شَوَّال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ ، وَمُدَبِّرِ الْاَمْرِ بَيْنَهُمَا بِنَظْمٍ مَّتِيْنٍ ، فَسُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ، وَبِکَ نَعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ وَيَشِيْنُ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، اَلَذِیْ دَمَغَ هَوَاجِسَ خُزَعْبِيْلَاتِ الْمُشْرِکِيْنَ، صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدِ ارْتَحَلَ شَهْرٌ رَبِحَتْ فِيْهِ تِجَارَةُ الصَّائِمِيْنَ ، وَنَمَتْ فِيْهِ اَضْعَافاً كَثِيْرَةً بِضَاعَةُ الْمُعْتَكِفِيْنَ ، وَاَيْنَعَتْ ثَمَرَاتُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ قَانِتِيْنَ ، وَقَدْخَسِرَتْ صَفْقَةُ ثُلَّةٍ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ، اَلْمُفْطِرِيْنَ بِلَا عُذْرٍ غَيْرِ الْمُعْتَكِفِيْنَ ، اَلْمُعْرِضِيْنَ صَفْحاً عَنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمُبِيْنِ ، وَقَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرُ شَوَّالٍ مَّنْ صَامَ فِيْهِ سِتّاً

فَكَانَّمَا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ بِالْيَقِيْنِ ، وَهُوَ اَوَّلُ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَعَظِّمُوْهُ رُكَّعاً لِّلّٰهِ سَاجِدِيْنَ ، وَقَدِّمُوْا فِيْهِ مَا يُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ مُّهِيْنٍ ، وَتَاَهَبُّوْا فِيْهِ مَا يُصْعِدُكُمْ اِلٰى اَقصٰى مَعَارِجِ الْفَضْلِ يَوْمَ الدِيْنِ ، فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ نَابِهَةٌ جَدِيْرٌ اَنْ يُّرْجٰى فِيْهَا رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ قَمِيْنٌ اَنْ يُّقْتَفٰى فِيْهَا اٰثَارُ الْاَتْقِيَآءِ الصَّالِحِيْنَ ، وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسَوِّفَ فِيْهِ كَالْمُرْتَابِيْنَ ، فَلَعَلَّ الْحَيٰوةَ لَاتُصَاعِدُكُمْ لِاِقْتِنَآءِ بَرَكَاتِ هٰذَا الزَّمَانِ الثَّمِيْنِ ، وَعَسٰى الْمَنِيَّةُ اَنْ تُفَاجِئَ فَتُفَارِقَكُمْ عَنِ الْاَصْدِقَآءِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ، فَيَتَاَسَّفُوْنَ عَلٰى مَا تَرَكْتُمْ بِا لْبُكَاءِ وَالْاَنِيْنِ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ ، اَنَّهُ قَال : ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الظَّالِمِيْنَ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يُّنْسَجُ بِنَظْمٍ مَّتِيْنٍ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُعِيْنِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْراً وَّاَعْظَمُ اَجْراً ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِشَهْرِ شَوَّال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ جَلَّتْ اٰيَاتُهٗ مِنْ اَنْ يُّقْضٰى ، وَعَلَتْ شُيُوْنُهٗ مِنْ اَنْ يُّحْصٰى ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ خَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَسَوّٰى ، وَمَيَّزَ نَوْعَ الْاِنْسَانِ مِنْ بَيْنِهِمْ بِا لشَّرَفِ وَالْعُلٰى ، وَنَشْهَدُ اَلَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ اَعْلَا عَلَمَ الْهِدَايَةِ بَعْدَ مَا خَوٰى ، وَاَحْيَا رَسْمَ السَّدَادِ بَعْدَ مَا بَلٰى ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَصَابِيْحِ الدُّجٰى، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَآ اُولِى النُّهٰى ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ سَبِيْلاً اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْاَقْوٰى ، فَلْيَتَزَوَّدْ وَخَيْرُ زَادِ التَّقْوٰى ، وَلْيَشُدِّ الرَّحِيْلَ لِيَنَالَ السَّعَادَةَ الْقُصْوٰى ، فَاِنَّهٗ سَيُظِلُّكُمْ مَوْسِمُ الْحَجِّ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ عَنْهُ دَوَاعِى الْهَوٰى ، وَلَا يَمْنَعَنَّكُمْ عَنْهُ التَّوَالِى وَالتَّكَاسُلُ فَيُحِيْطَكُمُ التَّوٰى ، وَتَحْرُمُوْا مِنْ اِقْتِنَآءِ اَطَآئِبِ الْبَرَكَاتِ وَالْحَسَنَاتِ الْعُظْمٰى ، وَلَيْتَ شِعْرِىْ مَآاَدْرٰكُمْ

اَنْ يَّتْرُكَكُمُ الْمَنِيَّةُ سُدًى ، وَتُطِيْلُ طِيْلَ اَعْمَارِكُمْ فِيْ هٰذِهِ النَّشْأَةِ الْاُوْلٰى ، اَلَا فَشُدُّوْا الرِّحَالَ اِلَى الْحَجِّ وَلَا تُسَوِّفُوْهُ مِنْ سَنَةٍ اِلٰى سَنَةٍ اُخْرٰى ، وَلَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى ، فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ الْهُدٰى ، وَمَنْ ضَلَّ عَنْهُ فَيَكُوْنُ عُرْضَةً لِمَصَآئِبَ تَتْرٰى ، وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ فِيْ السِّرِّ وَاَخْفٰى ، وَحَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ، وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى وَاِيَّاكُمْ ثُمَّ اِيَّاكُمْ عَنِ الْكِذْبِ وَالنَّمِيْمَةِ وَاَكْلِ لُحُوْمِ الْمَوْتٰى ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ وَالتَّوَكُّلِ وَالزُّهْدِ عَنِ الدُّنْيَا ، رُوِيَ فِيْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْوَرٰى ، اَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ مَّلَكَ زَاداً وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اتَّقٰى ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ مَنْ غَوٰى ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يُّتْلٰى كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعْلٰى، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ط وَاتَّقُوْنِ يٰاُوْلِى الْاَلْبَابِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهْرِ شَوَّال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْدِءِ وَالْمُعِيْدِ ، اَلَّذِىْ يَفْعَلُ مَايَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَاهَدٰنَا اِلٰى شَرِيْعَةِ التَّوْحِيْدِ ، وَوَفَّقَنَالِاِجْتِنَآءِ جَنَى التَّحْمِيْدِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ جَآءَ نَا بِالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ ، وَقَصَمَ ظُهُوْرَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيْدِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِى اللّٰهِ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ، اَمّا بَعْدُ ! فَيَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّ اللّٰهَ اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ، وَلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ مِّنْ قَرِيْبٍ وَّبَعِيْدٍ ، فَخَلِّ نَفْسَكَ عَنِ الْهَوَاجِسِ وَتَبَتَّلْ اِلٰى مَايُفِيْدُ ، وَلَا تَعْدُعَيْنَاكَ اِلٰى مَا يُبِيْدُ ، وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحاً ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَخُوْرٍ عَنِيْدٍ ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَنْ كَانَ مُتْرِفاً ذَا قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ، اِذَا اخْتَالَ فَاَلْقَاهُ فِى الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ، وَخَالِفْ

نَفْسَکَ فِیْ مَا تُرِیْدُ فَاِنَّهَا لَاَمَّارَةٌ تُفْضِیْکَ اِلٰی اَمْرٍ غَیْرِ رَشِیْدٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ مَنْصُوْبًا م بَیْنَ عَیْنَیْکَ فَاِنَّهٗ یُبْعِدُکَ عَنِ الدُّنْیَا غَایَةَ التَّبْعِیْدِ، وَ یُزِیْلُ عَنْ قَلْبِکَ اَمَلاً غَیْرَ مُتَاصِّلٍ غَیْرَ سَدِیْدٍ، اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْ اسْتَطَاعَ سَبِیْلاً اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ الْمَجِیْدِ، اَنْ یَّشُدَّ اِلَیْهِ الرِّحَالَ بِشَوْقٍ مَّزِیْدٍ، لِیَحُجَّ الْبَیْتَ وَیُحْرِزَ ثَوَاباً غَیْرَ عَدِیْدٍ، وَیَرُوْحَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ الطَّیِّبَةِ لِزِیَارَةِ رَوْضَةِ سَیِّدِ الْاَحْرَارِ وَالْعَبِیْدِ، اِبْنَ اٰدَمَ اِغْتَنِمْ مَابَقِیَ مِنَ الْحَیٰوةِ بِعَمَلٍ مُّفِیْدٍ، فَاِنَّ الْحِمَامَ عَلَیْکَ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ، فَاِذَ یَسْطُوْا عَلَیْکَ فَمَا کُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ، رُوِیَ فِیْ ا لْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْت)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، عِبَادَ اللّٰهِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ عَلَی التَّوْحِیْدِ، وَوَقٰنَا وَاِیَّاکُمْ وَسَاوِسَ الشَّیْطَانِ الْبَرِیْدِ، اِنَّ اَحْسَنَ کَلَامٍ یُتْلٰی بِالتَّجْوِیْدِ، کَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ﴿ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحاً ط اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلاً ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الرَّابِعَةُ لِشَهۡرِ شَوَّال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ اَحَدٌ ضِدًّا وَّلَا نِدًّا ، نَحۡمَدُهٗ عَلٰی اَنۡ جَعَلَ لَنَا الۡاَرۡضَ مَهۡداً ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَ نَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِیۡ اُسۡرِیَ اِلٰی عَالَمِ الۡقُدۡسِ مُتَفَرِّداً ، وَرَاٰی فِیۡهِ مَا خَفِیَ وَ مَا بَدَا ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَادَامَتِ الۡاَرۡضُ طُهُوۡراً وَّمَسۡجِداً ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیَاماً وَّرُکَّعاً وَّسُجَّداً ، اَمَّا بَعۡدُ ! فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ فَسَوّٰکُمۡ وَهَدٰی ، وَنَعَّمَکُمۡ وَاَکۡرَمَکُمۡ وَلَنۡ یَّتۡرُکَکُمۡ سُدًی ، اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّکُمۡ خُلِقۡتُمۡ لِلۡاِطَاعَةِ وَالۡعِبَادَةِ وَالۡاِهۡتِدَآءِ ، وَاَخَذَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکُمۡ مِیۡثَاقاً وَّعَهۡداً فَمَا لَکُمۡ تَحُوۡمُوۡنَ فِیۡ مَفَاوِزِ الۡعِصۡیَانِ وَالطُّغۡیَانِ وَالرِّدٰی ، وَاٰثَرۡتُمۡ

الْـحَيٰـوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ فَتَفْعَلُوْنَ مَا بَدَا ، وَنَسِيْتُمْ مَا وَعَدْتُّمْ وَتَـرَكْتُـمْ مَّـا هُـدٰى ، اَمَـا وَاللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّى ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّـكُـمْ لَتُـحْشَـرُنَّ اِلَيْـهِ فُرَادٰى ، فَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ يُـحْشَـرُوْنَ اِلَيْـهِ وَفْـداً ، وَيَـدْخُلُوْنَ فِىْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَـارُ خٰـلِـدِيْـنَ فِيْهَـا اَبَـداً ، وَمَنْ عَصٰهُمَا يُسَاقُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْداً ، تَنَبَّهْ اِبْنَ اٰدَمَ عَنْ نَّوْمِ الْغَفْلَةِ وَسِنَةِالرَّدٰى ، وَكُنْ فِىْ الدُّنْيَا كَـاَنَّكَ غَـرِيْـبٌ اَوْعَـابِـرُ سَبِيْلٍ وَمُتَعَبِّداً ، وَجَاهِدْ نَفْسَكَ فِىْ طَاعَةِ اللّٰهِ كَالْعِدٰى ، رُوِىَ فِىْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ اَنَّهٗ قَـالَ : ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلَ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)) صَدَقَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ، جَـعَـلَـنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اهْتَدٰى ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ مَنْ تَرَدّٰى ، اِنَّ اَبْلَغَ كَلَامٍ يَّجْلُوْا فُؤَاداً ، كَلَامُ اللّٰهِ الَّـذِىْ كَـانَ اَحَـداً صَـمَداً ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَالَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اُوْلٰئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْخَامِسَةُ لِشَهْرِ شَوَّال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيْمِ الْخَبِيْرِ ، اَلْمُتْقِنِ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلا مُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ ، فَسُبْحَانَ الَّذِىْ حِكْمَتُهٗ بَالِغَةٌ وَّ وَعِلْمُهٗ غَزِيْرٌ ، وَنِعْمُهٗ وَاصِلَةٌ اِلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ هَدَانَا بِكِتَابٍ مُّنِيْرٍ ، وَدَعَانَا اِلَى اللّٰهِ بِالتَّحْذِيْرِ وَالتَّبْشِيْرِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا دَامَ الطَّيْرُ يَطِيْرُ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا ابْنَ اٰدَمَ حَاسِبْ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبَ بِالنَّقِيْرِ وَالْقِطْمِيْرِ ، وَتَدَارَكْ مَاجَنَتْ يَدٰكَ مِنَ الْعِصْيَانِ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ ، فَاِنَّ الْحِسَابَ عَصِيْبٌ وَّالْحَسِيْبَ بَصِيْرٌ ، وَهَيِّئْ لِنَفْسِكَ اُهْبَةً لِّلسَّفَرِ الْعَسِيْرِ ، اَمَا يُغْنِيْكَ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ عَنِ النَّذِيْرِ ، كَيْفَ لَا! فَاِنَّهٗ كَسَّرَ سَوْرَةَ كُلِّ جَبَّارٍ مُّتَّكِئًا عَلَى السَّرِيْرِ ، وَاَقْبَرَ كُلَّ مُتَكَبِّرٍ مُّخْتَالٍ رَّافِلٍ فِىْ حُلَّةِ الْحَرِيْرِ ، وَحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهِيْهِ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ ، وَتَرَّبَهٗ كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ مَذْكُوْراً عَلٰى اَدِيْمِ الْاَرْضِ الْمُسْتَطِيْرِ ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّ

فِـیْ ذٰلِکَ لَـعِبْـرَـةً لِّلـرَّجُـلِ الْبَـصِیْـرِ ، حَـذَارِ ابْـنَ اٰدَمَ حَـذَارِ عَـمَّـا یُـوْصِـلُکَ اِلٰـی کُـرُبَـاتِ السَّـعِیْـرِ ، وَیُقْذِفُکَ اِلٰی مَکَـانٍ مَّـالِسُـکَّـانِـهٖ اِلَّا شَهِیْقٌ وَّ زَفِیْرٌ ، وَالنَّجا اَلنَّجا وَاکْسِبْ مَا یُنْجِیْکَ مِنْ عَذَابٍ وَّ یُجِیْرُ ، وَیُفْضِیْکَ اِلٰی مُشَا هَدَةِ سُبُحَاتِ وَجْهِ اللّٰهِ الْـقَـدِیْـرِ ، مِنْ تَفْکِیْکِ رَقَبَةٍ وَّمُوَاسَاةِ یَتِیْمٍ وَّاَسِیْرٍ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اٰنَـآءَ الـلَّیْـلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَفِیْ حَرِّ الظَّهِیْرِ ، وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَحِجِّ الْبَیْـتِ الْـمُسْتَـنِیْرِ ، وَتَرْطِیْبِ الْقُلُوْبِ بِذِکْرِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ ، وَتَـنْـفِیْـسِ کُـرُبَةٍ مِّـنْ مُّـخْتَبِـطٍ فَـقِیْـرٍ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ الـصَّـادِقِ الْاَبَـرِّ اَنَّـهٗ قَـالَ : ((مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَـاجَتِـهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرُبَاتِ یَـوْمِ الْـقِیٰـمَةِ)) صَـدَقَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ مِّمَّنِ اتَّقٰی عَنِ التَّقْتِیْرِ وَالتَّبْذِیْرِ ، اِنَّ اَحْسَنَ کَلَامٍ یُقْرَأُ بِا لتَّرْتِیْلِ وَ التَّوْقِیْرِ کَلَامُ الـلّٰـهِ الـعَـزِیْزِ الْخَبِیْرِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ﴿ فَلَا اقْتَـحَـمَ الْعَقَبَةَ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْعَقَبَةُ ط فَکُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْـعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَّتِیْماً ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴾

اَلۡخُطۡبَةُ الۡاُوۡلٰى لِشَهۡرِ ذِىۡ الۡقَعۡدَةِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡمُتَعَالِ ، اَلَّذِىۡ بَيَّنَ الۡحَرَام وَ الۡحَلَالَ ، فَسُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ مَالَنَا مِنۡ دُوۡنِكَ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا وَالٍ ، نَسۡتَغۡفِرُكَ مِنَ الذُّنُوۡبِ فِىۡ الۡبُكُوۡرِ وَالۡاٰصَالِ ، وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهُ الَّذِىۡ اسۡتَبَانَتۡ بِهٖ نَحۡدَ الۡهِدَايَةِ وَالضَّلَالِ وَوَعَدَ مَنۡ هُوَ مُهۡتَدٍ وَّاَوۡعَدَ مَنۡ هُوَ ضَالٌّ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَا تَعَاقَبَ اللَّيَالِى ، وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحۡبِهِ الَّذِيۡنَ صَعِدُوۡا مَعَارِجَ الۡحَقِّ وَالۡكَمَالِ ، اَمَّا بَعۡدُ ! فَيَا مَعۡشَرَ الرِّجَالِ ، مَا هٰذَا الۡقِيۡلُ وَالۡقَالُ ، وَمَا هٰذَا التَّهَاوُنُ فِىۡ اقۡتِرَافِ الۡاَعۡمَالِ ، اِنَّكُمۡ صَرَفۡتُمۡ عَامَّةَ الۡاَعۡمَارِ فِىۡ الۡفُكَاهَةِ وَالۡاِخۡتِيَالِ ، وَاَخَّرۡتُمۡ اِلَى الۡاٰنِ تَحۡصِيۡلَ مَطَآئِبِ الۡاَفۡعَالِ ، وَكَادَ اَنۡ تَنۡسَلِخَ بَقِيَّتُهَا وَاَنۡتُمۡ تَغۡتَرِبُوۡنَ صِفۡرَ الۡيَدَيۡنِ عَلٰى غَارِبِ التَّرۡحَالِ ، فَبَادِرُوۡا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِلَى الۡبِرِّ فِىۡ

جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ، وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ عَنِ الْخَطَايَا بِالْاِسْتِكَانَةِ وَالْاِبْتِهَالِ ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَسْتَشْرِفُ عَلَيْنَا بِاَلْطَافٍ وَّ اَفْضَالٍ ، وَيُدْخِلُنَا وَاِيَّاكُمْ جَنَّاتٍ مُّحَلَّاةً بِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَمَا خَطَرَ عَلَى الْبَالِ ، وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَيُضِلَّكُمْ عَنْ سَبِيْلِ الْاِعْتِدَالِ ، وَيُنْزِلَكُمْ مَوَارِدَ الْخَبَالِ وَالنَّكَالِ ، وَلَيْتَ شِعْرِىْ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّسْتَطِيْعُوْنَ الذَّهَابَ اِلٰى بَيْتِ ذِى الْجَلَالِ ، وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنْهُ بِلَا تَاوِيْلٍ وَّ اِشْكَالٍ ، لَعَلَّ حُبَّ الْمَالِ وَالْبَنِيْنَ يُعَوِّقُهُمْ عَنِ اجْتِرَاحِ هٰذَا الْكَمَالِ ، عِبَادَ اللهِ ! فَتَزَوَّدُوْا لِلْحَجِّ وَلَا تَعَلَّلُوْا بِلَيْتَ وَلَعَلَّ فِى التَّرْحَالِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِىِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ، جَعَلَنَا اللهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ عَمِلَ خَيْرًا بِالْاِرْتِجَالِ وَحَرَسَ نَفْسَهٗ عَنِ الْفَسَادِ وَالْجِدَالِ ، اِنَّ اَهْنٰى كَلَامٍ يُّمِيْطُ الْبَلْبَالَ عَنِ الْبَالِ ، كَلَامُ اللهِ الْعَزِيْزِ الْمُتَعَالِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِشَهْرِ ذِىْ الْقَعْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يَعْلَمُ مَا جَلَّ وَمَا قَلَّ ، لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ خَرْدَلٍ ، فَسُبْحَانَهٗ مِن م بَصِيْرٍ يَّبْصُرُ دَبِيْبَ النَّمْلِ ، عَلٰى اَصَمِّ الْجَبَلِ ، وَخَبِيْرٍ يُنْبِئُ عَمَّا هَجَسَ فِىْ النُّفُوْسِ وَحَلَّ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ نَسَخَ دِيْنُهٗ سَآئِرَ الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ ، وَتَلَاشٰى بِهِ الْكُفْرُ وَاضْمَحَلَّ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاٰوَوْا وَّنَصَرُوْهُ فِىْ كُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِىْ كَانَ شَدِيْدَ الْبَطْشِ مَنِيْعَ الْمَحَلِّ ، سَيِّءَ الْخُلُقِ اَظْلَمَ الْخَلْقِ مَعْدَنَ الْاٰمَلِ ، فَذَاقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ فِىْ الدُّنْيَا وَيَدُوْرُ عَلَيْهِ رَحَى الْعَذَابِ الْمُؤَجَّلِ ، وَيَصْلٰى نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ وَّ غِيَلٍ ، فَيَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُهُ الْمَعَاذِيْرُ وَصُنُوْفُ الْحِيَلِ ، وَيَتَلَهَّفُ عَلٰى مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَافْتَعَلَ ، اِبْنَ اٰدَمَ مَا اَغْرَاكَ عَلٰىٓ سُوْٓءِ الصَّنِيْعِ وَقَبِيْحِ الْعَمَلِ ، وَمَا هَاجَاكَ عَلَى اِجْتِرَاحِ الدَّوَاعِى الْمُرْدِيَةِ بِا لْعَجَلِ ، اَفَلَا يَكُوْنُ هٰذَا عِبْرَةً

لَکَ يَا اَخَا التُّرَّهَاتِ وَالْهَزَلِ ، اَفَلَا يَكْفِىْ بِكَ عِظَةً يَا اَخَا الْاٰثَامِ وَالْجَدَلِ ، كَلَّا وَاللّٰهِ لَيَكْشِفَنَّ الْاَمْرُ اِذَا جَآءَ الْاَجَلُ ، فَحِيْنَئِذٍ تَذْهَبُ نَفْسُكَ حَسَرَاتٍ عَلٰى مَا قَدَّمَتْ مِنَ الْعَمَلِ ، فَلَا يُجْدِىْ نَفْعاً يَوْمَئِذٍ اِلَّا خَيْرَ الْعَمَلِ، بَدَارِابْنِ اٰدَمَ بَدَارِ اِلَى التَّقْوٰى وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْ ، وَعَضَّ بِالنَّوَاجِذِ عَلَى السُّنَّةِ الرَّاشِدَةِ اِلٰى اَعْدَلِ السُّبُلِ، وَاجْلُ صُدَاءَ الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْقُرْآنِ الْمُنَزَّلِ ، وَاِيَّاكَ ثُمَّ اِيَّاكَ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْهَوَآءِ وَالرَّفَثِ وَالْفُسُوْقِ وَالْخَطَلِ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنِ النَّبِىِّ الصَّادِقِ الْاَجَلِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَآ اَصَابَهُ الْمَآءُ ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا جِلَاءُ هَا ؟ قَالَ : كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ اِلَى الْحَقِّ تَهَرْوَلَ وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّطَارِحَ مَنْ ضَلَّ وَاَضَلَّ ، اِنَّ اَجْوَدَ كَلَامٍ يُّرَتَّلُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَجَلِّ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَاباً مُتَشَابِهاً مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّالِثَةُ لِشَهْرِ ذِیْ الْقَعْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِيَدِهٖ اَزِمَّةُ اَرْزَاقِ الْبَرِيَّةِ ، وَفِیْ قُدْرَتِهٖ اَعِنَّةُ وُجُوْدَاتِ الْحَقَآئِقِ الْاِمْكَانِيَّةِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰی مَاسَلَكَنَا فِیْ سِلْكِ الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفِيَّةِ ، وَصَبَغَنَا فِیْ صِبْغَةِ الْفِطْرَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْقُوَّةِ الْقُدْسِيَّةِ ، مَطْلَعُ اِشْرَاقِ الْاَنْوَارِ الْاِلٰهِيَّةِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اقْتَفَوْا مَرَاسِمَ الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْسَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْراً يُوْجِبُ الْخَطِيَّةَ ، وَيُهَيِّجُكُمُ الشَّيْطَانُ اِلٰى شَهَوَاتٍ رَّدِيَّةٍ ، فَتَنَبَّهُوْا عَنْ سِنَةِ الْغَفْلَةِ وَابْتَغُوْا طَرِيْقَةً سَوِيَّةً وَلَا تَغْتَرُّوْا بِمَتَاعِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ ، فَمَنِ اعْتَلَقَ بِهٖ قَلْبُهٗ فَقَدِ اصْطَادَ فِیْ شَبَكَةٍ رَّدِيَّةٍ ، وَوَقَعَ فِیْ وَرْطَةٍ ظُلْمَانِيَّةٍ ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰٓى اَنَّ مَنِ اتَّبَعَ الْقُوَّةَ الشَّهْوَانِيَّةَ ، وَاقْتَفٰى اٰثَارَ الْقُوَّةِ الْبَهِيْمِيَّةِ ، اِذَا جَآءَ اَجَلُهٗ نَزَلَ

عَـنِ الْفُرُشِ النَّاعِمَةِ اِلٰی حُفُرَةٍ غَیْرِ سَوِیَّةٍ وَاسْتَوٰی هُوَ وَمَنْ کَانَ ذَا عُسْـرَةٍ مَّقْضِیَّةٍ ، وَلَمْ یَبْقَ اِسْمُهٗ وَلَا رَسْمُهٗ عَلٰی صَفُحَاتِ الْبَرِیَّةِ ، کَـاَنَّـهٗ مَـا کَانَ مَوْجُوْداً فِیْ الدُّنْیَا الدَّنِیَّةِ ، اَلَا فَکُفُّوْا جَوَارِحَکُمْ عَنِ الْـمَـنَاهِی الشَّرْعِیَّةِ ، وَنَقُّوْا قُلُوْبَکُمْ عَنْ بَطَالَةِ الْاُمْنِیَّةِ ، اَلَا سَیَجِیْءُ عَـلَیْـکُـمْ اَیَّـامٌ ذَاتُ بَـرَکَـاتٍ سَنِیَّةٍ ، اَیَّـامُ الْـحَـجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِیَارَةِ الـرَّوْضَةِ الرَّضِیَّةِ ، وَقَدْذَهَبَ اِخْوَانُکُمْ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اِلَی الْـکَعْبَةِ الرَّبَّانِیَّةِ ، وَسَبَقُوْا لِاِنْحِیَازِ بَرَکَاتِهِ الْجَلِیْلَةِ ، فَمَا مِنْهُمْ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبّٰی عَـنْ یَّـمِیْـنِـهٖ وَشِـمَـالِهٖ کُلُّ شَیْءٍ مِّنَ الْجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ الْیَـابِسَةِ وَالـطَّرِیَّةِ ، رُوِیَ فِـیْ الْـخَبَـرِ عَـنْ سَیِّدِ الْبَرِیَّةِ اَنَّهٗ قَالَ : ((الْـحَـاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ وَ اِیَّاکُمْ مِّمَّنْ فَازَ بِا لنَّعِیْمِ الْاَبَدِیَّةِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِیَّاکُمْ مَّوَارِدَ الْبَلِیَّةِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا یُنْظَمُ مِنَ الدَّرَارِیْ الْبَهِیَّةِ ، کَلَامُ الـلّٰـهِ ذِی الصِّفَاتِ السَّنِیَّةِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ : ﴿ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ﴾

اَلْخُطْبَةُالرَّابِعَةُ لِشَهْرِ ذِیْ الْقَعْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ فِیْ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ ، وَيُصَرِّفُ فِيْهِمَا كَيْفَ يَشَآءُ فِیْ كُلِّ اَحْيَانٍ وَاَوْقَاتٍ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ لَا يُعَارِضُهٗ اَحَدٌ فِیْ تَنْظِيْمِ الْكَآئِنَاتِ ، وَلَا يُضَادُّهٗ اَحَدٌ فِیْ اِعْطَاءِ الْوُجُوْدِ وَسَلْبِهٖ عَنِ الْمُمْكِنَاتِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ انْعَكَسَ بِهٖ رَايَاتُ الْكُفْرِ وَالْغَوَايَاتِ ، وَارْتَفَعَ بِهٖ لِوَآءُ الْهِدَايَةِ وَالْمَكْرُمَاتِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، قَدْ تَرَاكَمَتِ الْفِتَنُ فِیْ كُلِّ اَرْجَآءٍ وَّ جِهَاتٍ ، وَتَمَايَلَتِ الْهِمَمُ اِلَى الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الْمُزَخْرَفَاتِ ، وَتَقَاعَدَتْ عَنِ اكْتِسَابِ اَطَآئِبِ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ ، وَفَشَى التَّحَاسُدُ وَالتَّبَاغُضُ وَالْخِيَانَاتُ ، وَكَثُرَ الْجَهْلُ وَوُسِّدَ اَمْرُ الدِّيْنِ اِلٰٓى اَهْلِ الْهَوَآءِ وَالْبِدْعَاتِ ، فَيُفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا

وَاَضَلُّوْا عَنْ سَبِيْلِ النَّجَاةِ ، وَمَا هٰذِهٖٓ اِلَّا اٰثَارُ السَّاعَةِ وَالْعَلَامَاتِ فَتَنَبَّهُوْا عَنْ نَوْمِ الْغَفْلَةِ وَ اجْتَنِبُوْا عَنْ عَلَآئِقِ السَّيِّئَاتِ ، وَاعْمَلُوْا صَالِحاً مَّا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ عَنِ الْجِنَايَاتِ ، وَلَا تُجَالِسُوْا مَعَ اَهْلِ الْاَبَاطِيْلِ وَالْخُزَعْبِيْلَاتِ ، وَاتَّقُوْا اللّٰهَ رَبَّكُمْ فِیْ كُلِّ حِيْنٍ وَّ سَاعَاتٍ ، وَحَاسِبُوْا نُفُوْسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا عَنْ كُلِّ ذَرَّاتٍ ، وَاغْتَنِمُوْا الصِّحَّةَ قَبْلَ الْمَرَضِ وَالشَّبَابَ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَالْحَيٰوةَ قَبْلَ الْمَمَاتِ ، فَاِذَا جَآءَ الْاَجَلُ فَاَنْتُمْ تُقَلِّبُوْنَ الْاَكُفَّ عَلٰى مَا فَاتَ، وَتَتَحَسَّرُوْنَ عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ مِّنَ الْمُوْبِقَاتِ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنْ اَصْحَابِ الْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَاقِعَ الْحَسَرَاتِ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يَّهْدِیْ اِلٰى سَبِيْلِ النَّجَاةِ كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الصِّفَاتِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، ﴿ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ لَشَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴾

اَلْخُطْبَةُالْخَامِسَةُ لِشَهْرِ ذِیْ الْقَعْدَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَوْلَا لُطْفُهٗ مَااهْتَدَيْنَا ، وَلَوْلَا فَضْلُهٗ مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ، نَشْكُرُهٗ عَلٰی مَا اَنْعَمَنَا وَاِنْ عَصَيْنَا ، وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا عَلَّمَنَا وَلَوْفِی الشَّنَاعَةِ انْتَهَيْنَا ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَنْفُسَنَا عَلَيْهِ وَاَهْلِيْنَا فَدَيْنَا ، وَلَوْلَاهُ مَا عَرَفْنَا الْحَقَّ وَلَا دَرَيْنَا ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَارَتِ الْكَوَاكِبُ عَلَيْنَا ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْراً وَّحُنَيْناً ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ كَاْسَ الْمَنِيَّةِ يَدُوْرُ عَلَيْنَا ، وَنَحْنُ فِیْ مَرَامِیْ الْمَسَاوِیْ قَدْ جَرَيْنَا ، وَاِنَّ ا لرَّحِيْلَ اَمَامَنَا وَالْمَزَاوِدَ قَلِيْلَةٌ لَدَيْنَا ، وَاِنَّ الْحَسِيْبَ بَصِيْرٌ وَّ الْحِسَابَ مَا رَاَيْنَا ، وَالْمِيْزَانَ سَيَقُوْمُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَايُثْقِلُ كِفَّتَهٗ مِمَّا اقْتَنَيْنَا ، وَالصِّرَاطَ سَيُوْضَعُ وَمَا لَدَيْنَا مَابِهٖ عَلَيْهِ

سَعيُنَا ، وَبِالْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوجِبَاتِ الْهَلاكِ مَاحَوَيْنَا ، وَالْاَعْمَارَ فِیْ اُمُوْرِ الْبَطَالَةِ قَدْ قَضَيْنَا ، وَتَقَاعَسْنَا عَنِ الْخَيْرِ وَبَاهَيْنَا ، وَتَقَاعَدْنَا عَنْ سَبِيْلِ السَّدَادِ وَتَعَامَيْنَا' تَعَالَوْا عِبَادَ اللّٰهِ نُحَاسَبُ مَا احْتَوَيْنَا ، وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَنِ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَوَلَّيْنَا وَنَحِجُّ الْبَيْتَ لَوِ اسْتَطَعْنَآ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَّ قَوِيْنَا ، وَنَكُوْنُ بَرِيِّيْنَ بِهٖ عَنِ الذُّنُوْبِ اَنْ اَدَّيْنَا ، وَنَزُوْرُ رَوْضَةَ نَبِيِّنَا الَّذِیْ بِهٖ اقْتَدَيْنَا ، وَنَسْتَحِقُّ بِهٖ شَفَاعَتَهٗ فِیْ يَوْمٍ تَتَرَاكَمُ الْمَصَآئِبُ حَوَالَيْنَا ، رُوِیَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّداً كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ كَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' عِبَادَ اللّٰهِ ' نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ قُدِّمَتْ يَدَيْنَا ، فَاِنَّهٗ رَحِيْمٌ تَوَّابٌ عَلَيْنَا اِنَّ اَلذَّ كَلَامٍ اِلَيْهِ اَصْغَيْنَا كَلَامُ اللّٰهِ الَّذِیْ بِهٖ اِهْتَدَيْنَا ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَقَالُوْا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ﴾

اَلْخُطْبَةُالْاُوْلٰی لِشَهْرِ ذِیْ الْحِجَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَكْبَرِ ، خَالِقِ الْقُوٰی وَالْقَدَرِ ، مَسْجُوْدِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا خَلَقَنَا بِاَحْسَنِ صُوَرٍ ، وَنَسْتَعِیْنُهٗ فِیْ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ جَآءَ لِدَعْوَتِهِ الشَّجَرُ ، وَسَبَّحَ فِیْ كَفِّهِ الْحَصٰی حَتّٰی سَمِعَ مَنْ حَضَرَ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَفَاتِیْحِ النَّصْرِ وَالظَّفَرِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَقْبَلَ شَهْرُ ذِیْ الْحِجَّةِ وَذُوْ الْقَعْدَةِ قَدْ مَرَّ فَاسْتَقْبِلُوْا ذَالِکَ بِمَحَاسِنِ الْاَعْمَالِ وَوَدِّعُوْا هٰذَا بِالْمُجَانَبَةِ عَنْ دَوَاعِیْ السَّفَرِ ، وَلَیْتَ شِعْرِیْ مَا مَنَعَنَا اَنْ نَّبْكِیَ عَلٰی مَا تَخَلَّفْنَا مِمَّنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ ، وَمَا لَنَا اَنْ لَّا نَجِدَ فِیْ اَنْفُسِنَا عَلٰی مَا تَقَاعَدْنَا عَنْ زِیَارَةِ رَوْضِ نَبِیِّنَا وَلَا نَتَحَسَّرُ ، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّ

الْحَجِّ لَا يُبْقِيْ ذَم نباً وَّلَا يَذَرُ ، وَفِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ لِّمَنْ يَّخْشٰى وَيَتَفَكَّرُ ، كَيفَ لَا اِنَّ لِبَاسَهُمْ وَقِيَامَهُمْ فِيْ الْعَرَفَاتِ مُتَحَسِّرِيْ رُؤُسِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ اَغَرَّ ، يُنَبِّئُ عَنْ بَعْثِهِمْ هٰكَذَا مِنَ الْاَجْدَاثِ يَوْمَ الْمَحْشَرِ ، وَوُقُوْفِهِمْ فِيْهِ فُرَادٰى وَتَغْلِيْ رُؤُسُهُمْ بِحَرِّ الشَّمْسِ وَتَتَغَيَّرُ ، فَيَا فَوْزَ مَنْ زَمَّ الرَّكَائِبَ وَشَدَّ الْمَحَامِلَ وَقَاسٰى مَصَائِبَ السَّفَرِ ، وَيَا نَجَاةَ مَنْ اِذَا لَبّٰى يُلَبِّيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ مَدَرٍ ، فَمَا لَكَ ابْنَ اٰدَمَ لَا تَسْتَيْقِظُ عَنِ الرُّقُوْدِ وَتَتَفَكَّرُ ، وَلَا تَتَهَيَّأُ اُهْبَةً لِّيَوْمٍ يُّنَبَّأُ الْاِنْسَانُ فِيْهِ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ، رُوِيَ فِيْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ : اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ)) اَوْكَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اعْتَمَرَ ، وَاَجَارَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ مَنْ نَاٰى عَنِ الْحَقِّ وَاَصَرَّ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يَّتَّعِظُ بِهِ الْقَلْبُ وَيَتَذَكَّرُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْبَرُ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِشَهْرِ ذِى الْحِجَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُوَشَّحُ بِذِكْرِهٖ فَاتِحَةُ الْكَلَامِ ، وَيُوَشّٰى بِاسْمِهٖ خَاتِمَةُ الْمَرَامِ ، نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا سَبِيْلَ السَّلَامِ ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ كَالْبَدْرِ التَّمَامِ ، وَيَفُوْحُ عَرَقُهٗ كَمِسْكِ الْخِتَامِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْغُرِّ الْكِرَامِ ،اَمَّا بَعْدُ! فَيَا ذَوِى الْاَحْلَامِ، شَمِّرُوْا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ لِاِقْتِنَاءِ الْبَرَكَاتِ الْعِظَامِ ، فَاِنَّهٗ اَتَتْ عَلَيْكُمْ اَيَّامٌ ، فُرِضَ فِيْهَا الْحَجُّ لِمَنْ مَّلَكَ زَاداً وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغَانِهٖ اِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ ، وَاِنْ لَّمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيّاً اَوْنَصْرَانِيّاً مِن م بَيْنِ الْاَنَامِ ، قَالَ النَّبِىُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ : ((مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْسُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْاَسْقَامٌ

فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيّاً اَوْنَصْرَانِيّاً فَاِنَّهٗ لا ضَرُوْرَةَ لَهٗ فِیْ الْاِسْلَامِ)) وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامَ : ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالْاٰثَامَ)) وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ دَارٌ غَيْرَ دَارِ الْاِسْلَامِ ، فَطُوْبٰى لِمَنْ طَافَ الْبَيْتَ وَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَصَلّٰى فِیْ الْمَقَامِ ، وَبُشْرٰى لِمَنْ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِیْ الْعَرَفَاتِ قَامَ ، وَتَبّاً لِّمَنِ افْتَرَضَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُسَوِّفُ مِنْ عَامٍ اِلٰى عَامٍ ، رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَنَامِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ نَقِيّاً مِّنَ الْاٰثَامِ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ صَلّٰى وَحَجَّ وَصَامَ وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّصَارِعَ اللِّئَامِ ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا يُقْرَأُ فِیْ اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِیْ الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ

اَلْخُطْبَةُالثَّالِثَةُ لِشَهْرِ ذِیْ الْحِجَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْحَجَّ شِرْعَةَ الْاِیْمَانِ ، وَصَیَّرَهٗ مُنَقِّیاً عَنْ شَوَائِبِ الْعِصْیَانِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ جَعَلَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ مَحِلَّةَ الْاَمَانِ وَفَضَّلَهٗ عَنْ سَآئِرِ الْقُرٰی وَالْبُلْدَانِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ نَکَبَ الْاَصْنَامَ فِیْهِ وَالْاَوْثَانَ ، وَمَحَقَ اٰثَارَ الْکُفْرِ عَنِ الْوَرٰی وَالْعُدْوَانِ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَعْوَانِ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَیَا مَعْشَرَالْاِخْوَانِ ، اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ عَنِ الذُّنُوْبِ فِیْ کُلِّ اَوَانٍ ، وَابْسُطُوْا اَکُفَّ الْمَسْئَلَةِ بِالْاِخْبَاتِ وَالْاِمْتِهَانِ ، فَاِنَّکُمْ وَاِنْ تَخَلَّفْتُمْ عَنِ الْاِخْوَانِ ، اَلَّذِیْنَ قَطَعُوْا الْمَهَامِهَ لِلْحَجِّ وَتَرَکُوْالْاَوْطَانَ ، وَتَفَرَّدُوْا عَنِ الْاَمْوَالِ وَالْوِلْدَانِ وَیَضِجُّوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ کُلَّمَا عَلَوْا شَرَفاً اَوْ هَبَطُوْا وَادِیاً بِاَصْوَاتٍ حِسَانٍ ،

وَيَقُرَوُنَ " لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ " يَا ذَاالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ ، وَلٰكِنَّكُمْ سَارِعُوْآ اِلٰى جَلَائِلِ الْاَعْمَالِ فَيَرْحَمُكُمْ مَعَهُمْ رَحْمٰنُ ، اَلَا قَدِانْقَضٰى يَوْمُ عَرَفَةَ فَاِنَّهُ يَوْمُ الْغُفْرَانِ ، مَا مِنْ يَّوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقاً مِّنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ مِنَ النِّيْرَانِ ، وَرَدَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ بَنِىْ عَدْنَانٍ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْآ اِلٰى عِبَادِىْ اَتَوْنِىْ شُعْثاً غُبْراً ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اِنِّىْ قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ)) اَوْكَمَا قَالَ ، صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِنْ زُوَّارِ بَيْتِ اللّٰهِ الْمَنَّانِ ، وَ وَقَانَا وَاِيَّاكُمْ وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يَجْلُوْا صُدَآءَ الْجَنَانِ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَنَّانِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ قُلْ يَا عِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً ط اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

اَلْخُطْبَةُالرَّابِعَةُ لِشَهْرِ ذِیْ الْحِجَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْـحَـمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَزَیَّنَهَا بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، وَ خَـفَـضَ الْـغَبْـرَاءَ وَحَبَّرَهَا بِالنَّجْمِ وَالشَّجَرِ ، فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَبْـدَعَ الْبِـحَـارَ وَاَوْدَعَ فِیْهَـا الدُّرَرَ ، وَخلَقَ الْجِبَالَ وَخَلَّلَ مَا بَیْـنَهَـا جَـوَاهِـرَ لَا تُسَـعَّـرُ ، نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَـرِیْکَ لَـهٗ وَنَشْهَـدُ اَنَّ مُـحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ هَضَمَ ظُهُـوْرَ الشِّـرْکِ وَ کَسَّـرَ ، وَاَضَـآءَ نِبْرَاسَ الْهِدَایَةِ اِذَا کَانَ لَیْـلُـهُ اکْـفَهَرَّ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا اتَّصَلَتْ عَیْـنٌ بِنَظَرٍ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَیَا اَیُّهَا الْمَعْشَرُ، طُوْبٰی لِمَنْ نَالَ الْمُنٰی فِیْ الْـمِـنٰی وَقَضَی الْوَطَرَ بِا لْحَجَرِ ، وَقَامَ فِیْ الْعَرَفَاتِ مُلَبِّیاً وَاسْتَـقَـرَّ ، فَتَـجَـاوَزَ الـلّٰـهُ عَـمَّـا صَدَرَ ، وَبُشْرٰی لِمَنْ قَـادَ الـنَّجَآئِبَ اِلٰی حَضْرَةِ النَّبِیِّ الْمُعْتَبَرِ ، وَشَدَّ الْمَحَامِلَ لِزِیَارَةِ رَوْضَةِ الـنَّبِـیِّ الْاَزْهَـرِ ، وَهَـنِیْـئًا لِّمَنْ قَرَّتْ عَیْنُهٗ بِلِقَآءِ مَدِیْنَةِ

الرَّسُوْلِ الْاَطْهَرِ ، وَهِیَ كَالسَّمَآءِ وَطَلَعَ النَّبِیُّ فِیْهِ كَالْقَمَرِ ، اَلَا مَنْ سَكَنَ الْمَدِیْنَةَ وَعَلٰی بَلَآئِهَا صَبَرَ ، كَانَ الرَّسُوْلُ لَهٗ شَفِیْعاً یَّوْمَ الْمَحْشَرِ ، وَهُوَ صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا كَمَا حَرَّمَ مَكَّةَ خَلِیْلُ اللّهِ الْاَكْبَرِ ، فَلَا یُقْتَلُ صَیْدُهَا وَلَا یُقْلَعُ مِنْهَا شَجَرٌ ، وَعَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّداً كَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْمَحْشَرِ، وَقَالَ : ((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلَی الْحَوْضِ الْكَوْثَرِ)) رُوِیَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ ا لنَّبِیِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاكُمْ مِّمَّنِ اعْتَبَرَ ، وَجَنَّبَنَا وَاِیَّاكُمْ مَّخَاوِفَ السَّقَرِ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ یَّقِرُّ بِهِ النَّظَرُ ، كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْاَقْدَرِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ' اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴾

اَلُخُطُبَةُالُخَامِسَةُ لِشَهُرِ ذِیُ الُحِجَّةِ

بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيُمِ

اَلُـحَمُدُ لِلّٰهِ مُصَرِّفِ اللَّيَالِیُ وَالُاَيَّامِ ، وَمُدَبِّرِ الشُّهُوُرِ وَالُاَعُوَامِ ، فَسُبُـحَانَ مَنُ خَتَمَ الُعَامَ بِذِی الُحِجَّةِ وَافُتَتَحَهٗ بِا لُمُحَرَّمِ الُحَرَامِ وَاَبـرَمَ نِـظَامَ الُعَالَمِ بِحِكُمَتِهِ الُبَالِغَةِ غَايَةَ الُاِبُرَامِ ، وَنَشُهَدُ اَنُ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَحُـدَهٗ لَا شَـرِيُکَ لَـهٗ وَنَشُهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوُلَانَا مُـحَـمَّـداً عَبُدُهٗ وَ رَسُـوُلُـهٗ اُسُوَـةُ الُاَنَامِ ، نُخُبَةُ النُّجَبَاءِ وَقُدُوَةُ الُكِرَامِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحُبِهٖ مَصَابِيُحِ الظَّلَامِ ، اَمَّا بَـعُـدُ ! فَيَـا ذَوِی الُاَحُلَامِ ، قَـدُ اٰذَنَ عَـامُـكُمُ هٰذَا بِـالُاِنُقِضَـآءِ وَالُاِنُـصِـرَامِ ، وَاَنُبَـأَتُ سُـنَّـتُـكُـمُ هٰـذِهٖ عَنِ التَّقَضِّیُ وَالُاِخُتِتَامِ ، وَقَـدُخَـفَّـتُـكُمُ الُاٰمَالُ وَبَطَالَةُ الُاَوُهَامِ ، كَاَنَّ الُمَوُتَ لَايَنُزِلَنَّ فِیُ سَاحَتِكُمُ عَلَى الدَّوَامِ ، وَكَاَنَّكُمُ تَحُيُوُنَ فِیُ هٰذِهِ الدَّارِ وَلَا يُدَارُ عَـلَيُـكُمُ كَأسُ الُاِنُعِدَامِ ، وَلَا تُسُئَلُوُنَ عَمَّا تَعُمَلُوُنَ مِنَ الذُّنُوُبِ وَالُاٰثَـامِ ، كَلَّا وَالـلّٰـهِ اِذَا جَـآءَ الُـحِمَامُ ، لَا يُنَجِّيُكُمُ مِّنُ مَّخَالِبِهٖ اِشَادَةُ الُبُرُوُجِ وَصُعُوُدُ الُاٰكَامِ وَلَتُسُئَلُنَّ عَمَّا كَسَبُتُمُ فِیُ اللَّيَالِیُ

وَالْاَيَّامِ ، وَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكُمُ الْجَوَارِحُ مِنَ الرُّءُ وُسِ اِلَى الْاَقْدَامِ هُنَالِكُمْ تَقِفُوْنَ مَوْقِفاً يَّشِيْبُ فِيْهِ الْغُلَامُ ، مِنْ تَلَاطُمِ الْاٰلَامِ ، وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ مَّاكَانَ فِيْ الْاَرْحَامِ فَطُوْبٰى لِمَنْ وَدَّ عَ السِّنِيْنَ الْغَابِرَةَ بِالْحَسَنَاتِ الْعِظَامِ ، وَاَسْتَقْبَلَ السَّنَةَ الْاٰتِيَةَ بِهَجْرِ الْمَعَاصِىْ وَالْاٰثَامِ ، وَتَبّاً لِّمَنْ نَّفِدَ عُمْرُهٗ فِيْ مَهَالِكِ الذُّنُوْبِ بِالتَّمَامِ وَاتَّكَأَ عَلٰى اَرِيْكَةٍ بَطَراً وَّنَسِىَ مَايُعَانِيْهِ فِيْ الْاٰجَامِ ، رُوِىَ فِيْ الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْاَنَامِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْراً مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّنْ اَصْحَابِ دَارِ السَّلَامِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّا كُمْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامِ ، اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ ' كَلَامُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اِنَّ عِدَّةَالشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ﴾

اَلْخُطْبَۃُ الْاُوْلٰی لِعِیْدِ الْفِطْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(پہلے نو مرتبہ تکبیر یعنی ’’اللہ اکبر‘‘ پڑھے)

اَلْـحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَبَّتْ نَسَآئِمُ رَحْمَتِہٖ عَلٰی کُلِّ قَاصٍ وَّ دَانٍ ، وَانْتَشَرَتْ فَوَائِحُ رَاْفَتِہٖ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ ’’ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰـہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ‘‘ نَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا اعْتَوَرَتْ عَلَیْنَا اَیَادِیْہِ فِیْ کُلِّ اَوَانٍ ، وَاسْتَبَانَتْ اٰثَارُ تَبَاشِیْرِہٖ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ ، ’اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ‘ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃً یَّتَضَوَّعُ بِتَکَرُّرِھَا مَشَامُ الْجَنَانِ ’’ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰـہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ‘‘ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ تَفَتَّحَتْ بِنَسِیْمِ وُجُوْدِہٖ اَکْمَامُ الْاِیْمَانِ ، وَتَعَطَّرَتْ بِزُھُوْرِ ھِدَایَتِہٖ اَنْدِیَۃُ الْاَذْھَانِ ’’ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ‘‘ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ اَعْلَوْا مَعَالِمَ الْاِسْلَامِ فِی الْبَوَادِیْ وَالْعُمْرَانِ ، اَمَّا

بَـعۡدُ! فَيَا اَيُّهَا الۡاِخۡوَانُ ، قَدۡ اَظَلَّكُمۡ يَوۡمٌ جَدِيۡرٌ فِيۡهِ اَنۡ يُّتَلَقّٰى بِا لتَّهَانِىۡ وَالـرِّضۡـوَانِ ، وَقَمِيۡنٌ اَنۡ يُّدَارَ كُؤُوۡسُ رَاحِ النِّشَاطِ فِيۡهِ بَيۡنَ الۡخُلَّانِ "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ" هٰذَا يَـوۡمٌ يُّبَـاهِـىۡ بِـا لـصَّـآئِـمِيۡنَ الرَّحۡمٰنُ ، وَيُفِيۡضُ عَلَيۡهِمۡ شَابِيۡبَ الۡـغُفۡرَانِ ، وَيُبَدِّلُ سَيِّئَاتِهِمۡ حَسَنَاتٍ حِسَانٍ ، وَهٰذَا يَوۡمٌ قَدِاخۡتُتَمَتۡ سِـلۡسِـلَةُ صِيَـامِ رَمَضَانَ ، وَيُكَابِدُ الصَّآئِمُوۡنَ فِيۡهِ مَصَآئِبَ الۡهِجۡرَانِ "اَلـلّٰـهُ اَكۡبَـرُ اَلـلّٰـهُ اَكۡبَـرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَالـلّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡـحَـمۡـدُ" وَهٰـذَا يَـوۡمُ الۡعِيۡدِ لِمَنۡ خَافَ الۡوَعِيۡدَ وَمَخَاشِىَ النِّيۡرَانِ ، وَلَيۡـسَ الۡـعِيۡدُ لِمَنۡ لَّبِسَ الۡجَدِيۡدَ وَانۡسَابَ فِىۡ اَغۡوَارِ الۡعِصۡيَانِ ، وَلَمۡ يُـعَظِّمۡ شَعَآئِرَاللّٰهِ وَلَمۡ يُبَالِ سَطۡوَةَ الدَّيَّانِ " اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَالـلّٰـهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ " وَهٰذَا يَوۡمُ الۡمُوَاسَاتِ وَيَـوۡمُ عَـوَآئِدِ الۡاِحۡسَانِ ، وَمَآ اَدۡرٰكَ مَا يَوۡمُ عَوَآئِدِ الۡاِحۡسَانِ ، يَوۡمٌ اَوۡجَـبَ الـلّٰـهُ فِيۡـهِ صَـدَقَةَ الۡـفِـطۡرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّمُّشَرَّفٍ بِا لۡاِيۡمَانِ ، مُكَلَّفٍ مَّالِكِ نِصَابِ زَكٰوةٍ فَاضِلٍ عَنۡ حَوَائِجِ الۡاِنۡسَانِ ، عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَوَلَدِهِ الصَّغِيۡرِوَمَمۡلُوۡكِهٖ اِنۡ كَانَ ، عَنۡ كُلِّ رَأۡسٍ نِصۡفُ صَاعٍ مِّنۡ بُرٍّ

اَوۡ دَقِيۡـقِـهٖ اَوۡ سَوِيۡقِهٖ بِحَسۡبِ الۡاِمۡكَانِ ، اَوۡصَاعٌ مِّنۡ تَمَرٍ اَوۡشَعِيۡرٍ اَوۡ قِيۡـمَتُهُـمَـا عَـلٰـى مَـا يُقَوَّمَانِ فِيۡ الۡبُلۡدَانِ ، وَاَفۡضَلُ وَقۡتِ اَدَائِهَا قَبۡلَ الۡغُدُوِّ اِلَى الۡمُصَلّٰى بِلَا كِتۡمَانٍ ، وَجَازَ اِنۡ اَخَّرَ اَوۡقَدَّمَ بِشَرۡطِ دُخُوۡلِ رَمَـضَانَ ، عِبَادَاللّٰهِ' زَيِّنُوۡا قُلُوۡبَكُمۡ بِسُبُحَاتِ الۡاِيۡمَانِ ، كَمَا زَيَّنۡتُمۡ بِا لۡـحُـلَلِ الۡاَنِيۡقَةِ ظَوَاهِرَ الۡاَبۡدَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنۡظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمۡ وَلٰكِنۡ يَّـنۡظُرُ اِلَى الۡجَنَانِ وَاعۡتَبِرُوۡا بِهٰذَا الۡاِجۡتِمَاعِ يَوۡمَ يُنۡشَرُ فِيۡهِ الدِّيۡوَانُ، رُوِىَ فِـىۡ الۡـخَبـرِ عَـنۡ سَيِّـدِ الۡاِنۡـسِ وَالۡـجَانِّ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((لَمۡ يَزَلۡ صَـوۡمُـكُـمۡ مُعَلَّقٌ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِلٰى اَنَّ اَحَدَكُمۡ يُؤَدِّىۡ زَكٰوةَ صَـوۡمِهٖ)) اَوۡ كَمَا قَالَ ' صَدَقَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ' جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمۡ مِّـمَّـنۡ كَبَّـرَ الـلّٰـهَ فِىۡ السِّـرِّ وَالۡكِتۡمَانِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّا كُمۡ مَّوَارِدَ مَنۡ تَـمَـادٰى فِـى الـطُّغۡيَانِ ، اِنَّ اَبۡلَغَ كَلَامٍ يُّنۡظَمُ فِيۡ سِمۡطِ الۡبَيَانِ ، كَلَامُ الـلّٰـهِ الـرَّحِيۡـمِ الۡـمَـنَّانِ ، اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ ﴿ اِنَّ فِىۡ ذَالِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰی لِعِیْدِ الْاَضْحٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَسْبَغَ عَلَیْنَا بَدَآئِعَ الْاَیَادِیْ وَرَوَآئِعَ الْمَکْرُمَاتِ ، وَرَفَعَ شَعَآئِرَ الْاِسْلَامِ فِیْ الْبَوَادِیْ وَالْعِمْرَانَاتِ " اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ " سُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِیْدٍ لَّهٗ جَلَآئِلُ الْاَثْنِیَةِ وَشَرَآئِفُ التَّحِیَّاتِ ، وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ فِیْ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ " اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ' وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةً تَمْحُوْا مَخَآئِلَ الْکُفْرِ وَالْغَوَایَاتِ " اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ' وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ فُتِحَتْ بِهٖ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ عَلٰی کَافَّةِ الْبَرِیَّاتِ ، وَاُحْیِیَتْ بِهٖ مَنَاسِکُ الْحَجِّ بَعْدَ مَا وَقَعَتْ عَلٰی شَرَفِ الْفَوَایَاتِ " اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ " صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَمَرِّ السَّاعَاتِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ بُشِّرُوْا بِرَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ اَمَّا بَعْدُ ! فَیَا شِرْذِمَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، عَطِّرُوْا قُلُوْبَکُمْ

بِرَوائِحِ الْمَعَارِفِ وَفَوَآئحِ الْعَادَاتِ ، وَوَشِّحُوْا جَوارِحَكُمْ بِلَطَآئِفِ الْاَعْمَالِ وَطَرَآئِفِ الْحَسَنَاتِ ، وَنَقُّوْا نُفُوْسَكُمْ عَنْ اَدْنَاسِ الْخَطَايَا وَاَرْجَاسِ الْخَطِيَّاتِ، وَعَظِّمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْعِيْدِ الْعَآئِدَةِ فِيْهِ اِلَيْنَا الْعَوَآئِدُ وَالْمَكْرُمَاتُ ، وَتَبَتَّلُوْا اِلَى اللّٰهِ بِشَرَاشِرِكُمْ بِاَدَآءِ الطَّاعَاتِ ، مَا تَبَتَّلَ خَلِيْلُ اللّٰهِ حِيْنَ ابْتُلِىَ بِذِبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا التَّحِيَّاتُ ، فَقَالَ لَهٗ : ﴿ يَا بُنَىَّ اِنِّىْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّى اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ' قَالَ يَآ اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ' فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ' وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّآ اِبْرَاهِيْمُ ' قَدْصَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ' اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ' اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَآءُ الْمُبِيْنُ ' وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴾ فَصَارَ هٰذِهٖ سُنَّةً سَارِيَةً لَّنَا اِلٰى يَوْمِ الْمُجَازَاتِ ، فَمَنْ وَّجَبَ عَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ دُوْنَ الْمُسَافِرِ فَلْيَتَبَادَرْ اِلَى الْاُضْحِيَّةِ عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ صِغَارِبَنِيْهِ وَالْبَنَاتِ، غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَكُوْنُ عُمْيَاءَ وَ عَوْرَآءَ وَعَرْجَآءَ وَعَجْفَآءَ وَنَحْوَهَا مِنْ ذَوَاتِ النُّقْصَانَاتِ ، وَتَكُوْنُ ثَنِيَّةً وَسَمِيْنَةً فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، وَ يُذْبَحُ عَنْ سَبْعَةٍ بَدَنَةٌ اَوْبَقَرَةٌ رَآئِمِى الْعِبَادَةِ وَلَوْ مُخْتَلِفَةَ الْجِهَاتِ ، وَعَنْ وَّاحِدٍ كَبْشٌ اَوْ مِثْلُ شَاةٍ ، وَ وَقْتُهَا يَدْخُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُتَوَالِيَاتٍ ،

غَيْرَ اَنَّهَا لَاتُذْبَحُ فِيْ الْاَمْصَارِ حَتّٰى يُصَلّٰى فِى الْجُبَّانَاتِ ، وَالْاَفْضَلُ اَنْ يَّذْبَحَ بِنَفْسِهٖ اِنْ عَلِمَ وَاِلَّا يُوَكِّلُ لِمَنْ شَآءَ مِنْ اَهْلِ الدِّرَايَاتِ ، وَالْاَحَبُّ اَنْ يَّتَمَتَّعَ مِنْهَا ثُلُثاً بِنَفْسِهٖ وَيُهْدِىْ ثُلُثاً وَيُنْفِقُ ثُلُثاً فِى الْمَسَاكِيْنِ اُوْلِى الْحَاجَاتِ ، وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ مُّقِيْمٍ بِمِصْرٍ عَقِيْبَ فَرَآئِضِ الصَّلٰوةِ ، اَلَّتِىْ اُدِّيَتْ بِالْجَمَاعَاتِ الْمُسْتَحَبَّاتِ ، مِنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى عَصْرِ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يَّقُوْلَ مَرَّةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ : " اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ " عَظِّمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ شَعَآئِرَ اللّٰهِ بِالْاِسْتِكَانَةِ وَالْاِخْبَاتِ، ذَلِّلُوْا نُفُوْسَكُمْ بِاَنْوَاعِ الْقُرُبَاتِ ، رُوِىَ فِى الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ السَّادَاتِ ، اَنَّهٗ قَالَ : ((مَنْ وَّجَدَ سِعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا)) صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ سَعٰى اِلَى الْخَيْرَاتِ ، وَجَنَّبَنَا وَاِيَّاكُمْ مَّوَارِدَ الطُّغَاةِ الْعُتَاةِ ، اِنَّ اَحْسَنَ كَلَامٍ يَنْجَلِىْ بِهِ الْقَلْبُ عَنِ الظُّلُمَاتِ ، كَلَامُ اللّٰهِ السَّمِيِّ الصِّفَاتِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَا هَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ، فَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوْا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ، كَذٰلِكَ سَخَّرْنَا هَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْعِيْدَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَكَبَّتْ فِىْ اِحْصَآءِ حَمْدِهٖ عَلٰى وُجُوْهِهَا الْاَقْلَامُ، وَارْتَعَدَّتْ فِىْ اِدْرَاكِ شُكْرِهٖ اَقْدَامُ الْاَوْهَامِ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يُنَالُ بِهَآ اَعْلَى الْمَقَامِ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ وَالْمَقَامِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا تَنَاوَبَتِ الْاَيَّامُ، اَمَّا بَعْدُ! فَيَا ذَوِى الْاَحْلَامِ، رَاقِبُوْا التَّقْوٰى وَذَرُوْا مَآ اَوْبَقَكُمْ مِّنَ الْاٰثَامِ، وَلَا تَغْتَرُّوْا بِزَخَارِفِ الدُّنْيَا الَّتِىْ سَيَهُبُّ عَلَيْهَا سُمُوْمُ الْاِنْعِدَامِ، وَوَاظِبُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ، عَلَى الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْهُمَامِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ غَايَةَ الْاِحْكَامِ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامِ، وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ صَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ، لَاسِيَّمَا عَلٰى بَاذِلِ نَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِىْ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَعَلَى الْعَادِلِ الزَّاهِدِ الْاَوَّابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَعَلٰى كَامِلِ الْحَيَآءِ الَّذِىْ هُوَ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ اَسَدِ اللّٰهِ فِىْ الْكَتَآئِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِىِّ اِبْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَعَلَى السِّبْطَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْاَزْهَرَيْنِ ، اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنْ عَمَّىْ نَبِيِّكَ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ، سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ ، وَعَنْ بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا نَبِيَّكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : طَلْحَةَ الْفَيَّاضِ وَالْحَوَارِىِّ الزُّبَيْرِ ، وَ سَعْدِ الْهُدٰى وَسَعِيْدِ نِ الْخَيْرِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّكِىِّ الشَّاكِرِ ، وَاَبِىْ عُبَيْدَةَ الزَّاهِدِ الزَّاهِرِ ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، قَالَ النَّبِىُّ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ الْاَمِيْنُ : ((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِىْٓ اَصْحَابِىْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِّنْ بَعْدِىْ ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّىْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِىْ اَبْغَضَهُمْ وَ مَنْ اٰذَا هُمْ فَقَدْ اٰذَانِىْ وَمَنْ اٰذَانِىْ فَقَدْ اٰذَا اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ)) اَللّٰهُمَّ اَعْلِ لِوَآءَ الْاِسْلَامِ ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَانْصُرْ

عَسَاكِرَهُمْ وَكَسِّرْ بِهِمْ ظُهُوْرَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَنَكِّسْ بِهِمْ رُؤُوْسَ اَعْدَآءِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ، اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ جَمْعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِلَادَ الْاِسْلَامِ اٰمِنَةً مِّنَ الْاِنْثِلَامِ، وَاَعِذْنَا وَ سَآئِرَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْبَلَايَا الْمُدْلَهِمَّةِ وَشُرُوْرِ الْحَاسِدِيْنَ اللِّئَامِ، وَخَلِّصْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنْ اَشْرَارِ الشَّهَوَاتِ وَالْاَسْقَامِ، اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَسَآئِرَ الْغُزَاةِ وَالْحُجَّاجِ وَزُوَّارِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِ هٰذَا الْخِطَابِ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَقَاضِ الْحَاجَاتِ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ، بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَقْوٰى وَاَكْبَرُ،

خُطْبَةُ النِّكَاحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً ﴾

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً ﴾

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) وَعَنْهُ ﷺ : ((تَنَاكَحُوْا تَكَثَّرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) جَعَلَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنِ اقْتَفٰى اِثْرَ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَيُبَاهِيْ بِهِ الْحَضْرَةُ النَّبَوِيَّةُ يَوْمَ مُجَازَاةِ الْحَسَنَةِ وَالسَّيِّئَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اُوْلِي الْمَرَاتِبِ الْعَلِيَّةِ،

نکاح کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ' اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَارَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ' اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَ صَفُوْرَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ' اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْن سُلَيْمَانَ وَبِلْقِيْسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ' اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَدِيْجَةَ وَعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ،

نماز استسقاء کا طریقہ

بارش کی معمولی ضرورت کے وقت نمازوں کے بعد دعاء کی جائے یا خطبۂ جمعہ میں دعاء کی جائے۔ اور اگر بارش کی شدید ضرورت ہو تو سب بندگان خدا کو خلوص دل سے توبہ کرنی چاہئے اور اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی مانگنی چاہئے۔

اگر مسلمانوں کا کوئی اجتماعی نظام ہو تو اس کے سربراہ یا امام شہر یا مفتی یا قاضی شہر جس کو سب مسلمان مانتے ہوں، اس کو چاہئے کہ وہ اصلاحی باتوں کی مسلمانوں کو ہدایت کرے، خصوصاً حقوق العباد (لوگوں کے حقوق) ادا کرنے کی۔ اس کے علاوہ صدقہ خیرات کی تاکید کرے اور ہدایت کرے کہ مسلمان تین روز مسلسل روزے رکھیں، پھر چوتھے روز سب مسلمان مرد، جوان، بوڑھے، بچے شہر کے باہر کسی میدان میں جمع ہوں۔ معمولی لباس پہن کر جائیں۔ دلوں میں خدا کا خوف اور اپنے گناہوں اور خطاؤں کا استحضار اور احساس ہو۔ عجز و انکساری سے گردنیں جھکی ہوئی ہوں اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں پر ندامت کے ساتھ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کے امیدوار ہوں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کا یقین ہو، پھر امام نماز کے لئے مصلی پر پہنچے۔ اذان اور تکبیر کے بغیر دو رکعت جہری قرأت کے ساتھ پڑھائے۔ پہلی رکعت میں ''سورۂ اعلیٰ'' اور دوسری میں ''سورۂ غاشیہ'' یا پہلی میں ''سورۂ ق'' اور دوسری میں ''سورۂ قمر'' پڑھنا افضل ہے۔ نماز کے بعد مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھے جائیں۔ خطبہ سے فارغ ہو کر امام قبلہ رخ کھڑے ہو کر بطور تفاؤل (نیک فالی) کے اپنی اوڑھی ہوئی چادر پلٹ دے، اس طرح کہ اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جا کر سیدھے ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا گوشہ پکڑے اور بائیں ہاتھ سے چادر کی دائیں جانب کا کونہ پکڑ کر اس طرح پلٹ دے کہ دائیں ہاتھ والا

کونہ داہنے کندھے پر اور بائیں ہاتھ والا کونہ بائیں کندھے پر آجائے، اگر چادر مربع ہوتو اوپر کے حصہ کو نیچے اور نیچے کے حصہ کو اوپر کردے اور جبہ کی طرح گول ہوتو داہنی جانب کو بائیں پر کردے اور بائیں کو داہنے پر، پھر امام کھڑے کھڑے آہ وبکا کے ساتھ اونچے اور الٹے ہاتھ کر کے دعاء کرے اور مقتدی بیٹھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ امام کی طرح ہاتھ بلند اورالٹے کر کے دعاء میں مشغول ہو جائیں اور امام کی دعا پر آمین' آمین کہتے رہیں اور گڑ گڑا کر دعاء کرنے کی کوشش کریں، تاکہ دریائے رحمت جوش میں آجائے اور با مراد لوٹیں۔ دعائے ماثورہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنتَ اللّٰہُ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ الْغَنِیُّ وَنَحنُ الْفُقَرَآءُ ' اَنزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ ' وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَبَلاغًا اِلٰی حِیْنٍ ۔

ترجمہ:......اے اللہ! تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی اور ہم فقیر ہیں، ہمارے اوپر رحمت کی بارش برسا اور اس کو ہمارے لئے قوت کا باعث بنا کہ اس سے ہم مدت دراز تک منتفع ہوتے رہیں۔

عاء:......''اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثاً مُغِیْثاً مَرِیْئاً مُرِیْعاً نَافِعاً غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَیْرَ اٰجِلٍ''۔

ترجمہ:......اے اللہ! ہمیں سیراب کر اس بارش سے جو ہماری فریاد پوری کردے، جو مددگار ہو' خوشگوار ہو' تازہ اور شاداب کرنے والی ہو' نفع بخشنے والی ہو' نقصان دہ نہ ہو' جلد ہو' تاخیر سے نہ ہو۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۳۶)

دعاء:......اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔

ترجمہ:...... اے اللہ اپنے بندوں کو اور مویشی (جانوروں) کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کردے۔ قحط کے مارے ہوئے کو شاداب کردے۔

یہ دعائیں یاد نہ ہوسکیں تو اپنی زبان میں بھی اس مطلب کی دعائیں کی جاسکتی ہیں، اس

طرح تین روز مسلسل نکلنا چاہئے' ہو سکے تو روزہ رکھ کر اور صدقہ خیرات کر کے نکلنا چاہئے۔ بارش ہو جائے تب بھی تین دن پورے کئے جائیں، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص ۱۵۳ ج ۱۔ درمختار مع شامی ص ۷۹۰ ج ۱۔ ماخوذ از: فتاویٰ رحیمیہ ص ۸۷/۸۶ ج ۳)

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً م بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ ' وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ، اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ ' وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ' اَنْتَ الْغَنِىُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ ' اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغاً اِلٰى حِيْنٍ ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُّرِيْعاً طَبَقاً عَاجِلاً غَيْرَ رَآئِثٍ نَافِعاً غَيْرَ ضَآرٍّ ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ

عِبَادَکَ وَبَهَآئِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثاً مُّغِیْثاً مَرِیْئًا مُّرِیْعاً نَافِعاً غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلاً غَیْرَ اٰجِلٍ،
اَللّٰهُمَّ صَیِّباً نَافِعاً ، اَللهُمَّ اسْقِنَا غَیْثاً مُّغِیْثاً مُّرِیْعاً غَدَقاً مُّجَلِّجلاً عَآماًّ
طَبَقاً سَحَّآءً دَائِماً ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ ،
اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْبِلَادِ وَا لْعِبَادِ وَالْبَهَآئِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاوَآءِ وَالْجُهْدِ
وَالضَّنْکِ مَالَا نَشْکُوهُ اِلَّآ اِلَیْکَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرْ لَنَا
الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَکَاتِ السَّمَآءِ لَنَا مِنْ م بَرَکَاتِ الْاَرْضِ ، اَللّٰهُمَّ
ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرٰی وَاکْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا
یَکْشِفُهُ غَیْرُکَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّاراً فَاَرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَاراً ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰٓی اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا وَسَکَنَهَا ،
اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا ، یَامُعْطِیَ
الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِیَ
الْبَرَکَاتِ عَلٰٓی اَهْلِهَا ، بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ
فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْحَآمَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ مَنْ عَوَآمِّ خَطَایَانَا
اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَاراً وَّ اَوْصِلْ بِا لْغَیْثِ وَاکْفِ مِنْ
تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا غَیْثاً عَآماًّ طَبَقاً غَبَقاً
مُّجَلِّلاً غَدَقاً خِصْباً رَّاتِعاً مُّمْرِعَ النَّبَاتِ ،

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمَعِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَقَدَّسَتْ ذَاتُهُ الْاَحَدِيَّةُ عَنِ الْجِهَاتِ ، وَتَنَزَّهَتْ صِفَاتُهُ الْاَزَلِيَّةُ عَنْ تَطَرُّقِ الْتَّغَيُّرَاتِ ، فَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ مَّحْمُوْدٍ فِىْ كُلِّ اَحْيَا نٍ وَّاَوْقَاتٍ ، وَكَرِيْمٍ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ فِىْ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِيَوْمٍ تَتَضَاعَفُ فِيْهِ الْحَسَرَاتُ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ، سَمِيُّ الشَّمَآئِلِ رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ النُّجُوْمِ الْهُدَاةِ ، مَا قُرِعَتْ اَسْمَا عٌ بِاَصْوَاتٍ ، اَمَّا بَعْدُ ! فَيَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، لَازِمُوْا التَّقْوٰى فَاِنَّهَا مِلَاكُ الطَّاعَاتِ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الْعِبَادَاتِ، وَلَا تَنْهَمِكُوْا فِىْ نَعِيْمِ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا فَانِيَةٌ هَالِكَةُ الذَّاتِ ، وَعَلَيْكُمْ مُوَالَاتُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ، يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَهُوَ فِىْ قَبْرِهٖ حَيٌّ : ((

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ شَتَّتُوْا شَمْلَ الْكَفَرَةِ الْعُتَاةِ ، لَا سِيَّمَا عَلٰى صَدِيْقِ غَارِهٖ وَ رَفِيْقِهِ الْاَنِيْقِ ' اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِیْ بَكْرِ ؒ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَعَلٰى هَادِمِ اَسَاسِ الْكُفْرِ وَالرَّأْيِ الْمُصَابِ ' اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَعَلٰى كَامِلِ الْحَيَآءِ وَجَامِعِ الْقُرْآنِ ' اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَعَلَى الْاَشْجَعِ الْعَالَمِ بِبَدَآئِعِ الْمَعَانِیْ وَرَوَآئِعِ الْمَطَالِبِ ' اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ' وَعَلٰى اِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ الْاَزْهَرَيْنِ ' اَبِیْ مُحَمَّدٍ ؒ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ' اَبِیْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَعَلٰى بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ' اَلَّذِيْنَ بَايَعُوْا نَبِيَّكَ وَسَعِيْدِ ؒ الْخَيْرِ ' وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّكِیِّ الشَّاكِرِ ' وَاَبِیْ عُبَيْدَةَ الزَّاهِدِ الزَّاهِرِ ' وَعَلٰى سَآئِرِ الصَّحَابَةِ وَ التَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، اَللّٰهُمَّ

اَعِزِّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَانْصُرْ جُنُوْدَهُمْ وَاَيِّدْهُمْ فِىْ اِعْلَآءِ كَلِمَةِ الدِّيْنِ ' اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ بِصَوْلَتِهِمْ اَقْدَامَ الْكَفَرَةِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَاَلْقِ الرُّعْبَ بِشَوْكَتِهِمْ فِىْ قُلُوْبِ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ وَالْمُبْتَدِعِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَهُمْ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِلَادَ الْاِسْلَامِ اٰمِنَةً مِّنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ ، وَحَرَسَنَا وَسَآئِرَ الْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ وَ الْغُزَاةِ مِنَ الْفِتَنِ وَ شُرُوْرِ الْحَاسِدِيْنَ وَ الْحَاسِدَاتِ ، وَاَجِرْنَا وَاِيَّاهُمْ مِّنْ اَثْرِ الشَّهَوَاتِ ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، وَاغْفِرْ لِمُؤَلِّفِ هٰذَا الْخِطَابِ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ ، وَقَاضِ الْحَاجَاتِ ، وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾ اُذْكُرُوْا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَقْوٰى وَاَكْبَرُ ،